ھو القادر

بسلسلہ عرس صد سالہ اعلیٰ حضرت تاج الفحول قادری بدایونی

دیوان تاج الفحول

اعلیٰ حضرت تاج الفحول مولانا شاہ عبد القادر صاحب قادری بدایونی قدس سرہ
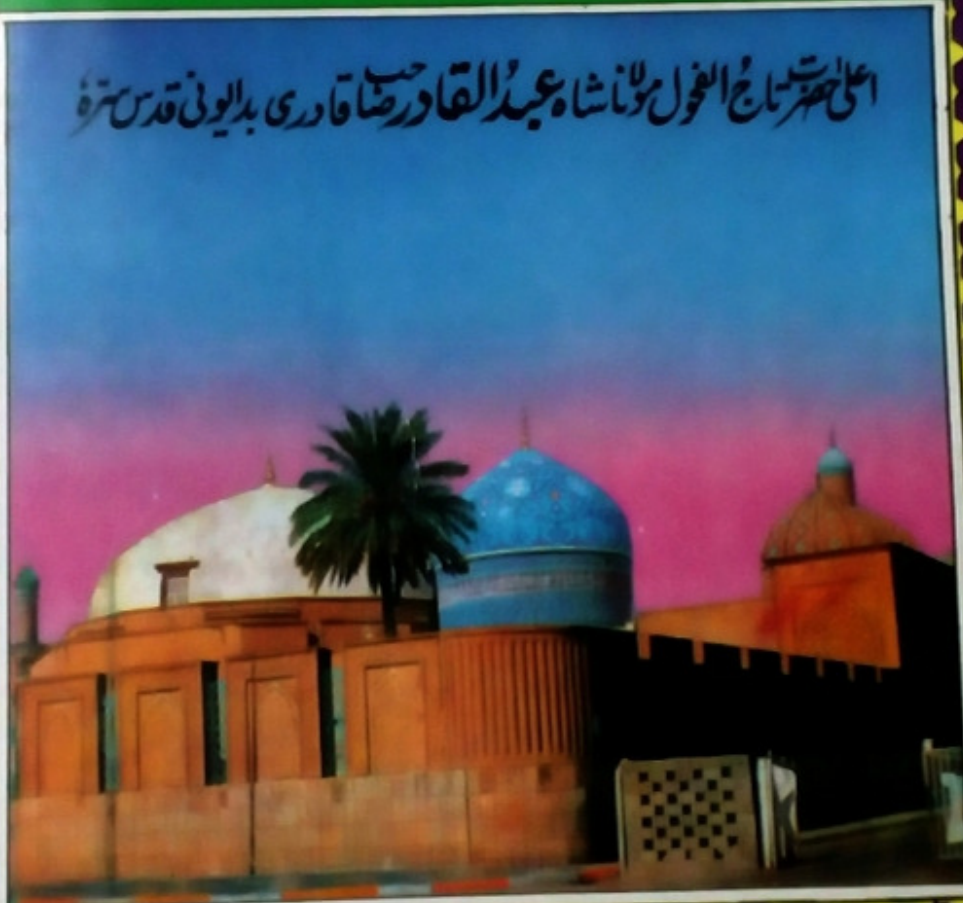
ناشر

آل انڈیا اعلیٰ حضرت تاج الفحول اکیڈمی بدایوں شریف

بسلسلۂ عرس صد سالہ اعلیٰحضرت تاج الفحول قادری بدایونی قدس سرہٗ

کلامِ مبارک

اعلیٰحضرت تاج الفحول محبِ رسول مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی قدس سرہٗ

ناشر

اعلیٰ حضرت تاج الفحول اکیڈمی۔ ہیڈ آفس مدرسہ قادریہ مولوی محلہ بدایوں شریف

پن کوڈ ۲۴۳۶۰۱ فون ۰۵۸۳۲-۵۴۶۹۵

نام کتاب: دیوان تاج الفحول

مصنف: اعلیٰحضرت تاج الفحول مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی

ایڈیشن: متعدد شائع ہو چکے ہیں۔ تاج الفحول اکیڈمی پہلی بار شائع کر رہی ہے۔

سن طبع: جمادی الآخر ۱۴۱۹ھ مطابق اکتوبر ۱۹۹۸ء

پریس: پرنٹ نیک، 2248 گلی ڈکوتان، ترکمان گیٹ، دلی۔ ۶ فون 3275882

خوشنویس: محمد ندیم اختر بدایونی محلہ کٹرہ براہم پور۔ بدایوں

ملنے کے پتے

- دفتر اعلیٰحضرت تاج الفحول اکیڈمی
  مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف (یو۔ پی)
  فون۔ ۲۴۶۹۵ - ۰۵۸۳۲
- دفتر اعلیٰحضرت تاج الفحول اکیڈمی۔ شاخ پونہ
  ۲۶۲ ناناپیٹھ پونہ۔ مہاراشٹر۔ فون ۶۴۴۱۸۷ -
- حضرت عبدالمجید اقبال قادری
  ۸۴۹ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی پاکستان
  فون۔ ۴۹۴۸۹۵۱
- الحاج محمد اسحاق ٹپنی قادری۔ ۷،
  ۷، دھوبی اسٹریٹ۔ تھرڈ فلور نزد زکریا مسجد بمبئی نمبر ۳
  فون۔ ۳۴۴۳۸۷۷
- امیر علی القادری۔ 12/B بلوچ مین اسٹریٹ
  کلکتہ۔ فون۔ ۳ ۲۴۴۱۷۷
- غلام حیدر قادری۔ صبا کمنی کیشن
  ۲۴۴۱ چتلی قبر۔ جامع مسجد دہلی
  فون: ۳۲۸۱۱۸۵

ان کے علاوہ اکیڈمی کی تمام علاقائی شاخوں سے حاصل کی جا سکتی ہے

مُقدّمہ

از اعلیٰ حضرت تاج الفحول قدس سرہ

بعد حمد رب کریم وستار خالق لیل ونہار ونعت جناب رسول مختار سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم ومنقبت حضرات اہل بیت اطہار و اصحاب اخیار واولیائے کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فقیر قادری غفرلہ الغفار خدمت مسلمانان انصاف شعار میں عرض کرتا ہے کہ اس فقیر کو اپنی محرومی سے اس وقت تک تحصیل علم ظاہر و باطن میں کمال ہے اور نہ تکمیل فن شعر وسخن کا مطلقاً خیال ہے، مگر ایک مدت سے اثنائے سفر دربار مدینہ طیبہ ونجف اشرف وکربلائے معلیٰ وبغداد شریف واجمیر شریف وغیرہ میں ہر ایک جگہ بطور عرض حال پریشاں کے وقت حاضری آستان فیوض نشان اتفاق نظم کرلینے اشعار نعت ومنقبت کا عربی وفارسی اور اردو میں بہ شوق قلبی ہوا۔ لیکن چونکہ اپنے کلام کو قابل پیش کرنے کے خدمت علمائے کبار، شعرائے روزگار میں نہ سمجھا اور نہ شہرت کی غرض سے اس کلام کو نظم کیا تھا۔ ازیں جہت قصد صاف کرنے مسودات کا کبھی نہ کیا گیا تا آنکہ بہت سا کلام عربی وفارسی واردو کا مفقود بھی ہوگیا۔ قریب زمانہ گزرا کہ احباب نے بعد ضائع ہوجانے مسودات مفقودہ کے مسودات موجودہ کو صاف کیا اور ایک مجموعہ چار دیوان پر ترتیب دیا۔ دیوان اوّل قصائد عربیہ نعت ومنقبت میں، دیوان دوم قصائد وغزلیات فارسی میں، دیوان سوم غزلیات اردو ونعت شریف میں، دیوان چہارم غزلیات اردو مناقب خاص جناب محبوب سبحانی میں، اب ان ایام میں کہ بعض بزرگان دین نے واسطے طبع کرانے بعض قصائد وغزلیات اس مجموعہ کے بطور اختصار ارادہ فرمایا۔ فقیر حقیر نے ان کے اصرار سے سوائے اجازت کے چارہ نہ پایا۔ پس اہل شرافت وانصاف سے امید ہے کہ اگر وقت ملاحظہ کے

وہ اشعار پسند ہوں تو دعائے خیر سے پیش آئیں اور اگر اغلاط واقعیہ پر اطلاع پائیں تو بلا تکلف اصلاح فرمائیں اور چونکہ زمانہ حال میں بہت نوجوان و اطفال مدعی تبحرہ کمال ہیں کہ بعض ان میں سے قدرے خواندہ اور اکثر فی الحقیقت جہال ہیں سو اس قسم کے لوگوں سے اگرچہ امید تو یہی ہے کہ تحقیر و تجہیل سے پیش آئیں گے بلکہ تکفیر و تضلیل سے بھی دریغ نہ فرمائیں گے لیکن بہ محبت اسلامی چند امور کا عرض کردینا ضروری ہے آئندہ قبول کرنے کا ہر شخص مختار و غیر مجبور ہے۔

امر اوّل یہ کہ اکثر مدعیان علم کہ طائفہ اسماعیلیہ وہابیہ سے بنظر احادیث کے جن میں مذمت شعر و شاعروں کی واقع ہے لاتقربوا الصلوٰۃ پر عمل کر کے مطلقاً نظم و شعر کو برا بتلاتے ہیں۔ حالانکہ بہت احادیث صحیحہ سے سننا خود جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا اشعار حمد و نعت کو نیز حکم فرمانا حضرت حسان رضی اللہ عنہ وغیرہ کو واسطے نظم کرنے ہجو کفار کے بخوبی ثابت ہے پس اطلاق مذمت شعر کا علی الاطلاق خلاف تحقیق و تطبیق ہے۔ ہاں البتہ بہت شعرا جو شرع کے احکام فقہ و عقائد اسلام کے خلاف کرنے کو کمال لطف شاعری کا گردانتے ہیں مثلاً اولیائے کرام کے مناقب میں بمقابلہ ان کے تنقیص صحابہ اور اہل بیت کی اور تفضیل ان پر اور اہل بیت و صحابہ کے مناقب میں بمقابلہ ان کے تنقیص انبیائے کرام کی اور تفضیل دینا ان پر، اور نعت شریف میں گستاخی اور بے ادبی حضرت جناب حق سبحانہ کی گویا لازم جانتے ہیں اور جو ایسے شاعروں کے معتقد علم یا فقر کے ہوتے ہیں وہ ایسی ہی خرافات کو کمالِ معرفت گردان کر بدل و جان مثل ایمان مانتے ہیں سو بیشک علمائے دین ایسے اشعار سے ممانعت فرماتے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ فقیر نے حسب اپنے فہم کے کوئی کلمہ اس قسم کا جو مخالف شرع شریف کے ہو نظم نہیں کیا اور اگر نافہمی سے سہواً نظم میں آگیا ہو تو یہ عاجز معترف قصور ہے کہ بشر صدور خطا میں معذور ہے مگر احباب کو وقت پڑھنے کے پھر بھی اس کی اصلاح کرالینا ضرور ہے۔

دویم یہ کہ اس وقت میں بہت نظم کرنے والے نعت و مناقب کے پرواہ نقل وصحت سے ساتھ اسانید صحیحہ و معتمدہ کے نہیں کرتے، ہر رطب و یابس کو خاص کر روایات شاذہ غیر مشہورہ کو گو خلاف روایات متواترہ بلکہ خلاف قرآن کے ہوں واسطے تعجب دلانے ناظرین کے بار لانے سامعین کے بتقلید روافض نظم کیا کرتے ہیں بلکہ اختراع و افترا کو بھی مذاق شاعری ٹھہراتے ہیں کہ انھیں خرافات کی دستاویز سے طائفہ اسماعیلیہ معجزات و کرامات مشہورہ میں بھی جو کتب معتبرہ میں مندرج ہوتے ہیں تشکیک نظر عوام میں ڈالتے ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس احقر نے وہی فضائل و معجزات و مناقب و کرامات نظم کئے ہیں جو کتب مشہورہ میں مندرج ہیں اور کسی طرح مخالف اصول اسلامی کے نہیں ہوسکتے ہیں جس صاحب کو شک ہو کتب میں دیکھ لے۔

سویم یہ کہ بہ نسبت حکم فصاحت و بلاغت نظم و نثر کے عرب شریف میں جو اصل منشار اس فن کا تھا اور جمال تھا اور بالفعل اہل ہند کا اور خیال ہے یعنی جیسے قبل نزول قرآن شریف کے عرب شریف کے محاورات میں باوجود کثرت اجناس قبائل و اصناف کے اختلاف امثال تذکیر و تانیث و انصراف و عدم انصراف کے ایک محاورہ والا دوسرے محاورہ والے کے محاورہ پر باعتبار عقل و انصاف کے نہ ہنستا تھا نہ عیب جہالت یا عدم فصاحت کا لگاتا تھا اسی طرح بعد نزول قرآن شریف کے بھی جو افصح الکلام ہے باوجودیکہ لغت و محاورۂ قریش پر وہ نازل ہوا اور اسی سے لغت قریش کو بڑا فضل حاصل ہوگیا۔ دوسرے محاورات پر باعتبار انصاف شرع کے بھی ہنسنا یا خلاف فصاحت کہنا یا ترک کر دینا لازم نہ ہوا مگر ہندوستان میں دیگر بلاد کا تو کیا ذکر ہے، دہلی و لکھنؤ جو بالفعل پایہ تخت فصاحت و بلاغت شمار کئے جاتے ہیں ان میں جس طرح باعتبار تانیث و تذکیر کے بیہودہ و بیکار جنگ و پیکار رہے و مشتے نمونہ از خروار ہے۔ پھر قطع نظر اس اختلاف سے خاص دہلی کے شاعروں میں مثلاً مومنؔ اور غالبؔ اور ذوقؔ وغیرہم میں جو کچھ گذرا،

اب اُن کے مقلدین میں بکمال تہذیب جو کچھ گذرتا ہے قابل تماشا ہے۔ ہر چند یہ فقیر طالب علم ایسے خرافات کی طرف التفات کرنا لغو جانتا ہے مگر غرض یہ ہے کہ طالب علموں کے کلام پر جو مطابق محاورات خاصہ کے بغیر تصنع و تحدیق کے بطور مناجات نظم میں لائیں حضرات شعرائے روزگار کو مناسب ہے کہ انگشت اعتراض و تمسخر نہ اُٹھائیں۔

چہارم یہ کہ بعض طالب علم جو اپنے تئیں فنون عربیت دانی میر مجلس اور منتخب عصر جانتے ہیں اور شاید کہ سوائے نحو میرا اور منتخب اللغات کے دیکھنے کی استعداد کے کچھ لیاقت نہیں رکھتے ہیں۔ ہر ایک موقع پر باعتبار لغات یا صلات یا محاورات کے ادعا عدم جواز و صحت کا لازم گردانتے ہیں، اور علماء کے کلام پر اپنی کمال حیا سے اعتراض کو موجود ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ اعتراضات بعد تفتیش و تحقیق کتب مبسوط لغت و نحو کے باطل محض ہوتے ہیں۔ پس اولاً تفتیش کر لینا لغات و محاورات عرب کا کتب مبسوطہ سے ضروری کار ہے پھر ادعا کرنے کا اختیار ہے !!

هوالقادر هوالمقتدر هو القدیر

ھُوالقادِر

حُضور حبیبِ دارین

۱ ـــــــ ۱۳ھ

اس حصہ میں وہ نعتیں شامل ہیں جو آپ نے حاضری حرمین شریفین کے دوران نظم فرمائیں

مدتوں تک دلِ وحشی کو بہت بہلایا
دھوکے بھی اس کو دیئے اور بہت پھسلایا

جبکہ دیکھا کہ نہیں جاتی ہے اسکی وحشت
محو و مشتاقِ مدینہ اُسے بے حد پایا

دفعتاً گھر سے چلا بے سر و ساماں تب میں
لطفِ حضرت سے مجھے پھر تا درِ حضرت لایا

یا رسولِ دو جہاں تیرے کرم کے صدقے
مجھ سے بیکس کو درِ پاک تلک پہنچایا

درِ پر نور کے قابل تو نہ تھیں یہ آنکھیں
چشمِ رحمت نے تری جلوہ مگر دکھلایا

کیا ترے روضۂ انور کا کلس ہے جس نے
ماہ و مہر و دُر و یاقوت کو ہے شرمایا

چاند ٹکڑے ہوا سورج بھی پھرا مغرب سے
جبکہ انگشتِ مُبارکؐ کا اشارہ پایا

سَب جہاں طالبِ حق آپ ہیں مطلوب اُنکے
حق نے معراج میں تا عرش اُنہیں بُلوایا

تیری رفعت کو لکھے کیا یہ فقیرِ خستہ
شان میں تیری "رفعنا لک ذکرک" آیا

حاجیو آنکھ میں لو تم درِ کعبہ کی ضیا
تا کہ ہو لائقِ دیدارِ درِ نورِ خدا

آبِ زمزم سے کرو پاک دہن کو پہلے
پھر چکھو چاہ کا اس صاحبِ کوثر کے مزا

دوڑ لو خوب صفا مروہ پہ باشوق دلی
تا کہ طے راہ مدینے کی ہو باصدق و صفا

شُور مکے میں پڑا دُھوم مچی ہے بیحد
قافلہ آج جو کعبے سے مدینے کو چلا

جلوۂ طور ہے ہر سنگ و شجر سے ظاہر
کیا مدینے کا ہے پُر نور یہ سارا صحرا

للہ الحمد کہ اب طے منازل کے بعد
پاس سے نور یہ رحمت کے قمر کا دیکھا

دیکھا کیا کوہ مفرّح سے کلس روضے کا　　آج فرحت سے مرے بخت کا تارا چمکا

آگیا یہ درِ دربارِ حضورِ پُر نور　　اس کی تعریف میں جو کچھ میں لکھوں سب ہے بجا

اے شہِ جنّ و بشر نائب ربّ اکبر　　میں ہوں اک بندۂ ناچیز تمہارا مولا

چشمِ رحمت سے کرم کیجئے مجھ پر اس دم　　منصبِ رحمتِ عالم تمہیں خالق نے دیا

دین و دنیا میں غلامی میں رہوں آپ کی میں　　اب تمنّا نہیں کچھ دل میں مرے اس کے سوا

کیوں نہ چاہوں ترے دربار میں حاجت اپنی
یا نبی میں ہوں فقیرؔ آپ محبُّ الفقرا

کیا کوہِ مفرّح سے مدینہ نظر آیا　　رحمت کا کرامت کا خزینہ نظر آیا

اب بحرِ مصیبت کے تلاطم کا ہے کیا غم　　یہ رحمتِ عالم کا سفینہ نظر آیا

ہر برگ میں برکت ہے وہ اس دشت کی جس سے　　خجلت زدہ تابوتِ سکینہ نظر آیا

تعظیمِ مدینہ کا جو منکر ہے شقی ہے　　یہ اس کی شقاوت کا قرینہ نظر آیا

صد شکرِ خدا سنگ درِ پاک جو چوما　　پُر نور یہ اپنا رخ و سینہ نظر آیا

ملتا ہے اسی باب سے فیضانِ الٰہی　　ہے قُربِ خُدا کا یہی زینہ نظر آیا

کیا وصف فقیرؔ اس کا ہو جب فکر کے رُخ پر
ہے فرطِ خجالت سے پسینہ نظر آیا

ملتجی ہیں تیرے در کے دل سے سارے اصفیا　　اولیا ہیں یا ملکؑ ہیں یا کہ خیلِ انبیا

ہیں خزانے نعمتوں کے تم کو حق نے دیدیئے　　جس کو جتنا تم نے چاہا اپنی رحمت سے دیا

ماہِ رخشاں مہرِ تاباں کیوں بھلا حیراں نہ ہوں
دیکھ کر در پر ترے نورِ الٰہی کی ضیا

سائلوں کی ہے درِ رحمت پہ تیرے بن پڑی
جب "فلا تنھر" خطابِ حق تعالیٰ سُن لیا

ہو گیا سیراب بحرِ رحمت چکھ لیا دیں کا مزا
جس نے اِک قطرہ سبیلِ پاک کا تیری پیا

مُردہ دل ہے جو ترے در پر نہ آیا بے نصیب
وہ بُرے حالوں اگرچہ بے جیا تو کیا جیا

یارسول اللہ ہوئے مجھ سے نہ کچھ اچھے عمل
ہائے غفلت اس جہاں میں میں نے آکر کیا کیا

گرچہ بدکردار شاہا یہ فقیرِ زار ہے
پر خدا شاہد ہے تیرا ہی غلام بے ریا

شکر صد شکر کہ یہ روضۂ انور دیکھا
سامنے جس کے خجل مہرِ منوّر دیکھا

جان روشن ہوئی اور یہ دلِ مُردہ سرسبز
کیا سنہرا کلس اور گنبدِ اخضر دیکھا

دیکھی پھر شکرِ خدا روضۂ جنت کی چمک
پھر یہ باشوکت و شاں آپ کا منبر دیکھا

شربتِ وصل پیا پیاس بجھی ہجراں کی
چشمۂ فیضِ جنابِ شہِ کوثر دیکھا

بن پڑی آج تو بے طرح گنہگاروں کی
درِ رحمت اثرِ شافعِ محشر دیکھا

بولے جبریل کہ سب خلق کو دیکھا میں نے
پر محمد سا جہاں میں نہ پیمبر دیکھا

کیوں نہ خوش اُمتِ عاصی ہو خدا کا فرمان
جب "فترضیٰ" کا بتاکید مکرر دیکھا

بولے کس لطف و محبت سے مدینے والے (ق)
درِ محبوب پہ جس دم مجھے مضطر دیکھا

تو بھی خوش دل ہو کہ ہم نے نہ کسی سائل کو
کبھی محروم شہنشاہ کے در پر دیکھا

کیوں فقیر اُن سے نہ مانگے کہ "فلا تنھر" کا
حکم قرآن میں از خالقِ اکبر دیکھا

جاتا رہا بالکل جو غم و رنج و تعب اَب — کھلتا نہیں اس بات کا کچھ مجھکو سبب اَب

ناگاہ ہوئی غیب سے مجھکو یہ بشارت — آیا بخدا روضۂ سلطانِ عرب اَب

آیا درِ محبوب ہوا حج یہی پورا — حجاج کے دل میں ہو نہ کیوں فرح و طرب اَب

جو شوق سے یاں آیا حرام اُس پہ ہوئی ہے — از لطفِ خدا آتشِ دُوزخ کی لہب اَب

کیا طرفہ صفائی ہے یہ گنبد کے کلس کی — شرمندہ ہو گر دیکھ لے مرآۃ حلب اَب

صد شکر لیا اپنی عنایت سے ہے میرا — مداح نبی اہلِ مدینہ نے لقب اَب

سن اے دلِ بیہوش یہ دربار ہے کس کا — مت طول سخن کر تجھے لازم ہے ادب اَب

قرآن میں تاکید ہے دیکھ ان کے ادب کی — خاموش خبردار نہ کر شور و شغب اَب

محروم فقیر اس درِ رحمت سے ہو حاشا
وہ رحمتِ عالم ہیں تو ہے ان سے عجب اَب

روضۂ انور پہ ہے دیکھو یہ چمکا آفتاب — پر تعجب ہے کہ شب کو کیسے نکلا آفتاب

توبہ توبہ گنبدِ اخضر کا چمکا ہے کلس — دن کو شب کہنا ہے اس کا نام رکھنا آفتاب

معنیٔ نورٌ علیٰ نورٍ کا ہے اس سے ظہور — کب یہ رتبہ ہے بھلا واللہ رکھتا آفتاب

دیکھ لیتا ہے نہ جبتک پائے اقدس کی چمک — سمتِ مشرق سے نہیں ہرگز نکلتا آفتاب

اہلِ دیں پر ہے عیاں کا لشمس فی نصف النہار — نور سے اس کے ہوا واللہ پیدا آفتاب

اس درِ انور پہ رکھدے کاش اپنی آنکھ کو — ہے زبانِ حال سے رکھتا تمنا آفتاب

کیا منور سنگِ در ہے جسکے آگے ہیں خجل — کیا گہر کیا نقرہ و زر کیا قمر کیا آفتاب

عاشقِ روئے نبی ہوں "لا اُحِبُّ الآفلین" — کیوں کہوں میں نورِ حق کو چاند ہے یا آفتاب

باتیں کر کے ان کو بہلاتا تھا طفلی میں قمر
بن گیا اُن کے لئے تھا اِک کھلونا آفتاب

اِک اشارے سے قمر کو صاف دو ٹکڑے کیا
بعد مغرب جانب مغرب سے نکلا آفتاب

واسطے تصدیقِ معراجِ حضور پاک کے
قافلہ جب تک نہ آیا حق نے رُوکا آفتاب

تاب کیا تھی سامنے آتا جو رُوئے پاک کے
ابر کے پردے میں تھا رُخ کو چھپاتا آفتاب

شب کو سوزن نک ملی جب مُسکرائے آپ تھے
ہو گیا دندانِ تاباں سے ہویدا آفتاب

کیا جلال ان کا لکھوں جب حضرتِ فاروق کے
چشمِ غصہ سے یہ اندھا ہو گیا تھا آفتاب

اُن کے ہفت اندام پر قرباں ہیں یہ ساتوں زحل
مہ، عطارد، مشتری، مریخ، زہرہ، آفتاب

عرش کے سائے میں ہونگے عاشق اُنکے اے فقیر
کیا کرے گا حشر میں گو تیز ہو گا آفتاب

کیوں نہ ہو پیشِ نظر باغِ جناں آج کی رات
ہے مدینے کی فضا جلوہ کناں آج کی رات

کِھل گیا غنچۂ دل مہکا مشامِ جاں ہے
ہیں یہ آثار مدینے کے عیاں آج کی رات

جا پڑی خاکِ مدینہ جو مری آنکھوں میں
ہے نظر آنے لگا رازِ نہاں آج کی رات

میں نے اب نہرِ مدینہ کا پیا کیا پانی
قندِ ایماں سے بھرا میرا دہاں آج کی رات

مرحبا اے دل خوش بخت مدینہ آیا
شکر کر حق کا کہ پہنچا ہے کہاں آج کی رات

چل کے آداب سے تسلیم بجا لا اب تو
دیکھ دربارِ شہنشاہِ جہاں آج کی رات

السلام اے شہِ کونین شفیعِ اُمت
تیرے قرباں ہیں میرے دل وجاں آج کی رات

مجھکو للہ عطا کر دے کمالِ ایماں
لطف سے کھو دے مرا نقص و زیاں آج کی رات

طالبِ لطف کھڑا ہے یہ فقیرِ خستہ
درِ پر نور پہ بے تاب و تواں آج کی رات

یا حبیبِ ربِّ اکبر الغیاث　　دو جہاں کے شاہ و سرور الغیاث
کر نہ اب محروم بابِ پاک سے　　آ پڑا میں تیرے در پر الغیاث
شش جہت سے مجھکو گھیرا فکر نے　　ہوں میں اب حیران و ششدر الغیاث
میں ہوں پیاسا شربتِ دیدار کا　　مالکِ تسنیم و کوثر الغیاث
حشر کے دن حق سے بخشا تُو مجھے　　اے شفیعِ روزِ محشر الغیاث
مجھکو اپنے حفظ میں رکھ ہر گھڑی　　حاسدوں کا مجھکو ہے ڈر الغیاث
کیسے پہونچوں بے توسل آپ تک　　میں ہوں بے پر بندہ پرور الغیاث
المدد بہرِ ابوبکر و عمر　　وز پئے عثمان و حیدر الغیاث

دستگیری اب تری درکار ہے
ہے فقیرِ خستہ مضطر الغیاث

اے حبیبِ ربِّ اکرم الغیاث　　سرورِ کل فخرِ عالم الغیاث
آسرا ہے صرف تیرا اب مجھے　　کوئی مونس ہے نہ ہمدم الغیاث
حشر کے دن حال کیا ہوگا مرا　　مجھکو رہتا ہے یہی غم الغیاث
رحمتِ عالم کرم سے اپنے تم　　مجھکو کر دو شاد و خرم الغیاث

ہو فقیرِ خستہ پر شاہا کرم
از برائے غوثِ اعظم الغیاث

قافلے جب کہ مدینے کی طرف جاتے ہیں　　اپنی محرومی پہ ہم روتے ہیں شرماتے ہیں

رات دن رکھتے ہیں ہم دل میں تمنا اپنے
ہم سے محتاجوں کو کب دیکھئے بلواتے ہیں

گرچہ ساماں نہیں ظاہر میں مہیا لیکن
عاجزوں کی وہ مدد غیب سے فرماتے ہیں

طاقتِ ضبط نہیں میں تو چلا بسم اللہ
نفس و شیطان مجھے کید سے بہکاتے ہیں

لو مبارک ؓ یہ شہنشاہ کا روضہ آیا
عرش سے جس کی زیارت کو ملک آتے ہیں

ہے یہ دربارِ گہربارِ حبیبِ رحماں
فیض اس در سے سبھی جنّ و بشر پاتے ہیں

کیا ہی شاہنشہِ دیں کا ہے جلالی دربار
بادشاہان جہاں رعب سے تھرّاتے ہیں

خواب میں کاش مجھے دولتِ بیدار ملے
چاہتے ہیں جسے دیدار وہ دکھلاتے ہیں

گرچہ اعمال فقیر اپنے بُرے ہیں لیکن
شکر ہے سگ اسی درگاہ کے کہلاتے ہیں
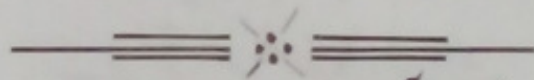
ہر طرف حق کے جو انوار نظر آتے ہیں
بس مدینے کے یہ آثار نظر آتے ہیں

کیا ہوا آئی مدینے کی کہ صحت لائی
خوش و خرّم سبھی بیمار نظر آتے ہیں

منفعل دیکھ کے ہو سرد خجل ہو طوبیٰ
کیا مدینے کے یہ اشجار نظر آتے ہیں

طُور کے طور عیاں نورِ خدا ہے ہر جا
کیا منوّر در و دیوار نظر آتے ہیں

ہے یہ دربارِ گہربارِ حبیبِ رحماں
آج خوشحال گنہگار نظر آتے ہیں

کیا ہی خوش طالع و خوش قسمت و خوش بخت ہیں وہ
درِ اقدس کے جو حضّار نظر آتے ہیں

دیکھ کر در کی صفا دل نے صفائی پائی
شبِ تاریک میں انوار نظر آتے ہیں

اے فقیر آج ترا اخترِ قسمت چمکا
تیرے مقبول یہ اشعار نظر آتے ہیں

پھرتے کبتک ہند میں ہم ٹھوکریں کھاتے ہوئے
چلدیئے سوئے مدینہ دل کو بہلاتے ہوئے

جاتے ہیں کس شان سے مستانِ عشقِ احمدی
وجد کے عالم میں اپنا حالِ دل گاتے ہوئے

آدمی تو آدمی اونٹوں کی دیکھو چال ڈھال
حالتِ مستی میں وہ چلتے ہیں اتراتے ہوئے

ماہ و خور حیراں ہوئے ہیں دیکھ روضے کا کلس
مشرق و مغرب میں وہ پھرتے ہیں شرماتے ہوئے

وہ پئیں گے جامِ کوثر ہے حرام ان پر سقر
آئے اس در پر جو ابر اشک برسلتے ہوئے

شانِ رحمت پر ہیں نازاں شافعِ امت کی ہم
خلد میں لے جائیں گے عصیاں کو بخشاتے ہوئے

ان کی بزمِ ذکر کو کہتے ہیں جو بد ہیں شقی
مثل شیطاں پھرتے ہیں لوگوں کو بہکاتے ہوئے

اے فقیر امید رکھ ہر لحظہ اُن کے فضل سے
دیر کیا لگتی ہے ان کو فضل فرماتے ہوئے
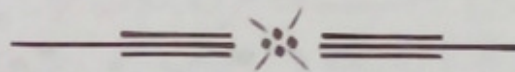
رحمت عالمیاں لطف جو فرمائیں گے
ایک دن ہم بھی مدینے کی طرف جائیں گے

قافلے والے گئے ان کو مبارک ہو سفر
ہم بھی جائیں گے جو دن اپنے بھلے آئیں گے

ان کی رحمت نے کئے غیب سے ظاہر ساماں
تھا یقیں مجھ کو کہ بیشک مجھے بلوائیں گے

شکر صد شکر کہ حضرت کی زیارت کرلی
زائروں کو بہ یقیں اپنے وہ بخشائیں گے

ان کی رحمت سے ہے پانی جو مدینے کا پیا
دل کو تسکیں ہوئی کوثر بھی وہ پلوائیں گے

اپنا منہ اور مدینے کے ثمر کا کھانا
خلد میں بھی بطفیل ان کے ثمر کھائیں گے

اُن کے دربار سے پایا جو غلافِ روضہ
حُلۂ خلد بھی اُمید ہے ہم پائیں گے

آبرو ہم سے سیہ کاروں کی ہے آپ کے ہاتھ
ہم جہاں جائیں گے اس شاہ کے کہلائیں گے

کر فقیر آپ سے اب نعمتِ دارین طلب
کبھی سائل کو وہ محروم نہ پلٹائیں گے

نعمتِ حق کے خزانے پہ غریب آپہنچے
یعنی ہم آج مدینے کے قریب آپہنچے

راہ پر خطرہ تھی ساماں بھی نہ تھا لیکن ہم
جذبۂ لطف سے باحالِ عجیب آپہنچے

تھے وہ بدبخت جو مکے سے گھروں کو بھاگے
روضۂ پاک تلک نیک نصیب آپہنچے

آئے ہیں اہل مدینہ جو مرے لینے کو
واہ بیمار کے پاس آپ طبیب آپہنچے

صبر ممکن نہیں اب منبرِ دل پر میرے
غیب سے شوقِ زیارت کے خطیب آپہنچے

ہر دُعا ہوگی مُجاب اَب تو ہماری بیشک
جب یہاں از کرمِ ربّ مجیب آپہنچے

شکرِ حق کیا ہوا داہم سے سیہ رو بھی فقیر
تا درِ روضۂ پرنور حبیب آپہنچے

تضمین برَ غزل قدسی علیہ الرحمہ

پہونچے جب عرش کے نزدیک حضورِ نبوی
دیکھی مرکب سے ذرا عرش کی اُونچی کرسی

غوث اعظم کی وہاں روح نے آ عرض یہ کی
مرحبا سیّدِ مکّی مدنی و عربی

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جدّ امجد ہیں مرے آپ کے سبطِ اکبر
سبط اصغر کا بھی ہوں آپ کے میں لخت جگر

میری گردن پہ رکھو اپنا قدم اے سرور
چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقب و ہاشمی و مطّلبی

شہ نے گردن پہ رکھا غوث کی جب اپنا قدم — محوِ حیرت ہوئے تب شوق میں غوثِ اعظم

چوم کر پائے مبارک شہ کو یہ بولے اُس دم — من بے دل بجمالِ تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

بخشا یہ غوث کو سلطانِ رسل نے انعام — سب ولی زیرِ قدم کر دیئے تارُوزِ قیام

عرض کی غوث نے تب ذوق میں ہو شیریں کام — نخلِ بستانِ مدینہ زتو سر سبز مدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق زشیریں رُطبی

ایک دن خواب میں فرمایا نبی نے یہ سرور — کیوں ہے تو بستہ دہاں اے مرے دو نور کے نور

بولے میں ہوں عجمی فخرِ عرب ذاتِ حضور — ذاتِ پاکِ تو کہ در ملکِ عرب کرد حضور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی

تیرے سبطین کا میں نور ہوں روشن ہے یہ بات — مجھکو سیراب نہیں کرنے کا دجلہ نہ فرات

شہدِ لب اپنا مجھے دیجئے نے قند و نبات — ما ہمہ تشنہ دہانیم و توئی آبِ حیات

لطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی

سن کے یہ بات شہ دیں نے دیا تھوک چٹا — بس وہیں جوش پہ دریائے فصاحت آیا

غوثِ اعظم ہوئے یوں حال سے گویا گویا — نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

دست بوسی کے جو طالب ہوئے غوث از سرِ ناز — ہاتھ سردارِ رُسل نے کئے مرقد سے دراز

چوم کر عرض یہ کی غوث نے اے شاہ حجاز — بر درِ فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

رومی و شامی و ہندی یمنی و حلبی

کنت کا لکلب کیا عشق میں گو میں نے رقم　　پر ترا رتبہ ہے اے جدِ معظم اعظم
خامہ کہتا ہے مرا فرطِ ادب سے ہر دم　　نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی

غوث کا حسنِ ادب دیکھ وہ بخشی پوشاک　　خاص تخصیص کی جس سے کہ ہے قاصر ادراک
غوث بولے پئے شکریہ شاہِ لولاک　　شبِ معراج عروجِ تو گزشت از افلاک
بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

یا نبی گرچہ ہویدا ہے مری بے عملی　　غوثِ اعظم کا ہوں پر میں بھی فقیر ازلی
ان کے صدقے میں کھلادے مرے مقصد کی کلی　　سیدی انت حبیبی و طبیبِ عللی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

رُباعی

از حضرت اقدس سیدنا شاہ عاشق الرسول محمد عبد القدیر قادری بدایونی قدس سرہٗ

ہوں نیک کہ بد بُرا ہوں یا اچھا ہوں
کیسا ہی سہی غلام مولا کا ہوں
کوثر پہ نہ ظاہر ہو مری بے ذوقی
اس ڈر سے کبھی کبھی میں پی لیتا ہوں

منقبت اہلِ بیت گرام

۱۳۰۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت ہے اُس شاہ کی عاجز مری تقریر ہے
جا بجا جس کی صفت قرآں میں خود تحریر ہے

ہر نبی کا حکم اُن کی قوم پر مخصوص تھا
رحمتِ عالم کا حکمِ عام عالم گیر ہے

ہر کتابِ آسمانی ہے مبشر آپ کی
ہر نبی سے خیر مقدم کی ہوئی تبشیر ہے

صاحبِ قوسین ہیں اور تاجدارِ مارمیت
اُن کی مشتِ خاک سے شرمندہ تیغ و تیر ہے

ہے نبوت آپ کی سب انبیا سے پیشتر
حکمتِ حق سے ہوئی اظہار میں تاخیر ہے

آپ سے سوئے ادب سے سب عمل ہوتے ہیں حبط
آیۂ لا تجہروا میں حق نے کی تحذیر ہے

نعتِ شاہِ دیں میں آنا مدحِ اہلِ بیت کا
اہلِ حق کے حق میں لذت بخش قند و شیر ہے

کیا لکھے توصیف بندہ اہلِ بیتِ پاک کی
شان میں جن کی کہ نازل آیۂ تطہیر ہے

ہو گی جب جنت کو جائیں گی جنابِ سیدہ
بند چشمِ اہلِ محشر واہ کیا توقیر ہے

"بضعۃ منی" ہے فرمایا رسول اللہ نے
جز کو غیرِ کل سمجھنا وہم کی تزویر ہے

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار
وہ خدا کا شیر و شاہِ دیں کی یہ شمشیر ہے

شہرِ علمِ دیں نبی ہیں باب ہیں مولا علی
مصحفِ ناطق ہیں ہر ہر بات پر تاثیر ہے

ہے کمالِ ظاہرِ ایماں کا اگلوں سے ظہور — ملکِ باطن پر علی کا قبضۂ تسخیر ہے

کحلِ چشمِ اولیا ہے خاکِ پائے بوتراب — آستاں کا ان کی ہر ذرہ بہ از اکسیر ہے

سیرتِ سبطین ہے سیرت رسول اللہ کی — اُن کی صورت بھی رسول اللہ کی تصویر ہے

دونوں سلطانِ جوانانِ جناں ہیں بے گماں — اُن کا عاشق جان و دل سے ہر جوان و پیر ہے

ہے خطا خوشبو کو اُن کی گر لکھوں مشکِ ختن — اس میں ریحانِ نبی کی سر بسر تحقیر ہے

دوشِ احسن پر رسول اللہ کے حسن و حسین — جلوۂ نورٌ علیٰ نور یہ کی اک تنویر ہے

راکبِ دوشِ نبی کا آہ سر نیزے پہ ہو — واہ وا سرداریٔ جنت کی کیا تدبیر ہے

دیکھو شانِ کبریا تیروں کا باراں ہے اُدھر — اور اِدھر اللہ اکبر نعرۂ تکبیر ہے

راہِ حق میں کر دیا سجدے میں قرباں اپنا سر — ایسی "وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ" کی کس نے کی تفسیر ہے

سبطِ سبطین نبی ہے غوث اعظم بالیقیں — جملہ پیرانِ سلاسل کا وہ بیشک پیر ہے

ہے فدائے اہل بیت و مخلص اصحاب پاک
کیا فقیر قادری بھی واہ خوش تقدیر ہے

تاثیر کا یہ "لحمکَ لحمی" کی حال ہے — نسلِ علی میں حضرتِ محمد کی آل ہے

دَم سے نبی کے دَم ہے علی کا جو متحد — کیا ان میں اِتحاد ہے کیا اتصال ہے

موجود ہیں علی میں محمد کے سب صفات — ہاں اِک نبوت ان میں نہیں جو محال ہے

نسبت علی کی ایسی محمد سے ہے کہ ربط — ہارون کا کلیم سے جس کی مثال ہے

دیدار ان کا عین عبادت خدا کی ہے — کیا حبّذا علی ولی کا جمال ہے

خیبر کی فتح ارض پہ اور آسمان پر — ہو ردِّ شمس اُن کیلئے کیا جلال ہے

ایمان کا کمال محبت علی کی ہے
بغض اُن کا کیا ہے عین نفاق ضلال ہے

یادِ علی ہے راحتِ جانِ جہانیاں
نام اُن کا کیا ہے دافع رنج و ملال ہے

ہیں غوثِ پاک نائب شیر خدا عیاں
جن کے کہ دم قدم سے علی کا کمال ہے

روحِ حسین راحتِ جانِ حسن ہیں وہ
وصل اُن کا بس نبی و علی کا وصال ہے

مانگے نہ کیوں فقیر جنابِ امیر سے
محتاج یہ وہ صاحب جود و نوال ہے
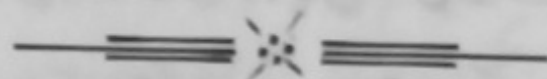
ممدوح اپنا وہ شہ عالی مقام ہے
شیر خدا علی ولی جس کا نام ہے

ہے جانِ پاکِ صاحبِ لولاک وہ جناب
دیکھو گواہ اس کا خدا کا کلام ہے

فرزند مصطفیٰ کے ہیں فرزندِ مرتضیٰ
نسل نبی کا نسل علی سے قیام ہے

داخل ہے چار یار میں وہ شاہِ نامدار
شامل ہے پنجتن میں عجب احترام ہے

وہ مرتبہ کہاں کہ علی کے غلام ہوں
بندے ہم اس کے ہیں جو علی کا غلام ہے

ہو کیوں نہ خاکِ پائے علی کیمیائے فیض
دوشِ نبی پہ پائے علی کا مقام ہے

ہے اُن سے بابِ فیضِ ولایت کا افتتاح
فیضِ نبوت اُن پہ ہوا اختتام ہے

باطن کے جو امام ہیں قبل اسکے یا کہ بعد
سب اس کے مقتدی ہیں وہ سب کا امام ہے

پیرانِ پیر دل ہیں جنابِ امیر کے
سب سلسلوں میں جنکا عیاں فیض عام ہے

مستِ شرابِ عشقِ نبی ہے وہی پیا
جس نے ولائے ساقیٔ کوثر کا جام ہے

ممکن نہیں کہ حل نہ ہو مشکل فقیر کی
مشکل کشا امیر علیہ السّلام ہے

مناقب در شان سلطانُ الاولیا شیخ الکلُ غوثُ الثقلین

سیّدنا ابو محمّد محی الدّین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

مرا دل ہے خزینہ وصف و مدح غوثِ اعظم کا
مرا سینہ سفینہ ہے ثنائے قطبِ اکرم کا

لکھوں اے غوث اعظم کس طرح کیا کیا ثنا تیری
فضائل میں ترے مدخل نہیں ہے کیف کا لم کا

تمامی اولیائے اولیں کا چھپ گیا جلوہ
ترا شمس حکومت حکمِ حق سے جس گھڑی چمکا

قدم تیرا تمامی اولیا کی گردنوں پر ہے
نہیں ہے اس میں استثنا مؤخر کا مقدم کا

لیا جب نامِ نامی نام تک باقی نہیں رہتا
مصیبت کا تردّد کا الم کا رنج کا غم کا

ملائک جبہ سا ہوتے ہیں ہر صبح و مسا آ کر
بیاں کیا وصف ہو مجھ سے ترے بابِ معظم کا

اگر چاہے تو اک دم میں گدا کو شاہ فرما دے
خدا کے فضل سے مختار ہے تو سارے عالم کا

ترے در کے فقیروں کے قدم پر سر جھکا ہر دم
شہانِ دہر کا خاقان کا فغفور کا جم کا

نہیں کس دل میں نور افگن تجلّی آپ کے رخ کی
نہیں کس سر میں سودا آپ کے گیسوئے پرخم کا

مشرف کیجئے دیدارِ پُر انوار سے اپنے	کہ اِک مُدت سے ہے ارماں یہ میری چشمِ پرنم کا

فقیرِ قادری کو کچھ سوا اس کے نہیں آتا
ترا نامِ مبارک ہے وظیفہ میرا ہر دم کا

نہیں کوئی ولی یا غوثِ اعظم تیرے منصب کا	ترے پائے مُبارک پہ جھکا رہتا ہے سر سب کا

جو منکر مرتبے کا آپ کے اے غوثِ اعظم ہے	ٹھکانا اس شقی کو ہے نہ ملّت کا نہ مذہب کا

ترے قبضے میں احیا و اماتت حکمِ حق سے تھی	عیاں ہے ماجرا سب اہلِ دیں پر مُرغ و عقرب کا

نہ پہنچا مرتبے کو آپ کے کوئی ولی ہرگز
کہاں کنجشک کو حاصل ہو رتبہ بازِ اشہب کا

کہاں ممکن بیاں ہو مجھ سے رتبہ شاہِ جیلاں کا	دیا جن کو لقب اللہ نے محبوبِ سبحاں کا

تری درگاہ کے درباں کو جو منصب دیا حق نے	وہ رتبہ ہے نہ کسریٰ کا نہ قیصر کا نہ خاقاں کا

سَقَانِی الحُبّ کا ساتِ الوِصَالِ کا پلا ساغر	کہ میں حق کی قسم طالب نہیں ہوں آبِ حیواں کا

شبِ تربت کو میری مطلعِ انوار کر دینا	دکھا کر مجھ کو اک جلوہ تم اپنے روئے رخشاں کا

تمہاری دیکھ کر صورت نظر آتی ہے شانِ حق	تجلّی گاہ ہے چہرہ تمہارا نورِ یزداں کا

دکھا کر اپنی صورت خاتمہ بالخیر کر جاؤ	دمِ آخر ہے مولا آپ کے بیمارِ ہجراں کا

فقیرِ قادری ہوں تاجِ شاہی کیا کروں لیکر
کہ میرے سر پہ سایا ہے مرے مولا کے داماں کا

وصف ہو مجھ سے ادا کیا شہ جیلاں تیرا
تجھ پہ عاشق ہے شہا خالق سبحاں تیرا

علم واسع ہے کرم عام ہے عرفاں ہے اتم
نورِ توحید سے چہرہ ہے درخشاں تیرا

سب ولی ہیں ترے ممنون و رہینِ منّت
کون ہے جس پہ کہ شاہا نہیں احساں تیرا

ہر ولی کا ہوا خورشیدِ ولایت پنہاں
تا دمِ حشر مگر شمس ہے تاباں تیرا

کن فکاں کا تجھے اللہ نے بخشا منصب
سب جہاں حق نے کیا تابعِ فرماں تیرا

گرچہ عالم نہیں صوفی نہیں ناچیز ہوں میں
شکر صد شکر کہ ادنیٰ ہوں ثنا خواں تیرا

اب تو للہ نظر لطف کی فرما مجھ پر
سخت مضطر ہے شہا بندۂ حیراں تیرا

چھوڑ کر در کو ترے جائے کہاں تیرا فقیر
لطفِ خالق سے ملا ہے مجھے داماں تیرا

بیاں اے غوثِ اعظم کس سے ہو جاہ و حشم تیرا
کہ ہے ملکِ ولایت میں شہا عالی عَلَم تیرا

قیامت تک بفضلِ حق تعالیٰ ہر زمانے میں
تمامی اولیا کی گردنوں پر ہے قدم تیرا

بقولِ اَولیا کوئی ولی ہمسر نہ تھا تیرے
نہ پیدا مثل ہوگا حشر تک حق کی قسم تیرا

بحکمِ حق تصرف تیرا ہر ذرّے میں نافذ ہے
مسخر سارا عالم ہے عرب سے تا عجم تیرا

براتِ مغفرت تیرے مریدوں کی تجھے بخشی
نہ خالق کو ہوا ہرگز گوارا رنج و غم تیرا

خدا کی نعمت عظمیٰ کا مجھ سے شکر کیونکر ہو
کہ میری لوحِ دل پر اسمِ اعظم ہے رقم تیرا

طفیلِ عزتِ فضلِ رسول اللہ ہو ہر دَم
فقیرِ قادری پر فضل و احسان و کرم تیرا

کروں میں کس زباں سے رتبۂ قدرت بیاں تیرا ۔ تصرف خلق پر اے غوثِ اعظم ہے عیاں تیرا

ترا ہی دور دورہ ہے شہا سارے زمانے میں ۔ بفضلِ حق تعالیٰ ہے زمیں تیری زماں تیرا

ازل سے پھولتا پھلتا ہے تیرا گلشنِ عرفاں ۔ کھلے گا تا ابد واللہ باغِ بے خزاں تیرا

وہ کیا شئے ہے جو خارج ہے شہا تیری حکومت سے ۔ مسخر جبکہ خالق نے کیا سارا جہاں تیرا

ہوا جب حاکمِ کونین حکمِ کن فکاں سے تو ۔ مطیعِ امر ہے ہر کائن و کون و مکاں تیرا

شموسِ اولیائے اولیں سب ہو گئے غائب ۔ ابد تک ہر جگہ پر شمس ہے جلوہ کناں تیرا

صلے میں اپنی مدحت کے جمال اپنا دکھا مجھکو
بحمد اللہ فقیرِ قادری ہے مدح خواں تیرا

حبذا مرتبۂ عز و وقارِ محبوب ۔ قطب و ابدال ہیں سب دل سے نثارِ محبوب

دشتِ بغداد کی پھر دل کو فضا یاد آئی ۔ پھر اٹھا دل میں مرے شوقِ دیارِ محبوب

مثل پروانوں کے ہے گرد ہجومِ اقطاب ۔ بیچ میں شمعِ ولایت ہے وہ دارِ محبوب

دشتِ پرخار ہے آنکھوں میں فضائے گلشن ۔ میری نظروں میں بسا باغ و بہارِ محبوب

سرمۂ چشم کریں اہلِ بصیرت اس کو ۔ کہیں قسمت سے جو ہاتھ آئے غبارِ محبوب

کیوں کروں طولِ اَمَل روضۂ رضواں کیلئے ۔ کہ مجھے خلد سے پیارا ہے جوارِ محبوب

منزلِ عرش تقرب ہے درِ نورانی ۔ زینۂ قربِ الٰہی ہے منارِ محبوب

درِ تکوین کا سینے کو بنایا مخزن ۔ گلِ قدرت سے سجایا حق نے کنارِ محبوب

حرمِ غوث میں اقطاب جہاں ہیں حاضر ۔ محضرِ جن و ملائک ہے حصارِ محبوب

فضل ہو مجھ پہ سدا بہرِ شہِ فضلِ رسول ۔ تھے دل و جان سے جو عاشقِ زارِ محبوب

پھولا جامے میں سمائے نہ فقیرِ مضطر
دیکھے جب دُور سے وہ نورِ مزارِ محبوب

چلی بغداد سے کیسی ہوا مست | کہ جس سے ہو گئے ارض و سما مست
بہار آئی کھُلا میخانۂ غوث | وہ آئی جھومتی دیکھو صبا مست
پلا کر کاسِ وصلِ مصطفےٰ کا | کیا حق نے دلِ غوث الوریٰ مست
علی کے لب چٹانے سے سرِ بزم | بیانِ غوث سے عالم ہوا مست
کھُلا ہے وہ گُلِ گلزارِ عرفاں | کہ خوشبو سے ہوئی ساری فضا مست
مئے عرفاں کے تم ساقی ہو یا غوث | ہوئے جس سے تمامی اولیا مست

معین الحق تھے جیوں ویسا ہی اپنا
فقیرِ قادری کو بھی بنا مست

بسی جو آنکھ میں پیرانِ پیر کی صورت | نظر سے گر گئی بدرِ منیر کی صورت
شہانِ دہر نہ لیں نام تخت و تاج کبھی | جو دیکھ لیں ترے در کی حصیر کی صورت
ہر ایک داغ دلِ تار رشکِ مہر بنے | جو دیکھوں اس شہِ روشن ضمیر کی صورت
کشاں کشاں لئے جاتا ہے تیرا جذبۂ عشق | چلے عراق کو عاشق اسیر کی صورت
فروغِ جلوۂ رخسار سے نمایاں ہے | نبی کی شان جنابِ امیر کی صورت
جو ظلم کرتا ہے مجھ پر مگر نہیں دیکھی | عدو نے میرے معین و نصیر کی صورت
یہ آرزو ہے کہ لوں نام آپ کا یا غوث | جو دیکھوں قبر میں منکر نکیر کی صورت

میں فدائے غوث ہوں شاہ و گدا سے کیا غرض
ذرّۂ خورشید کو نورِ سہا سے کیا غرض

دوستو سیرِ چمن کی مجھکو مت تکلیف دو
عاشقِ بغداد کو گُل کی فضا سے کیا غرض

دل اُنھیں کے دم قدم سے شاد ہو آباد ہو
اپنے ویرانے کو جمع بے وفا سے کیا غرض

روز افزوں مجھ کو ہو شوقِ درِ والا کا درد
جو مریضِ عشق ہو اس کو دوا سے کیا غرض

حکمِ حق سے ہر ولی کے سر پہ ہے ان کا قدم
صاحبِ اسلام کو چون و چرا سے کیا غرض

تا ابد رخشاں ہے نور اس سیّد الافراد کا
جلوۂ شمس الضحیٰ کو اختفا سے کیا غرض

بول کر ہو جاتے ہیں چپ مُرغ سب اقطاب کے
لیکن اُن کے مُرغ کو اس ماجرا سے کیا غرض

جو ملا اُن کو رسول اللہ سے فضلِ عظیم
کیا علاقہ اس کو حد سے انتہا سے کیا غرض

اہلِ عرفاں ان کو افضل کہتے ہیں کھا کر قسم
کذب کا کیا ذکر اس میں افترا سے کیا غرض

فضل کا ہو ان کے پھر بھی کوئی منکر تو ہمیں
ایسے بے انصاف بے دیں بیحیا سے کیا غرض

صبغۃ اللہ عاشقانِ غوث کا بانا ہے بس
زعفراں بے رنگ ہے رنگِ حنا سے کیا غرض

ان کے عاشق مست خمرِ وصلِ حق سے ہیں مُدام
صحنِ باغ و مطربِ شیریں ادا سے کیا غرض

سنگ ریزہ جس کو مِل جائے رہِ بغداد کا
اُس کو دُر کیا چیز ہے سیم و طلا سے کیا غرض

خاکروبی جس کو پلکوں سے ملے واں کی اُسے
چترِ شہ بے قدر ہے بالِ ہما سے کیا غرض

حبّذا خاکِ درِ محبوب مجھکو مل گئی
حاجتِ اکسیر کیا ہے کیمیا سے کیا غرض

اپنی پیشانی پہ ہے سنگِ درِ اقدس کا نور
گوہرِ نایاب و لعلِ بے بہا سے کیا غرض

گنبدِ انور کا ہر دم ہے کلس پیشِ نظر
ماہِ پر انوار و مہرِ پُر ضیا سے کیا غرض

آنکھ کے پردے میں ہر دم ہے وہ جالی جلوہ گر
ہے عبث کحل الجواہر اور جلا سے کیا غرض

بوئے کوئے پاک سے اپنا معطّر ہے دماغ
نافۂ مشکِ ختن سے یا خطا سے کیا غرض

چاہ میں ڈوبا ہوں اُن کی جاں ہے تازہ دل ترے
بحر کا سائل ہوں کیوں ابرِ سما سے کیا غرض

پائے بوسی اُن کے مستوں کی مری معراج ہے
تخت سے مطلب ہے کیا تاج و لوا سے کیا غرض

نامِ شاہنشاہِ جیلاں مونسِ جاں اپنا ہے
نغمہ ہے کیا چیز سازِ خوش نوا سے کیا غرض

اسمِ اعظم غوثِ اعظم کا مرا ہر دم ہے ورد
حاسدوں کا کیا خطر اہلِ دغا سے کیا غرض

شکر حق ہیں میرے حامی غوثِ اعظم پھر مجھے
ظالموں کی کیا ہے پروا اور جفا سے کیا غرض

ہیں مدد پر میری جب وہ افضل اقطاب پھر
کیا عدو کا ڈر مجھے فکرِ بلا سے کیا غرض

عون ہے اس نورِ عینین علی کی مجھکو بس
کیا تعلق غیر سے ہے ماسوا سے کیا غرض

جاں میں ہے نور حضور اور دل میں ہے انکا ظہور
منتِ قاصد ہے کیا بادِ صبا سے کیا غرض

نارِ عشقِ غوث سے کاش اپنی مٹی ہو فنا
کیا ہے عمرِ جاوداں آبِ بقا سے کیا غرض

مشرق و مغرب مثالِ شیشۂ شفاف ہیں
اُن کے آگے طولِ عرضِ مدعا سے کیا غرض

ہم فقیرِ غوث ہیں فضلِ رسول اللہ سے
دو جہاں میں دوسروں کی التجا سے کیا غرض

لکھوں میں وصف کس عنواں معین الدین چشتی کا
حبیبِ حضرتِ رحماں معین الدین چشتی کا

تمامی اولیائے ہند کو فیضان شامل ہے
حضورِ قبلۂ ایماں معین الدین چشتی کا

وہی ہیں ہند کے والی ولی اُن کی رعیت ہیں
لقب ہے شاہِ ہندستاں معین الدین چشتی کا

نہ تنہا ہے زمیں پر بادشاہی اس شہِ دیں کی
فلک ہے تابعِ فرماں معین الدین چشتی کا

رسول اللہ کے دربار سے انکو عطا بیشک
ہوا رتبہ جو تھا شایاں معین الدین چشتی کا

علی مشکل کشا ہے جدِ امجد اور اخِ اکبر
ہوا شاہنشہ جیلاں معین الدین چشتی کا

غیاث الدین حسن والد ہے اور ہے مرشد برحق
جناب خواجۂ عثماں معین الدین چشتی کا

وہ کیا ہے جو نہیں ہے میرے خواجہ کے خزانے میں
گدا ہے قیصر و خاقاں معین الدین چشتی کا

یہ دیکھو پُر بہار اشجار و تجری تحتہا الانہار
ہے روضہ روضۂ رضواں معین الدین چشتی کا

زحل مریخ زہرہ مشتری مہ خور عطارد سے
زیادہ ہے کلس رخشاں معین الدین چشتی کا

ہمیشہ جس پہ قرباں ہونے کا ہے آسماں خواہاں
وہ ہے والا مکاں ایواں معین الدین چشتی کا

لیا کرتے ہیں قدسی جس سے انوار و فیوض آکر
حظیرہ ہے وہ نور افشاں معین الدین چشتی کا

مہک جائے دماغ قدسیاں جس سے وہ صندل ہے
عجب شورش وہ مستاں معین الدین چشتی کا

نہیں امکاں کمی کا اُن کے لنگر میں سبیلوں میں
کہ غیبی ہے ہر اک ساماں معین الدین چشتی کا

زیادہ ہے شہان دہر سے شانِ تجمل میں
ہزاراں درجہ ہا درباں معین الدین چشتی کا

رہا کرتا ہے حق کے فضل سے مخدومِ مخدوماں
سدا ہر خادمِ ذیشاں معین الدین چشتی کا

سلاطینِ جہاں سے شوکت و عزت میں بڑھ کر ہے
خدا کے فضل سے دیواں معین الدین چشتی کا

اگر چاہے تو اک دم میں گدا کو شاہ فرما دے
تصرف ہے وہ بے پایاں معین الدین چشتی کا

عیاں ہے شان در سے رحمتہ اللعالمینی کی
جہاں پر عام ہے فیضاں معین الدین چشتی کا

صلا ہے طالبانِ دین و دنیا سب مزہ لوٹیں
کہ دسترخواں ہے پُر الواں معین الدین چشتی کا

درِ عالی ہر دم مومن و کافر کا میلہ ہے
یہ جلوہ ہے علی الاعلاں معین الدین چشتی کا

نہ کیوں سیراب ابرِ لطف ہوں زائر کہ رہتا ہے
برستا ہر گھڑی باراں معین الدین چشتی کا

ہے اسکے سر پہ تاجِ ظلِّ لطفِ حق پڑا جس پر
ذرا بھی سایۂ داماں معین الدین چشتی کا

تعجب لطف کا اُنکے نہیں مجھ پر ہے پشتوں سے
بزرگوں پر رہے احساں معین الدین چشتی کا

بحمد اللہ ہوئی حاصل مجھے بھی آستاں بوسی
کہ تھا مجھکو بڑا ارماں معین الدین چشتی کا

ہوا فضلِ رسول اللہ و فیضِ غوثِ اعظم سے
فقیرِ قادری مہماں معین الدین چشتی کا

زمیں پر جلوہ افگن فیض کا گلزار ہے بغداد
درِ اسرار ہے اور مظہرِ انوار ہے بغداد

مرادِ نامراداں ہے وہ دربارِ شہ جیلاں
عجب بحرِ فیوضِ قادرِ مختار ہے بغداد

درِ والاں پہ ہیں اقطاب و افراد جہاں حاضر
طفیلِ غوثِ اعظم مرجعِ اخیار ہے بغداد

بیاں ہو مرتبہ کیا مجھ سے اس سرکارِ عالی کا
کہ فرزندِ رسول اللہ کی سرکار ہے بغداد

عیاں بوئے حسن خوئے حسین اس سرزمیں سے ہے
عجب باغ و بہارِ حیدرِ کرار ہے بغداد

نمونہ جنت الفردوس کا نزہت میں فرحت میں
زمیں پر جلوہ گر نزد اولی الابصار ہے بغداد

فقیر اب جھولیاں فضلِ رسول اللہ سے بھر لے
کہ جودِ عام کا دربارِ فیض آثار ہے بغداد

قدم سے خواجہ کے جب سے ہوئی آباد ہے اجمیر
کرم سے حق کے دارِ خیر و امن و داد ہے اجمیر

انھیں کے دم سے توحیدِ خدا ہے ہند میں پھیلی
بلادِ ہند میں اسلام کی بنیاد ہے اجمیر

خطا ہے حصرِ وصف اُس خطۂ پُر نور کا کرنا
بفضلِ رب محیطِ فضلِ بے تعداد ہے اجمیر

دماغِ تازگی و ترکی مہکتا جس کی بو سے ہے
وہ تازہ نو بہارِ گلشنِ ایجاد ہے اجمیر

معینِ ظاہر و باطن ہیں خواجہ اہل حاجت کے
درِ امداد ہے اور مظہرِ ارشاد ہے اجمیر

مرادِ دو جہاں پائے جہاں کا نامراد اس جا
سرائے شادی و عیشِ دلِ ناشاد ہے اجمیر

لکھوں کیا شوکتِ عرسِ معلّیٰ شوق میں جس کے
سراپا مجمعِ اقطاب اور افراد ہے اجمیر

رسول اللہ، اہلِ بیت، غوث الاعظم آتے ہیں　　مدینہ ہے نجف ہے کربلا بغداد ہے اجمیر

فقیرِ قادری گو حاضری سے اب کی قاصر ہے
مگر دل سے بحمد اللہ ہر دم یاد ہے اجمیر
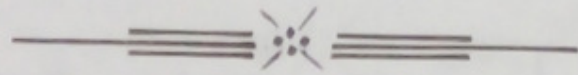
منقبت حضرت سلطان المشائخ قدس سرہٗ

نظام الدین مہرِ شرع وماہِ رحمتِ رحماں　　نبی کے نورِ دل ہیں اور علی مشکلکشا کی جاں

عیاں ہے شان در سے رحمۃ اللعالمینی کی　　جہاں میں نائب ختم رسالت ہیں وہ بالایقاں

تمامی اولیائے ہند اس شہ کی رعیت ہیں　　زہے عزت زہے شوکت مشائخ کے ہیں وہ سلطاں

شمیمِ روضۂ پُرنورِ محبوبِ الٰہی سے　　خجل مشکِ ختن ہے اور شرمندہ گل وریحاں

شہا تم مطلع النورین ہو اور مجمع البحرین　　تمہارے در پہ ہیں اجمیر اور بغداد کے ساماں

جناب غوث اعظم نے تمہیں دی آنِ محبوبی　　حضور خواجہ صاحب نے عطا کی خواجگی کی شاں

جنابِ غوث اعظم اور حضورِ خواجہ صاحب کا　　وہ دشمن ہے کرے ہے آپ کی تنقیص جو ناداں

عطا پوشی خطا پوشی گہر ریزی و زر بخشی　　تمہاری حد سے ہے افزوں نہیں ہے حصر کا امکاں

بدایوں اور دہلی تیرے موطن اور مدفن سے　　ہوئے ہیں ہفت کشور میں مثالِ مہر و ماہ رخشاں

لکھوں رتبہ ترا کیا ہے حقیقت مجھ سے عاجز کی　　ترے درکِ مراتب میں ہے عقلِ اولیا حیراں

جو تیرے در پہ سائل ہیں وہ لطفِ حق میں شامل ہیں　　یہ تیرا روضہ واللہ ہے مثلِ روضۂ رضواں

اثر تیری نگاہِ قہر کا نارِ جہنم ہے　　بہارِ باغِ جنت ہے کہ ہے تیرا لبِ خنداں

وہ ایسا کون ہے جس پر نہ تیرا فیض شامل ہے　　زمیں سے تا فلک جاری ہے تیرا فیض بے پایاں

طفیلِ عاشقانِ حق و مستانِ رسول اللہ
پلا دے مجھکو بھی الطاف سے جامِ مئے عرفاں

فقیرِ خستہ بھی تیرے وطن کا تیرا مہماں ہے
بھروسے پر ترے خوش ہے کہ حب الوطن ایماں

منقبت حضرت مخدوم صابر قدس سرہٗ

مرا ممدوح وہ بحرِ ہمہ کان مفاخر ہے
علی ہے نام جس کا اور لقب مخدوم صابر ہے

جنابِ غوث اعظم سے ملا ہے ان کو وہ رتبہ
زبانِ مدح خواں شرح و بیاں سے جسکی قاصر ہے

حضورِ خواجہ کی شانِ جمالی ہیں نظام الدیں
علاؤالدین سے ان کا جلالِ شان ظاہر ہے

شہا ہے ذات تیری مخزنِ لطف و عطائے حق
ترا ممنونِ فضل و جود ہر دیندار و کافر ہے

فدا ہوتے ہیں قدسی زائرِ پیرانِ کلیر پر
زہے بختِ رسا اس کا جو تیرے در کا زائر ہے

بیاں کیا مجھ سے تیرا وصف عالی ہو تعالی اللہ
خدا کو ہر طرح منظور شاہا تیری خاطر ہے

ہے تیرے فیضِ بے پایاں میں غواصِ خرد حیراں
وجودِ پاک تیرا فیضِ حق کا بحرِ زاخر ہے

بلیاتِ جہاں سے اسکو پھر خوف و خطر کیا ہے
سہارا جس کو ہے تیرا شہا تو جس کا ناصر ہے

کرم کا منتظر لطف و عنایت کی توقع پر
ترے دربار میں حاضر فقیرِ عبد قادر ہے

تمہارے جدِّ امجد کا یہ ادنیٰ نام لیوا ہے
نہ عابد ہے نہ زاہد ہے نہ عالم ہے نہ شاعر ہے

ترے لطف و عنایت کا بھروسہ ہے اسے شاہا
فقیرِ خستہ گو پُر جرم و پُر عصیان و آزر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گنجِ مناقبِ قادریہ و چشتیہ

۱۳۱۰ھ

مہرباں مجھ پہ ہے اللہ تعالیٰ میرا
غوثِ اعظم کو کیا فضل سے آقا میرا

کرتے احباب عبث ذکر گل و ریحاں ہیں
غوث کے در پہ لگا رہنے دیں تکیہ میرا

گل ریحانِ نبی کون ہیں غوث الاعظم
بلبلِ مدح سرا نام ہے کس کا میرا

ان کی مدحت سے غرض ہے شعر اکچھ بھی کہیں
شعر گوئی نہ ہنر ہے نہ ہے حرفہ میرا

شرِ حسّاد سے ہاں مجھکو خطر کچھ بھی نہیں
ہے مدد پر مری وہ حق کا پیارا میرا

سگِ درگاہ ہوں جیلاں کے شہنشاہ کا میں
مرتبہ شیروں سے ہے اشرف و اعلیٰ میرا

وصف اس قامتِ لطیب کا لکھا کرتا ہوں
خامہ کیونکر نہ ہو خجلت دہِ طوبیٰ میرا

رات دن غوث کا میں نام لیا کرتا ہوں
یہی طاعت ہے یہی ورد و وظیفہ میرا

جتنے اقطاب ہیں سلطانِ ولایت ہیں سب
پر شہنشاہ ہے ان سب کا وہ آقا میرا

اولیا افضلِ اقطاب انھیں کہتے ہیں
کھا کے قسمیں نہ فقط ہے یہ عقیدہ میرا

خضر کہتے ہیں کہ ثانی نہیں اُن کا ہرگز
سب جہاں عرش سے تا فرش ہے دیکھا میرا

ہے اشارات میں اس شہ کے شفائے امراض
زندہ کر دیتا ہے مُردے وہ مسیحا میرا

مستفید اُن سے ہیں سب اہلِ سلاسل واللہ ـ پیر ہے پیروں کا وہ سیّد والا میرا
مرتبہ کیا لکھوں میں آپ کا غوث الاعظم ـ چھوٹا منہ بات بڑی کب ہے یہ یارا میرا
جب نہ اقطاب نے پائی تری کنہ عرفاں ـ شرح اس کی میں کروں کب ہے یہ رتبہ میرا
جُھک گئے جملہ ولی سُن کے ترا حکم کہ ہے ـ گردنِ اہلِ ولایت پہ کفِ پا میرا
مجھ پہ کر پنجتن پاک کے صدقے میں کرم ـ خود کہا تم نے مریدوں پہ ہے پنجہ میرا
آپ مردوں کو اشارے میں جلا دیتے ہیں ـ فضل سے کیجئے زندہ دلِ مُردہ میرا
زلفِ شاہنشہِ جیلاں کا میں سودائی ہوں ـ بس عبادت ہے یہی ہے یہی تقویٰ میرا
لاڈلا ساقیٔ کوثر کا مرا ساقی ہے ـ کم نہ ہو حشر تلک بھی ہے وہ نشہ میرا
تو سعادت سے شقاوت کو بدلنا میری ـ جبکہ گزرے ترے دربار میں پرچہ میرا
نام بھی تختِ سلاطیں کا نہ لاؤں لب پر ـ تیرے کوچے میں جو لگ جائے ٹھکانہ میرا
اپنے چہرے کا دکھا دے مجھے جلوہ یا غوث ـ سخت بے تاب ہے مولا دلِ شیدا میرا
میں نے مانا کہ گنہگار و سیہ کار ہوں میں ـ پر ترے فضل و کرم پر ہے بھروسہ میرا
ہے بزرگوں پہ مرے فضل ترا پشتوں سے ـ مجھ کو بھی دیجئے اِس لطف سے حصّہ میرا
ذات میں اپنی مجھے فضل سے اپنے کر لے ـ محو ایسا کہ نہ پردہ رہے تیرا میرا
یادِ بغداد میں میں خاک اُڑاتا ہی پھروں ـ کم نہ ہو عشق میں تیرے کبھی سودا میرا
یاد آجائے ہے جب مجھکو وہ صحرائے عراق ـ باغ و گلشن میں ذرا جی نہیں لگتا میرا
ہے تری شورشِ سودائے محبت سر میں ـ داغِ الفت ہے ترا دل میں سویدا میرا
تیری ہی لو ہے لگی دل میں مرے آٹھ پہر ـ نام تیرا ہے ہر اک بات پہ کلمہ میرا
تیری صورت مجھے سوتے میں نظر آجاوے ـ سوتے سے جاگ اُٹھے کاش نصیبہ میرا

بستر میرا ترے در پہ اگر لگ جاوے / میں یہ سمجھوں کہ جہاں پر ہوا قبضہ میرا

جبکہ مولا کی اہانت ہوئی تحقیرِ غلام / کس طرح آپ کو نقصاں ہو گوارا میرا

تم ہی مولا ہو مرے تم ہی سے لونگا سب کچھ / گر نہ ہو تم پہ تو پھر کس پہ ہو دعویٰ میرا

لطف کر لطف کہ بیتاب ہوں اے ابرِ کرم / سوزشِ ہجر سے جلتا ہے کلیجہ میرا

نام دنیا میں ہے نافع ترا غوث الاعظم / بالیقیں ہو گا یہی شافعِ عقبیٰ میرا

جان جاتی ہے مری ایک جھلک دکھلا دے / دم لبوں پر تری فرقت میں ہے آیا میرا

ہاں گھرانے کی ترے عفو ہے موروثی رسم / معصیت جرم و خطا گو کہ ہے شیوہ میرا

حرزِ جاں وردِ زباں نام ترا ہو ہر آں / جب تلک عالمِ دنیا میں ہو جینا میرا

شعلۂ برقِ تجلّی ترا کر جائے فنا / جب ہو مرنا تو ہو اس طور سے مرنا میرا

نام والا جو لکھا جائے کفن پر میرے / دھوم پڑ جائے جدھر نکلے جنازہ میرا

پسِ مردن ہو یہ عشقِ رُخِ انور کا اثر / گور میں جائے چمک بخت کا تارا میرا

آپ تلقینِ جواباتِ نکیرین کریں / پوچھیں جب قبر میں وہ مجھ سے طریقہ میرا

نفخۂ صور کے دم اپنی دکھانا صورت / عید ہو وے مجھے مرقد سے نکلنا میرا

شکرِ حق ہوں گے مرے پلّے پہ غوث الثقلین / کیا خطر وزن میں ہلکا سہی پلّہ میرا

سایۂ دامنِ رحمت میں چھپانا مجھکو / فاش ہو مجمعِ محشر میں نہ پردہ میرا

پاؤں پر غوث کے بے طرح مچل جاؤنگا / دیکھنا عرصۂ محشر میں تماشا میرا

جب کھلیں دفترِ اعمال تو انشا اللہ / ہاتھ میں ہو تری مدحت کا قصیدہ میرا

مہرِ محشر سے نہ جھپکے گی کبھی آنکھ مری / کہ غبارِ درِ پر نور ہے سرمہ میرا

داورِ حشر سے کہہ دینا کہ ہے میرا غلام / ایک ہی فقرے میں طے کرنا قضیہ میرا

دستگیری سے تری دینِ نبی ہے زندہ
سرِ پُل حشر کے دن ہاتھ پکڑنا میرا

بس ہو وہ آتشِ دوزخ کے بجھانے کیلئے
یاد میں تیری جو آنسو کوئی نکلا میرا

مدرسے میں جو مجھے اپنے اقامت بخشی
ہو وے جنّت میں ترے ساتھ ہی رہنا میرا

قادری ہوں تری قدرت پہ مجھے ناز ہے
نہ سنے کوئی سوا آپ کے قصّہ میرا

چھوڑ کر تجھکو کہاں جاؤں بھٹکنے کیلئے
نہیں جز تیرے کہیں ملجاء و ماوا میرا

کیوں بلیاتِ دو عالم سے خطر ہو مجھکو
فضل تیرا شہِ جیلاں ہے سہارا میرا

مجھ سے لاچار کی بیکس کی پہنچ تجھ تک ہے
جز ترے اور نہیں کوئی بھی شاہا میرا

میں نے جو چاہا ملا مجھکو کرم سے تیرے
جب اُٹھا بہرِ دعا دستِ تمنّا میرا

گرچہ محروم ہوں علم و عملِ صالح سے
پر ترا نامِ مُبارک ہے وسیلہ میرا

کیوں ہو غم سوءِ عمل کا مجھے جب تم نے کہا
میں تو جیّد ہوں جو جیّد نہیں بردہ میرا

ہے تمنّا کہ ترے صدقے میں عصیاں سے بچوں
محو و معدوم ہو سب جُرم گذشتہ میرا

بندۂ حضرتِ شاہنشہ جیلاں ہوں تو پھر
کیا خطر مجھکو جو دشمن ہو زمانہ میرا

نامِ نامی ترا ہر حال میں کافی ہے مجھے
یہی تلوار ہے میری یہی نیزہ میرا

تیرے قربان تری بندہ نوازی کے نثار
تو نے بگڑا ہوا ہر کام بنایا میرا

نہ بھریگا کبھی اے ساقیٔ مستانِ خدا
بن ترے لطف و عنایت کے پیالہ میرا

کشتیٔ غرق شدہ تم نے نکالی دم میں
پار کر دیجئے اب لطف سے بیڑا میرا

کھینچ لو سلسلۂ عشق سے تم اپنی طرف
ورنہ چھوڑے گا نہ پیچھا غمِ دنیا میرا

ہاتھ آئی نہ اگر تیری محبت کی کشش
سخت مشکل قفسِ غم سے ہے چھٹنا میرا

شبِ دیجور ہوئی تیرے عصا سے پُرنور
فضل سے کردے منوّر دلِ تیرہ میرا

خشک اشجار کئے آبِ وضو سے سرسبز — باغ دیں کیجئے اَبْ لطف سے تازہ میرا

حاجتیں تم نے ہزاروں کی روا کیں دم میں — حل کرو جلد خدا کے لئے عقدہ میرا

خاک سے تیری شفا ہوتی ہے جاتی ہے وبا — میں بھی ہوں خستہ جگر کیجے مداوا میرا

مجھ سے ناکارہ کی بگڑی کو بناتا تو ہے — کون ہے تیرے سوا پوچھنے والا میرا

تم نے دی دولتِ دارین کرم سے اپنے — تم نہ ہوتے تو کوئی کام نہ بنتا میرا

تیرے ہی قدموں کی برکت سے یہ رفعت ہے مری — ارض سے تا بہ سما پہنچا ہے شجرہ میرا

تو نے ڈالا قدمِ رحمتِ عالم پہ مجھے — ہاتھ بھی دستِ یداللہ سے ملایا میرا

جانِ سردارِ جہاں سرورِ شبّانِ جناں — تیری حرمت سے ہوا منزلت افزا میرا

عابد و باقر و صادق ہیں مدد پر میری — غم ترے صدقے سے کاظم نے مٹایا میرا

مجھ سے راضی ہیں رضا آپ کی سُن کر توصیف — خوش ہیں معروف کہ تعریف ہے پیشہ میرا

سرِّ مخفی سے بھرا دل کو سری نے میرے — کہ تری مدح کا مخزن ہوا سینہ میرا

ناصر و حامی جو ہیں میرے جنید و شبلی — تیرا سب لطف ہے رتبہ یہ کہاں تھا میرا

مجھ پہ ہے تیرے وسیلے سے ابوالفضل کا فضل — عقدہ فرحت سے ابوالفرح نے کھولا میرا

بوالحسن سے ہے ملا حسنِ عمل کا تمغہ — سُن چکے جب تری مدحت کا وہ نغمہ میرا

تیرے مرشد سے ملا تاجِ سعادت مجھکو — تیرے دفتر میں لکھا حق نے جو چہرا میرا

ہے یہ سب فضل ترا شکر سے میں عاجز ہوں — گرچہ ہو جائے زباں سارا سراپا میرا

عبدالرزاق و ابو صالح و بونصر و علی — گلِ اُمید رکھ اُن کے لئے پھولا میرا

شاہ موسیٰ و حسن احمد جیلی کے طفیل — دُور کر دے غمِ دارین کا خطرہ میرا

دیکے عرفاں مجھے صدقے میں بہاء اللہ کے — نورِ ایمان کا کر دیجے دو بالا میرا

ہوں میں افسردہ و پژمردہ پئے ابراہیم — لطف سے اپنے کھلا دیجئے غنچہ میرا

مجھ کو خیرات ملے شاہ بھکاری کے لئے — دیر سے تیری طرف ہاتھ ہے پھیلا میرا

پئے لمعانِ ضیا و پئے انوارِ جمال — رُخِ انور سے منور کرو دیدہ میرا

دیجئے شربتِ وصل اپنا محمد کے طفیل — تشنہ کامی کے سبب دم ہے نکلتا میرا

اپنی رحمت سے پئے سید احمد یا غوث — کردے سامانِ سفر سوئے مدینہ میرا

شاہِ فضل اللہ کے صدقے میں کرم سے تیرے — ہو سفر پھر سوئے بغداد دوبارہ میرا

برکت اللہ کے تصدق میں تری برکت سے — دین و دنیا کا ہر اک کام ہو پورا میرا

فضل سے تیرے رہے آل محمد کا کرم — لطف سے دل رکھیں خرم شہ حمزہ میرا

آل احمد جو ہیں نائب ترے اُن کے صدقے — فضل سے تیرے ہوا اچھا دل خستہ میرا

تیرے جیوں عاشق صادق شہ عین الحق تھے — یوں ہی پُر سوز جگر عشق سے فرما میرا

مست جیوں اپنا کیا شاہ معین الحق کو — بادۂ وصل سے بھر دیجئے کاسہ میرا

برکت سے ہے ترے سلسلہ کی مجھ کو اُمید — خاتمہ خیر سے ایمان پہ ہوگا میرا

درِ والا پہ کروں کس لئے اب عرض طویل — کون سا حال نہیں تم پہ ہویدا میرا

توئی مقصودِ دل و جانِ منِ عاشق زار — غیر تو نیست ہوائے منِ ناکامے را

کام بن جائیں فقیرِ جگر افگار کے سب
تم جو فرماؤ خدا سے یہ ہے چیلا میرا

هُوَ الْقَادِر

بازیافت

اس حصہ میں وہ نعتیں شامل ہیں جواب تک غیر مطبوعہ تھیں تاج الفحول اکیڈمی پہلی بار شائع کر رہی ہے

نعت

کے نعتِ حضرت کا حاصل ہے یارا ‌ ‌ نہیں ہے یہ واللہ رتبہ ہمارا
وہ سلطانِ عالم حبیبِ الٰہی ‌ ‌ فدا جن پہ حق نے کیا ملک سارا
وہاں کے غلاموں کو ہرگز نہ پہنچے ‌ ‌ نہ خاقان و قیصر نہ خسرو نہ دارا
قمر ہو گیا دفعتاً ٹکڑے ٹکڑے ‌ ‌ جو انگشت انور کا پایا اشارا
یہ تھی ہیبتِ حق کہ رعبِ قدم سے ‌ ‌ ہوا نرم بھی بارہا سنگ خارا
خبر لیجئے اے شہنشاہِ عالم ‌ ‌ کہ ہے ذاتِ اقدس کا مجھکو سہارا

نہیں ہے جہاں میں فقیرِ حزیں کا
بجز لطفِ حضرت ذرا بھی گزارا

یہ رتبہ ہے خیر البشر آپ کا ‌ ‌ ہوا عرش پر بھی گزر آپ کا
سیر کی کتابوں میں لکھتے ہیں یوں ‌ ‌ کہ تھا چار ساعت سفر آپ کا
جہنم میں دشمن ہیں قید آپ کے ‌ ‌ بہشت ایک ادنیٰ ہے گھر آپ کا
قبائے قد پاک لولاک ہے ‌ ‌ لعمرک ہے اک تاجِ سر آپ کا
خوشی سے سدا کلمہ پڑھتے تھے سب ‌ ‌ تمامی حجر اور شجر آپ کا
کیا ردِ خورشید و شق القمر ‌ ‌ مسخر ہے شمس و قمر آپ کا
خدا نے کیا آپ کو شاہِ کُل ‌ ‌ طفیلی ہے سب بحر و بر آپ کا
سوا آپ کے در کے جاؤں کہاں ‌ ‌ کہ ہے مرجع خلق در آپ کا

اگرچہ میں اس در کے قابل نہیں　　کرم سب کو شامل ہے پر آپ کا
ابھی اُڑ کے پہنچوں مدینے میں میں　　اشارا ذرا ہو اگر آپ کا

فقیرِ حزیں کی مدد کیجئے
وہ بندہ ہے خستہ جگر آپ کا

کیا لکھوں رتبہ رسول اللہ کے انصار کا　　عاشقان و والہانِ سیدِ ابرار کا
عہد طبع سے جو تھا عشق جمالِ احمدی　　شوق رہتا تھا انھیں اس شاہ کے دیدار کا
اور یہودی عالموں سے بھی وہ سنتے تھے کہ ہے　　یہ زمانہ اب ظہورِ احمدِ مختار کا
دیکھ کر روئے منوّر آگیا پورا یقیں　　اخترِ اب چمکا ہمارے طالعِ بیدار کا
جاں نثاری کیلئے کس کس طرح حاضر ہوئے　　چھوڑ کر پاسِ محبت اپنے سب گھر بار کا
مومنو! دیکھو کلام اللہ میں مدّاح ہے　　حق تعالیٰ جا بجا اس زمرۂ اخیار کا

خلد واجب کی خدا نے بیشک اُنکے واسطے
دشمنوں کو اُن کے فرمایا ہے وعدہ نار کا

دنیا سے جبکہ عالمِ برزخ کو وہ جناب　　تشریف لے گئے دلِ دنیا ہوا کباب
اس وقت اہلِ بیت رسالت کا تھا جو حال　　سننے کی اس کے جنّ و بشر کو کہاں ہے تاب
حاضر جو ہوتے بزم میں کب یہ نصیب ہے　　اے کاش اس جمال کو ہم دیکھ لیں بخواب
چاہیں تو ہم کو کردیں قدم سے وہ سرفراز　　زندہ حقیقتاً ہیں وہ بے ریب وارتیاب
بیشک ہیں آپ رحمتِ عالم عجب ہے کیا　　گر ہو فقیرِ خستہ کی یہ عرض مستجاب

ہے شبِ مولدِ سلطانِ جہاں آج کی رات
آسماں پر ہے زمیں فخر کناں آج کی رات

آج کی رات عجب رات ہے اہلِ اسلام
سنتے ہیں ذکرِ نبی پیر و جواں آج کی رات

لیلۃ القدر سے افضل ہے دوشنبہ کی یہ شب
کیونکہ پیدا ہوئے ہیں شاہِ زماں آج کی رات

پیر کے روز کے روزے کا بڑا ہے گا ثواب
اور راتوں سے ہے با شوکت و شاں آج کی رات

سننے کو ذکرِ نبی کے ہیں ملائک حاضر
نور ہی نور ہویدا ہے عیاں آج کی رات

حق کی جانب سے یہ اس شب میں ہے رحمت کا نزول
عین رحمت ہے ہوا کون و مکاں آج کی رات

رحمتِ کون و مکاں آج ہوئے ہیں پیدا
سب بلیات سے ہے امن و اماں آج کی رات

خاص محبوبِ خدا کا ہے نزولِ اشرف
دلِ اعدا میں چبھے تیر و سناں آج کی رات

واہ وا صل علیٰ کہتا ہے ہر مومنِ پاک
رحمتِ عام کا جلوہ ہے عیاں آج کی رات

ذرہ ذرہ ہے بس گرم مبارکبادی
ہے عجب طور کا اک شور و فغاں آج کی رات

رشکِ خورشید و قمر آج ہوئے ہیں پیدا
نام تاریکی کا باقی ہے کہاں آج کی رات

بولہب نے بھی جو کی آپ کے مولد کی خوشی
پائے تخفیف عقوبت سے عیاں آج کی رات

سب مسلمانوں پہ لازم ہے کہ اب بہرِ ثواب
ہوئیں مشغولِ خوشی از دل و جاں آج کی رات

بھیجنا چاہیئے حضرت پہ درود اور سلام
اور قرآں کو رکھیں وردِ زباں آج کی رات

کم نہیں حشر سے شہ دارین کی وفات
چھایا ہے ابرِ غم اسی باعث سے شش جہات

ہوتے ہیں جملہ کون و مکاں اس سے محوِ غم
ہوتا ہے اس خبر کی طرف جس کو التفات

تھا اس گھڑی جو حال مدینہ کا کیا لکھوں
دیکھو انس نے کیسی سنائی یہ واردات

یعنی کہ نور تھا در و دیوار سے عیاں
آئے تھے جب مدینہ میں وہ شاہِ کائنات

پھر حادثہ وفات کا جس روز ہو گیا
تھا غم سے دن وہ تیرہ و تاریک مثلِ رات

حاضر تھے خضر تعزیت اہلِ بیت کو
سمجھا رہے تھے صبر و تسلی کی ان کو بات

بیشک تھا کوہ سے بھی گراں تر یہ واقعہ
پر قبرِ پاک ؐ نے ہی جہاں کو دیا ثبات

وہ قبرِ پاک جس نے کیا دل سے اس کا قصد
آفات روزِ حشر سے اس کو ملی نجات

جبریل کو جب حکمِ حق آیا شبِ معراج
حاضر ہوئے وہ بردرِ والا شبِ معراج

جا کے جو حضور عرض کیا روحِ امیں نے
آج آپ کی ہے اے مرے مولا شبِ معراج

جب چل دیئے کعبہ سے براق آپ کا پہنچا
اک لمحہ میں تا مسجدِ اقصیٰ شبِ معراج

جتنے بھی نبی گزرے ہیں تا حضرتِ آدم
ان سب کو شرف آپ نے بخشا شبِ معراج

جانے کا کیا آپ نے پھر قصد فلک پر
اور گرد ملائک کا پرا تھا شبِ معراج

جس جا پہ گزرتے تھے باشوکت و عظمت
ہوتے تھے ملک محوِ تماشا شبِ معراج

جنّت کا ارادہ جو کیا حکم خدا سے
رضواں نے بہشتوں کو دکھایا شبِ معراج

جاہ و حشم و شوکت و اجلال لکھوں کیا
جو آپ ؐ نے اللہ سے پایا شبِ معراج

جلوہ نظر آتا ہے اسی جاہ کا اسکو
جو اب بھی مدینہ میں ہے پاتا شبِ معراج

جل جاتے ہیں بد بین جو سُن پاتے ہیں کچھ بھی
کس دھوم کا واں ہوتا ہے چرچا شبِ معراج

جلدی سے اب اس بندہ عاصی کو بھی یارب
پہنچا کے درِ پاک ؐ دکھلا شبِ معراج

اِس شہِ عالم کی ہے معراج آج — سر پہ ہے لولاک کا جن کے تاج
ہیں وہ شہِ عالم نہیں اُن سے عجب — عرصۂ عالم سے وہ گر لیں خراج
کفر کی ظلمت گئی ان کے سبب — نور نے اسلام کے پایا رواج
شافئ ہر درد ہے اس شہ کا ذکر — نام ہے کیا کافئ ہر احتیاج
ظاہری امراض کی ہے وہ دوا — باطنی اِمراض کا ہے وہ علاج
ہے یہ سب اس برزخِ کبریٰ کا فیض — جسم کا اور جاں کا جو ہے امتزاج

روشنئ عالمِ تیرہ وہ ہیں
حق نے جو فرمایا ہے انکو سراج

خوشی کی یہ درو دیوار سے صدا ہے آج — فلک سے عرش تک عشرتکدہ بنا ہے آج
زمیں پہ دھوم پڑی ہے کہ ہر جگہ اس پر — ہجوم فوجِ ملائک کا بر ملا ہے آج
اجابت آج دعا کی طلب میں پھرتی ہے — درِ عنایتِ فضلِ خدا کھلا ہے آج
اگر یہ شب شبِ مولد نہیں کو کیا باعث — کہ اس کے آگے خجل صبح کی صفا ہے آج
زمیں سے تا بفلک دھوم دھام ہے اس شب — نہ کیوں ہو مولدِ محبوبِ کبریا ہے آج
وہ کون یعنی جنابِ محمد عربی — کہ جن کے واسطے کعبہ بھی خود جھکا ہے آج
ہر ایک ذرۂ ریگ آفتابِ تاباں ہے — زمیں پہ نورِ محمد یہ چھا گیا ہے آج
یہ دن میں دیکھوں مدینے میں سال آئندہ — یہ آرزو یہ دُعا ہے یہ التجا ہے آج

فقیر دل کی طلب آج آرزو کرے
طفیل ذکرِ نبی پُر اثر دُعا ہے آج

دام میں ہیں شیخ نجدی یعنی شیطاں کے پھنسے — بزمِ ذکر و مدحِ آنحضرت کو کہتے ہیں جو بد
دیدیا ہے آپ کو اللہ نے وہ مرتبہ — جسمیں ہمسر آپ کا ممکن نہیں ہے تا ابد
دھوم تھی عالم میں جب پیدا ہوئے شاہِ رسل — کیوں نہ ہو فخرِ کل تنہا نہ فخرِ اب وجد
دستِ اقدس آپ کا ہے کاتبِ دستِ خدا — مارمیت از رمیت اس بیاں کی ہے سند
دفعتاً اعجاز سے دکھلا دیا شقِ قمر — بعدِ مغرب اک اشارے سے کیا خورشید رد
دعوتِ جابر میں آنحضرت نے آدھے صاع سے — سیر سب کو کر دیا حالانکہ تھے وہ چند صد
درد سے آنکھوں کے تھے بیتاب جب مولا علی — کھو گیا آبِ دہن سے آپ کے رنجِ رمد
دیکھو قرآں سے عیاں ہے رفعتِ ذکرِ نبی — حبذا صلِّ علیٰ رفعت کی اسکے ہے نہ حد
دوستِ آنحضرت کے ہونگے مسند آرائے جناں — گردنِ اعدا میں ہوگا طوق حبلٌ من مسد

دربدر پھرتا رہے گا کبتک فقیر مدح خواں
المدد اے سرورِ دنیا و عقبیٰ المدد

ابو بکر تھے رازدارِ محمد — ابو بکر تھے غم گسارِ محمد
کشش عشق کی دیکھ ان کی صدا سے — ہوا عرش پر بھی قرارِ محمد
یہ رتبہ کہاں دوسرے کا کہ انکو — خدا نے کہا یارِ غارِ محمد
لکھوں کیا ثنا انکی جب خود لکھا ہے — ثنا اُن کی پروردگارِ محمد
نبی نے خلیل ان کو اپنا کیا ہے — زہے فخرِ خلعت شعارِ محمد
ابو بکر صدیق کے مشورے پر — مہمات میں تھا مدارِ محمد
سہی عشقِ حضرت میں کیا کیا مصیبت — ابو بکر تھے جاں نثارِ محمد

ہم تھے وہ دنیا میں یوں جیسے اب ہیں	مزار اُن کا نزدِ مزارِ محمد

بقولِ نبی خلد میں بھی رہیں گے

مشرف بقرب و جوارِ محمد

حضرت پہ ایک بار پڑھے کوئی گر درود	دس بھیجے اُس پہ خالقِ جن ولبشر درود

اُنکے کرم سے ہو وہی جنّت میں سرفراز	جس نے کہ اپنا ورد کیا بیشتر درود

واجب ہے ان کے نام پر پڑھنا درود کا	پڑھتے تھے جن کو دیکھ کے حجر و شجر درود

کیا ہو بیاں زبان سے برکت درود کی	کرتا ہے جلبِ فائدہ و دفعِ شر درود

کرتا ہے پڑھنے والوں کو دنیا و دین میں	برکت سے اپنی باشرف و بہرہ ور درود

وقت شفاعت نبوی روزِ حشر میں	بخشے گا پڑھنے والوں کو کیا کیا ثمر درود

ہے نور پل صراط و کلید در بہشت	اور موجبِ نجات عذابِ سقر درود

بھولے گا راہ خلد کی تارک درود کا	بیشک طریقِ خلد کا ہے راہبر درود

کثرت درود کی ہوئی مومن کو یوں ضرور	ہے راہِ پل صراط کا زادِ سفر درود

لازم ہے اہل دیں کو کہ پڑھتے رہیں سدا	سلطانِ جملہ خلق پہ شام و سحر درود

کیا ہے کہ آج آتی ہے ہر جا نظر بہار	شام سیہ نے دی ہے برنگِ سحر بہار

رخشاں یہ سنگ ریزے ہیں صحرا و دشت میں	مخزن میں جیسے ڈالے ہیں لعل و گہر بہار

صورت یہ ذرے ذرے کی فیضانِ حق سے ہے	دیتا ہے روئے ارض پہ وہ مثلِ زر بہار

تھی شاخِ خشک روئے زمیں پر جہاں سواب	دکھلا رہا ہے اس میں بھی برگ و ثمر بہار

بے وجہ خاص ہے نہ یہ ساماں بہار کا
میلادِ احمدی کی کھلے گی مگر بہار
عالم ہوا ہے آج یہ محفل کی شمع کا
جیسے فلک پہ دیتے ہیں شمس و قمر بہار
میلاد کے ہو اُن کی نہ کیوں سب جہاں میں دھوم
پاتے ہیں ان کے فیض سے سب بحر و بر بہار

ظاہر زمیں سے آج ہے تا آسماں بہار
دکھلا رہا ہے خلد کا ہر اِک مکاں بہار
ازبسکہ آج ابرِ بہاری ہے جوش پر
ہے لطفِ حق سے ہو گئی فصلِ خزاں بہار
ظاہر ہے ذرے ذرے سے صورت بہار کی
دیتی ہے صحن باغ میں جیوں زعفراں بہار
گھیرا ہے اس طرح سے جہاں کو بہار نے
ہے کون سا مکاں کہ نہیں ہے جہاں بہار
ظاہر ہے اس وفورِ نشاط و سرور سے
میلادِ احمدی کی ہوئی ہے عیاں بہار
اُن کے قدم سے فخرِ زمیں کو فلک پہ ہے
پائی زمیں نے اُن کے سبب بیکراں بہار
رحمت تمام خلق کی ہے جب وہ ذاتِ پاک
ہے کیا عجب کہ آج ہوا سب جہاں بہار

شکر حق ہوں میں فدائے مصطفٰے و چار یار
جان و دل سے ہوں گدائے مصطفٰے و چار یار
حضرت آدم نے کی تعظیم اور خوش ہو گئے
دیکھ نورِ خوش نمائے مصطفٰے و چار یار
دیکھ لو قرآن اور توریت و انجیل و زبور
سب سے ظاہر ہے ثنائے مصطفٰے و چار یار
بالیقیں اس نیک بندہ سے خدا راضی ہوا
جو ہوا محوِ رضائے مصطفٰے و چار یار
آرزو ہے حور و غلماں کی کہ سرمہ کے لئے
ہاتھ آئے خاک پائے مصطفٰے و چار یار
بادشاہانِ جہاں سے مرتبہ میں ہے بڑا
ہر فقیر و بے نوائے مصطفٰے و چار یار

دھومیں مچیں فلک پہ کہ اے خدا کے دوست
ملکوت میں خوشی کا عجب بندھ گیا سماں

اعزاز بخشتے ہوئے ہر اک کو حسبِ حال
تا حد سدرہ پہنچے وہ سلطان این و آں

روح الامیں نے عرض کیا اے شہِ امم
ہے بس اسی مقام میں بندے کا آشیاں

رونق فضائے عرش معلیٰ ہوں اب حضور
بڑھنے کی ہے نہ میرے تئیں طاقت و تواں

کرسی و عرش سے بھی گئے آپ جب گزر
پھر منزل دنیٰ میں ہوئے جا کے مہماں

اس پہ بھی عزم جب کہ ترقی طلب ہوا
حاصل ہوا مقام تدلیٰ سے اقتراں

آخر جنابِ حضرتِ حق نے انھیں کیا
مسند نشین تخت معلائے لامکاں

پایا وہ مرتبہ کہ نہ آتا ہے فکر میں
قاصر ہیں ان کے درک سے کیا وہم کیا گماں

کر ختم اے فقیر کہ نازک ہے یہ مقام!
عاجز ہے جس کی شرح سے سب خلق کی زباں

ابوبکر و علی ہیں دین کے شمس و قمر دونوں
بشکل مہر و مہ ہیں قصرِ دیں میں جلوہ گر دونوں

نبی پر سب سے پہلے صدق دل سے لائے وہ ایماں
رسولِ حق کے دینِ پاک کے ہیں راہبر دونوں

ابوبکر آپ کے صھر مکرم اور علی داماد
قرابت میں ہیں قربِ احمدی سے بہرور دونوں

سفر میں اور حضر میں رہتے تھے شام و سحر ایسے
بہمراہِ رکاب حضرت خیر البشر دونوں

نہیں ہے منحصر کچھ غار، ہجرت جنگِ خیبر پر
فدا رکھتے تھے ہر دم جان و دل اور مال و زر دونوں

نبی کا مشرق و مغرب میں دیں دونوں نے پھیلایا
وہ تھے گویا رسول اللہ کے دستِ پُر اثر دونوں

خدا نے انکے آپس میں عجب اخلاص رکھا تھا
کہ تھے اخلاص میں واللہ جیوں شیر و شکر دونوں

فقیر خستہ صدق دل سے ان دونوں کا عاشق ہے
فدا دونوں پہ ہر دم اسکے ہیں جان و جگر دونوں

فلک پر جب ہوئی شہرت رسول اللہ آتے ہیں
یہی غل تھا کہ اب حضرت رسول اللہ آتے ہیں

براق برق رفتار بہشتی ہے سواری میں
بفرطِ عزت و حرمت رسول اللہ آتے ہیں

ندا تھی ہیں فرشتے جس قدر بھی صف بصف ہر جا
کھڑے ہوں سب پئے خدمت رسول اللہ آتے ہیں

ہوا چرچا کہ بخشی جائے گی اب اُمتِ احمد
شفیع و حامی اُمت رسول اللہ آتے ہیں

ملائک وجد کے عالم میں کہتے تھے یہی ہر دم
زہے طالع زہے قسمت رسول اللہ آتے ہیں

منادی غیب کا آواز دیتا تھا کہ اے رضواں
معطر جلد ہو جنت رسول اللہ آتے ہیں

مُبارک تجھکو اے عرش خدا پا بوسیٔ حضرت
بڑھے گی اب تری عزت رسول اللہ آتے ہیں

ہیں ابو بکر و عمر عثمان و حیدر بالیقیں
چار یار خاص و مخصوص امام المرسلیں

چار تختوں پر لکھا کشتی کے حضرت نوح نے
بعد نام پاک احمد ان کا نام دلنشیں

ان سے دنیا میں ہوا اسلام کا قائم محل
ہیں یہ چاروں چار رکن قصر اسلام مبیں

لفظ احمد اور محمد میں جو ہیں وہ چار حرف
ہے ظہور ان چار میں ان چار کا اے مسلمیں

دیکھ لو قرآن اور توریت و انجیل و زبور
وصف ہے ان چار کا چاروں کتب میں مستبیں

چار ہیں جیسے ملک مخصوص ایزد بر فلک
ہیں وزیرانِ پیمبر چار یہ بھی بر زمیں

چار ہیں جیوں رکن دیں صوم و صلوٰۃ حج و زکوٰۃ
عشق ہے ان چار کا بھی دین کا رکنِ رکیں

چار عنصر دینِ پاکِ احمدی کے ہیں یہ چار
معتدل ان سے ہوا بیشک مزاجِ شرع دیں

اہلِ دیں سب متبع اور دوست ان چار کے ہیں
جو پھرا ان سے ہوا مردود و شیطان لعیں

صدقہ روح نبی و چار یار اب لطف کر
اس فقیرِ خستہ دل پر یا الٰہ العالمیں

ہے عجب دربار دربارِ شہ عالم پناہ　　بے نہایت حق نے بخشا ہے جلال وعزّ وجاہ

موجبِ برکات ہے بیشک مدینہ کا سفر　　جو کہ بد کہتے ہیں بیشک ہیں لعین وروسیاہ

جس کسی کو خاک روبی ہو مدینہ کی نصیب　　پہنچتی ہے مرتبہ میں عرش تک اسکی کلاہ

قصد کرکے جو زیارت کو مدینہ کی گیا　　اس کے مقصد مل گئے اور ڈھل گئے اسکے گناہ

دست بستہ سب کھڑے ہوتے ہیں اس دربار میں　　پیر ہووے یا جواں محتاج ہو یا بادشاہ

ہے وہ عالیشان روضہ جس کی خدمت کیلئے　　عرش سے ہر روز آتی ہیں ملائک کی سپاہ

الصّلوٰۃ اے آنکہ نرم از پائے تو گشتہ حجر　　السّلام اے آنکہ شد از دست پاکش شق ماہ

الصّلوٰۃ اے آنکہ شد ذات تو ختم الانبیا　　السّلام اے آنکہ شد نام تو محبوب الٰہ

واہ کیا پرنور ہے روضہ رسول اللہ کا　　دیکھ کر جس کو یہ بولی حور بھی روحی فداہ

کہتے ہیں پڑھ پڑھ کے تسلیم وصلوٰۃ آداب سے　　اپنا اپنا سب جہاں احوال با صد درد و آہ

الغیاث اے بادشاہِ دین ودنیا الغیاث　　کن نگاہِ لطف وراحت برمن زار وتباہ

آپ کو حق نے کیا ہے رحمتہ اللعالمیں
ہو فقیرِ خستہ پر بھی لطف ورحمت کی نگاہ

بیاں کب ہو سکے رتبہ تمہارا یا رسول اللہ　　کہ رتبہ سب سے ہے اعلیٰ تمہارا یا رسول اللہ

خداوند تعالےٰ نے بلایا عرش پر تم کو　　براقِ خلد مرکب تھا تمہارا یا رسول اللہ

خیال وفکر کا بھی پہنچنا ہے جس جگہ مشکل　　قدم بیشک وہاں پہنچا تمہارا یا رسول اللہ

کیا نازل خدا نے آپ پر جس دم سلام اپنا　　فرشتوں میں ہوا چرچا تمہارا یا رسول اللہ

کیا اقرار سب نے رفعتِ شانِ مقدس کا　　پڑھا ہر ایک نے کلمہ تمہارا یا رسول اللہ

کیا رحمت سے اپنی آپ نے اُمت کو یاد اسدم
لکھوں جود و کرم کیا کیا تمہارا یا رسول اللہ

کیوں مصدرِ الطاف نہ ہو شہر مدینہ ‏ ‏ ہے رحمتِ اللہ کا بیشک وہ خزینہ
کیوں عرش سے افضل نہ ہو قبر اس شہِ دیں کی ‏ ‏ ہو عرش بریں جس کے لئے قرب کا زینہ
بد کہتے ہیں تعظیم کو ان کی وہی بدبخت ‏ ‏ رکھتے ہیں دلوں میں جو پیمبر سے وہ کینہ
پہنچے نہ خزف ریزوں کو اس شہر کے واللہ ‏ ‏ شاہانِ اقالیم کی خاتم کا نگینہ
ہے رشک دہِ صبح جہاں نور و ضیا میں ‏ ‏ اس روضۂ پر نور کی انوارِ شبینہ
ہے خاکِ مدینہ میں وہ کچھ برکت و تاثیر ‏ ‏ رکھتا بھی نہ تھا جس کو کہ تابوت سکینہ
جو رکھتے ہیں انکار مدینہ کے ادب سے ‏ ‏ بیشک وہ منافق ہیں یہ ہے اس کا قرینہ
ہے عشق مدینہ کا مسلمانوں کے حق میں ‏ ‏ طوفانِ بلیّاتِ قیامت کا سفینہ

کرتا ہے دُعا تجھ سے فقیر اب یہ خدایا
اس در پہ ملوں خاک میں اپنا رُخ دمینہ

موجبِ فخرِ زمیں ہے بزمِ میلاد النبی ‏ ‏ رشکِ فردوس بریں ہے بزمِ میلاد النبی
ہوتے ہیں خوش اہلِ ایماں سُن کے آنحضرت کا ذکر ‏ ‏ باعثِ احکامِ دیں ہے بزمِ میلاد النبی
بھاگتا ہے ذکر سے حضرت کے شیطاں دُور دُور ‏ ‏ رغمِ شیطانِ لعیں ہے بزمِ میلاد النبی
دوست رکھتا ہے نبی کے ذکر کو بیشک خدا ‏ ‏ مرضیِ حق بالیقیں ہے بزمِ میلاد النبی
دین اور دنیا کے مقصد ملتے ہیں اسکے طفیل ‏ ‏ مومنو! حبل المتیں ہے بزمِ میلاد النبی

تاج عسر دین و دنیا ہے یہ بزم پرضیا — ملکِ ایماں کا نگیں ہے بزم میلاد النبی

کب گزر پائے بلا اس گھر میں ہو جسمیں یہ بزم — واہ کیا حصن حصیں ہے بزمِ میلاد النبی

ذکر پر حضرت کی ہے حور و ملک کی جاں فدا — حبذا کیا دلنشیں ہے بزمِ میلاد النبی

برکت ذکر رسول اللہ ہو کس سے بیاں — غمزدائے ہر حزیں ہے بزمِ میلاد النبی

کہاں طاقت قلم کو مدحِ یارانِ پیمبر کی — کہ اُن کی ذات ہے ممدوح خود خلاقِ اکبر کی

فنا رکھتے تھے ہر دم آپ کو عشقِ محمد میں — نہ تھی کچھ قدر ان کو جان و دل اور مال و زر کی

نبی نے جب دیا حکمِ جہادِ مشرکاں ان کو — بھلا دی داستاں رستم کی تیغ و گرز و خنجر کی

گیا نازل نہ حق نے جب تلک حکمِ جہاد ان پر — سہی کیا کیا مصیبت ظلم و جورِ قومِ اکفر کی

نہ چھوڑا پر نہ چھوڑا ہاتھ سے دامان احمد کو — نبی کے خاکِ پا کو سمجھتے عزت اپنے وہ سر کی

چھپاتے کس طرح عشقِ جنابِ مصطفائی کو — چھپانے سے نہیں چھپتی ہے جب بو مشک و عنبر کی

خدا اُن سے رہا راضی نبی اُن سے رہے راضی — لکھوں کیا کیا فضائل کب یہ گنجائش ہے دفتر کی

خبر دی جنّتی ہونے کی اُن کے حق میں قرآں میں — وہ ہے گمراہ خبر اللہ کی جس نے نہ باور کی

رہی بعد از وفاتِ احمدی بھی اُن کی یہ کوشش — ہلا دی رعب حق سے سلطنت کسریٰ و قیصر کی

ہوا پورا نبی کا وعدہ جو اس فوجِ حق سے تھا — عرب سے تا عجم ہیبت پڑی اس حق کے لشکر کی

نہ کیوں آتش پرست ایران کے ان سے جلیں یکسر — ملا دی آبرو مٹی میں سب گبر و آزر کی

جو اصحابِ رسول اللہ کا بدگو ہے دنیا میں — نہیں ممکن کہ پا دے حشر میں لذت وہ کوثر کی

خداوندا طفیلِ احمد و یارانِ احمد کے
خطائیں بخش دے بالکل فقیرِ زار و مضطر کی

لکھتا ہے کلک مدح جنابِ حسین کی
یعنی نبی کے لختِ جگر نورِ عین کی

ہوں خود رسول جس لب و دنداں کو چومتے
کیا حد ہو ان کے مرتبہ و زیب و زین کی

سبطینِ مصطفیٰ کی عداوت ہے گمرہی
عین ہدیٰ ولا ہے جو ان طیبین کی

مشکِ ختن سے عود سے تشبیہ ہے خطا
ریحانِ روحِ پاک شہ مشرقین کی

تشبیہ دینا ماہ سے ناقص ہے لاکلام
نور نگاہِ صاحبِ بدر و حنین کی

سردار دیں نے راہ میں مولیٰ کی سر دیا
طاعت خلاف شرع نہ کی اہلِ شین کی

تنویرِ روئے انور شہ کے ہوں روبرو
واللہ یہ مجال کہاں نیّرین کی

پایہ ہے سنگِ درگہِ عالی کا بھی بلند
کیا اس کے آگے قدر فر فرقدین کی

حامی جو ہیں حسین تو پھر کیا فقیر کو
محشر کا خوف قبر کا غم فکر دین کی

جو وصف لکھوں شانِ محمد میں بجا ہے
سب خلق سے رتبہ شہِ عالم کا بڑا ہے

ہے کوئی نہ وصف عالمِ امکاں میں ایسا
جو ان کے تئیں حضرتِ حق نے نہ دیا ہے

جو جو متفرق ہیں رسولوں میں فضائل
سب وصفوں کا اس شاہ میں مجموعہ ہوا ہے

مثلِ شہِ دارین نہ ممکن ہے ابد تک
اور کوئی نہ مثل ان کا ازل ہی سے ہوا ہے

کون اُن کے سوا ختم رسالت سے ہے موصوف
اور کس کے تئیں رتبہ معراج ملا ہے

کس چیز سے تشبیہ دوں میں روئے نبی کو
وہ رُوئے مقدس بخدا عینِ ضیا ہے

ناقص ہے یہ تشبیہ لکھوں گر مہ کامل
شق اس کو فقط ایک اشارے میں کیا ہے

حضور سیدنا تاج الفحول محب رسول مولینا عبدالقادر بدایونی کی مکمل سیرت وسوانح

جس کا ــــــــ

✪ بابِ اوّل خاندانی پس منظر ✪ باب دوم حیات ✪ باب سوم خدمات
✪ بابِ چہارم شاعری ✪ بابِ پنجم اہل دانش کی نظر میں ✪ بابِ ششم
تاج الفحول اور امام احمد رضا......

جسے ــــــــ

محقّقِ عصر مفتی عبدالحکیم نوری نے نہایت اچھوتے انداز سے تحریر فرمایا ہے۔ اوّل فرصت میں اس کا مطالعہ فرما کر اپنی معلومات میں اضافہ کریں!

خیر اندیش

سیکریٹری اعلیٰ حضرت تاج الفحول اکیڈمی مولوی محلہ بدایوں، (یوپی)

خدا نے تم کو اے محبوبِ حق اس شب بلایا ہے
سواری کو براق بادیا جنّت سے آیا ہے

فرشتے فوج فوج آئے ہیں اس دم پیشوائی کو
خدا نے اپنی قدرت کا عجب جلوہ دکھایا ہے

ملے گا آپ کو وہ مرتبہ فضلِ الٰہی سے
رسولوں میں کسی نے آج تک جس کو نہ پایا ہے

فلک پر دھوم ہے اب آپ کے تشریف لانے کی
بچھونا نور کا سب آسمانوں میں بچھایا ہے

تمامی انبیا ہیں منتظر اب آپ کے اس شب
زیارت کا جو حضرت کی انھیں مژدہ سنایا ہے

ہوا یہ حکم رضواں کو کرے آراستہ جنّت
خوشی سے آج یہ غل حور و غلماں نے مچایا ہے

ہوئے ہیں مختفی آثارِ قہر اس آبِ رحمت سے
درِ دوزخ کو قفل اس رات مالک نے لگایا ہے

دل سے جو مدینہ کا مجھے شوق و طرب ہے
مطلق نہ مجھے خوف و الم فکر و تعب ہے

موجود ہو بر روئے زمیں روضۂ محبوب
دیکھوں نہ اسے آنکھ سے واللہ غضب ہے

ہے روضۂ انور کی صفائی کا یہ عالم
حیران جسے دیکھ کے مراۃ حلب ہے

شب کو جو برستا ہے وہاں نور کہوں کیا
ہے صبح جہاں یا کہ مدینہ کی وہ شب ہے

مدفن ہے وہ اس شاہ کا دربار خدا سے
جس کو کہ ملا رحمت عالم کا لقب ہے

وصاف ہے جن کا کہ وہ خود حضرتِ خالق
اس شاہ کی توصیف کی طاقت مجھے کب ہے

اللہ رے شہنشاہی کہا فقر کو فخری
اس شاہ نے جو خلق دو عالم کا سبب ہے

مفتاح عوالم انھیں خالق نے عطا کی
گو پایۂ تخت فقط ملک عرب ہے

کیا وصف لکھوں اس کا کہ اک وصف میں اسکے
جو وصف کہ ممکن ہو سو مشمول وہ سب ہے

ہیں حور سے عاجز وہ سلیماں سے قوی ہے   رحمت سے کرے شاد مجھے کون عجب ہے

کیا عرض کروں شوق درِ اقدس والا   دل ہجر سے بیتاب ہے اور جاں بھی بلب ہے

خاموش نہ کر طول فقیر اب کہ گلوگیر

ہر لحظہ مرا شدتِ ہیبت سے ادب ہے

جناب سرورِ عالم کی رحلت کیا مصیبت ہے   کہ جس سے چھا گئی سارے جہاں پر اک غم کی ظلمت ہے

عجب حالت تھی اصحابِ رسول اللہ کی اسدم   کرے کیا کوئی اب اس کا بیاں کس کو یہ طاقت ہے

عجب شورِ جنوں سے حال تھا فاروق اعظم کا   بلال خستہ کا قصہ عجب پر درد وحشت ہے

نہ پوچھو حال اہلبیت اطہر کا کہ کیسا تھا   یہی معلوم ہوتا تھا کہ بس قائم قیامت ہے

عجب دنیا میں غم کا آہ یہ کوہ گراں آیا   کہ خم مثلِ کماں جسکے کہ غم سے پشت اُمت ہے

نہ دیکھا آہ وہ روئے مقدس اپنی آنکھوں سے   یہی ہر لحظہ ہر ساعت دلِ غمگیں کو حسرت ہے

تصور جس گھڑی آیا ہے اس بزمِ منوّر کا   پریشاں اپنی محرومی سے ہوتی دل کی حالت ہے

خدا جانے کہ کیا ہوتا جہاں کا حال اس غم سے   نہ فرماتے اگر حضرت مرا مرنا بھی رحمت ہے

نہ تھے دنیا میں غافل جس طرح اک لحظہ اُمت سے   دمِ اوّل سے تا آخر یہ ثابت از روایت ہے

توجہ حال امت پر ہے یہ برزخ سے ہر ساعت   تعالی اللہ عجب اس رحمتِ عالم کی ہمت ہے

فقیرِ غم زدہ کو بھی ہمیشہ ان کی رحمت سے

طفیل آل اور اصحاب اُمید شفاعت ہے

دنیا میں آج عام نشاط و سرور ہے   محبوبِ خاص کا جو خدا کے ظہور ہے

خوش ہو نہ اُن کے نام سے کیوں جُملہ کائنات
حب اصل ممکنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے

آمد ہے اس صحاب کرم ابرِ لطف کی
لبریز جس کے فیض سے جامِ بحور ہے

جلوہ عرب نے آج وہ پایا کہ برملا
ہر اک حجر حجاز کا گویا کہ طور ہے

خاکِ عرب نے آج وہ پایا ہے مرتبہ
مشتاق اس کا دیدۂ غلمان وحور ہے

کس درجہ اس خلیفۂ حق کا جلال ہے
گویا حضور اس کا خدا کا حضور ہے

کسریٰ کا قصر ہے نہ فقط اس سے منکسر
دربارِ قیصری بھی مقر قصور ہے

اس شاہ دوسرا کا فلک رتبہ کیا لکھوں
جن کے قدم کا عرش خدا پر سرور ہے

امکان مثل ختم رسالت کا ادعا
نادانی و حماقت و جہل وقصور ہے

ہے فیضیاب جملہ جہاں اس جناب سے
ظاہر یہ اس پہ ہے جسے فہم وشعور ہے

منشور عام حق نے رضا کا جسے دیا
بے ریب وشک وہ شافعِ یوم النشور ہے

کر شکر اے فقیرؔ کہ اپنا وہ پیشوا
محبوبِ خاص حضرت ربِّ غفور ہے

تضمین بر غزل حضور سیف اللہ المسلول قدس سرہٗ
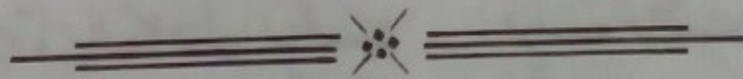
دیکھو کہ رنگ روئے الم صاف فق ہے آج | رشکِ بیاض صبح سواد غسق ہے آج
کیا کیا خوشی کا دہر میں نظم و نسق ہے آج | تنہا خوشی سے سرخ نہ روئے افق ہے آج

اوجِ فلک کے منہ پہ بھی پھیلی شفق ہے آج

کیا دھوم دھام آج یہ کون و مکاں میں ہے | جس کے اثر کا جلوہ عیاں جسم و جاں میں ہے
ظاہر یہ جشن عیش کا سارے جہاں میں ہے | نوروز آج نو طبق آسماں میں ہے

گلگشت عید گاہ زمیں کا طبق ہے آج

آراستہ نشاط سے عرش بریں ہوا | شکر خدا میں بیت خدا خم جبیں ہوا
وصف حجاز نغمۂ روح الامیں ہوا | نور عرب محیط بساط زمیں ہوا

فارس کی نار شرم سے غرقِ عرق ہے آج

ایسا جلال عظمت شاہی ہوا عیاں | کوہوں میں ہو گئے ہیں شیاطین بھی نہاں
دنیا میں آج ظلم کا باقی نہیں نشاں | اڑتی ہیں منہ پہ اہلِ ہول کے ہوائیاں

اور بے شمار کفر کے دل پر قلق ہے آج

قوم یہود میں نہیں تخصیص افتراق | جانِ مجوس میں نہیں تقیید احتراق
قیصر کی روح میں نہیں کچھ حصر انزہاق | کسریٰ کے قصر میں نہیں کچھ قصر انشقاق

قصر دل ملوک جہاں جملہ شق ہے آج

ملک عرب کو آج نہ بیم و گزند ہے | محو نشاط و عیش ہر اک دردمند ہے
شاداں فقط نہ آج چرند و پرند ہے | نخل عرب کو دیکھو کہ کیا سربلند ہے

طوبیٰ کی ساق پر اسے قصب السبق ہے آج

پایا حجاز نے ہے نہایت بڑا مقام　　کیونکر نہ آج قومِ قریشی ہو شاد کام
کرتے ہیں چار پائے بھی بے ساختہ کلام　　رشکِ بیاضِ صبح ہوئی ہے سوادِ شام
میلاد برگزیدۂ ربّ الفلق ہے آج

تضمین بر غزل حضور سیف اللہ المسلول

بارک اللہ کیا منوّر محفلِ میلاد ہے　　بارک اللہ کیا یہ شادی ہے کہ عالم شاد ہے
بارک اللہ کیا طرب سے دہر بھی آباد ہے　　بارک اللہ کیا خوشی ہے کس کا یہ میلاد ہے
فرش سے لے عرش تک شورِ مبارکباد ہے

عرش پر پہنچا دماغ بزمِ فرشی دیکھنا　　خلد کو ہے آج داغِ بزمِ فرشی دیکھنا
رشکِ انجم ہے ایاغِ بزمِ فرشی دیکھنا　　نورِ عرشی ہے چراغِ بزمِ فرشی دیکھنا
میرِ سامانِ خوشی کا کیا نیا ایجاد ہے

کون آیا اس تجمّل سے جہاں میں کیا لکھوں　　عقل دنگ اور فکر حیراں کیا لقب اس کا لکھوں
نغمہ زن ہاتف ہوا الطاف سے آخر کو یوں　　روحِ اعظم ہو گئی بیشک مجسّم ورنہ کیوں
عالمِ ارواح محوِ عالمِ اجساد ہے

نخلۂ امید عالم سر بسر ہے پُر ثمر　　کر رہا ہے دعوۂ نشو و نما ہر اک حجر
ہو رہے ہیں ہر طرف اسرارِ خلوت جلوہ گر　　شاہِ ملکِ واحدیت گر نہیں آیا ادھر
کیوں بساطِ عالمِ کثرت نشاط آباد ہے

پانچ جو ٹھہرے حواس اس میں بہت ہیں حکمتیں　　کیا مضامینِ کہن خمسہ میں ہم اپنے لکھیں
فائدہ عمدہ حواس خمسہ کی ایجاد میں
ہم نے سمجھا خمسۂ آلِ عبا کی یاد ہے

حق نے اتیناک سبعاً واسطے اکرام کے　　خود کہا اس شاہ ذوالافضال والانعام کے
ہفت کشور ہیں مسخر اس کے حکم عام کے　　سبع سیارہ ہیں صدقے اس کے ہفت اندام کے
ان کے پرتو سے فضائے ہشت خلد آباد ہے

ہیں نو دہ نام حق محو ان کے استمزاج کے　　ہیں عقول عشرہ نم اس قلزم مواج کے
ماہ و خور کیونکر ہوں لائق اس کے دُرِ تاج کے　　نو فلک درجہ ہیں اس کے زینۂ معراج کے
دس مقولے ہیں جو موجود اس کی یہ امداد ہے

عالم غیب و شہادت عرش و کرسی انس و جاں　　دین و دنیا جسم و روح جان و دل کون و مکاں
ماہ و سال و روز و شب شاہ و گدا پیر و جواں　　دس مقولے پانچ جوہر چار عنصر دو جہاں
جس کو دیکھو قیدِ غم سے آج وہ آزاد ہے

کعبۂ اطہر نے کی ہے شکرِ حق میں خم جبیں　　پائی جاتی ہے نہ کاہ خشک دنیا میں کہیں
چارپائے بھی ہیں محوِ شکرِ ربُّ العالمیں　　شادی اس مولود کی خاص اولادِ آدم میں نہیں
دیکھ کر روح موالیدِ ثلثہ شاد ہے
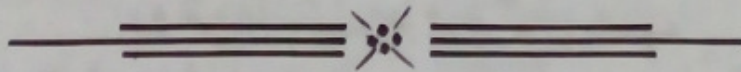
تضمین بر غزل حضور سیف اللہ المسلول

دعویٰ فلک کو فضل کا اب بے دلیل ہے | ظاہر زمیں پہ نورِ جمالِ جمیل ہے
ظاہر خدا کا ارض پہ ظلِ ظلیل ہے | ظاہر زمیں پہ جلوۂ ربِّ جلیل ہے
جاروبِ روئے ارض پرِ جبرئیل ہے

کس کی نظر کا آج اثر ہے زمین پر | ہر ذرہ جس سے مثلِ قمر ہے زمین میں
آمد کی آج کس کی خبر ہے زمین میں | معمور ہے خدا کا جو گھر ہے زمین میں
زم زم کی اِک سبیل ہے جو سلسبیل ہے

کس کا ہوا ہے نور زمیں پر یہ جلوہ گر | کرتی زمیں یہ فخر ہے کیوں آسمان پر
آمد کی کس شہنشۂ عالم کی ہے خبر | کس کا ہے وہ مقدمۃ الجیش نام ور
آدم ابوالبشر جو زمیں میں نزیل ہے

ترتیب جشن کا ہے دیا حق نے حکمِ عام | خیلِ ملک نشاط کا کرتے ہیں انتظام
آبِ حیات کا ہیں لئے خضر کف میں جام | موسیٰ عصا بکف ہیں کھڑے بہرِ اہتمام
خاصے کا خاص سفرہ بدستِ خلیل ہے

جس کا کہ دل سے حضرت یوسف کو عشق تھا | اب پرتو ہوا ہے عیاں اس جمال کا
مژدہ ہو ہیں کدھر مرض دل کے مبتلا | عیسیٰ نے جس کے مژدۂ آمد سے دم لیا
وہ مژدہ اب معالجۂ ہر علیل ہے

پایا شرف زمیں نے یہ کس خوش خصال سے | نازاں زمیں فلک پہ ہے کس کے نعال سے
خوش دل ہے سب جہاں جو عطا و نوال سے | ظاہر ہے اس خصوص جمال و جلال سے
یہ مولدِ حبیبِ الٰہ جلیل ہے

جب حق سے ان کو اوّل و آخر لقب ملے اور نعمتوں کو ختم خدا اُن پہ خود کرے
ہر اہلِ دیں کو ہے یہی لازم کہ یوں کہے ہے جس طرح محب منزہ شریک سے
محبوب بھی جو اس کا ہے وہ بے عدیل ہے

کب منقسم وہ جو ہر حسن و جمال ہے وہ خاصِ حق ہے اس کا تشخص کمال ہے
اس میں نہ اہل دیں کو مجال مقال ہے ہو دوسرا مثال خدا یہ محال ہے
احمد کا ہو مثیل یہ بھی مستحیل ہے

تفسیر مارمیت کی جس کو کہ یاد ہے اس کے دل پہ عیاں یہ مراد ہے
محبوبِ حق وہ حضرتِ خیرالعباد ہے محبوب اور محب میں جو اتحاد ہے
فضل اس کا اس کے فضل کے اوپر دلیل ہے

اے مومنو! طفیل سے اس شہ کے خوش رہو جن کا کہ حق سے رحمتِ عالم خطاب ہو
قولِ خدا ہے آئیہ لاتقنطوا پڑھو بندوں خدا کے امتِ احمد خوشی کرو
نعم الوکیل ہے وہ یہ نعم الکفیل ہے

تضمین بر غزل حضور سیف اللہ المسلول

دو عالم میں ہمیں کافی محمد کی حمایت ہے کہ جس کے نور کی ہر ذرہ ذرہ میں سرایت ہے
ثنا میں جن کی برحق قولِ اربابِ ولایت ہے محمد جملہ آیاتِ خدا میں عمدہ آیت ہے
دُرِ مہر نبوت ہے زرِ کان رسالت ہے

محمد کا ہے رتبہ ساری مخلوقات سے اعلیٰ محمد کے سبب پیدا ہوئے ہیں آدم و حوّا

محمدؐ کو خدا نے ہی دیا وہ رتبۂ علیا — محمدؐ کی ضیا ہی سے رسالت کا محل چمکا

محمدؐ فی الحقیقت درۃ التاج نبوّت ہے

نبوت رتبۂ علیا ہے اعلیٰ سب خصائل سے — کہ داخل اس میں ہے ہر فرد افراد شمائل سے

یہ کہتا ہوں خلاصہ بیچ کے طول غیر طائل سے — بشر میں جو کہ ہوتا ہے کمالات و فضائل سے

یہی رتبہ نبوت اور رسالت کا نہایت ہے

نہ ہمتا ہے کوئی اہلِ نبوت کا سیادت میں — سبھی مخلوق سے ہوتے ہیں افضل وہ سخاوت میں

انھیں کی خلق ہے محتاج فیضان و ہدایت میں — مگر یہ مرتبے کثرت کے ہیں ملک شہادت میں

محمدؐ بادشاہِ ملکِ غیب واحدیت ہے

اگرچہ اپنے اعمالوں کے باعث پُر خطا ہوں میں — مگر اپنی عقیدت کے سبب محوِ رجا ہوں میں

خوشی سے شوق میں یہ شعر ہر دم پڑھ رہا ہوں میں — بحمد اللہ غلام انبیار و اولیار ہوں میں

یہ نسبت ہے دو عالم میں کہ مفتاحِ سعادت ہے

ید اللہ ان کے دستِ پاک کو حکماً نہ کیوں کہیئے — نہ حاصل ہے کسی کو کچھ سوا ان کے وسیلے کے

سبھی ایمان والے بس عقیدہ ہیں یہی لکھتے — جو کامل ہیں وہ کامل ہیں محمدؐ کے ذریعے سے

کہ سب کامل بتبعیت محمدؐ بالاصالت ہے

سبھی شاہ و گدا اس درگہِ والا کے سائل ہیں — وہ سب کی جنس عالی ہے سبھی اس سے سافل ہیں

جو شک رکھتے ہیں اسمیں ہیں وہ ملحد یا کہ جاہل ہیں — کمالات ان کو ہر عالم میں اس عالم کے حاصل ہیں

عیاں قرآں میں بھی مژدۂ اتمامِ نعمت ہے

وجودِ احمدی سے خلق میں فیضِ عمیم آیا — لقب جن کا کلامِ حق تعالےٰ میں رحیم آیا

عجب عظمت سے وہ نورِ خداوندِ کریم آیا — بتاکید مکرر جب علیٰ خُلقٍ عظیم آیا

کلام اللہ میں دیکھو کہ یہ کیا شانِ عظمت ہے

تمام اُن پر کئے سب وصف بیشک حق کی رحمت نے　　احاطہ کر لیا ہر چیز کو حضرت کی نعمت نے

کیا سکتہ میں سب کروبیوں کو اسکی شوکت نے　　یہ ثابت ہے احادیث صحیحہ سے کہ حضرت نے

کہا ہے بہرِ تتمیم مکارم میری بعثت ہے

سبھی مخلوقِ حق کو عام شاہِ دیں کی ہے دعوت　　ملی ہے خاص شاہِ دوسرا کو عرش کی خلوت

بحمد اللہ عجب محبوبِ حق کو ہے ملی ثروت　　کمالات جمیع انبیاء خلّت ہو یا صفوت

محمدؐ کو ہوئی سب کی عطا روز ولادت ہے

وہ ذات پاک عالم سے بکل الوجہ افضل ہے　　چڑھے وہ عرش پر بھی جس سے ہر اک چیز اسفل ہے

تردد اس عقیدے میں جسے ہو محض اجہل ہے　　جو وصف اوروں میں کامل تھا سو وہ حضرت میں اکمل ہے

یہ ظاہر از فن آثار و از علم روایت ہے

ذرا سوچو کہ کس درجہ کو پہنچی ہے سیادت یہ　　نہایت رتبہ خلّت نے پائی ہے وجاہت یہ

عطا کی حق نے آنحضرت کو دیکھو کیا کرامت یہ　　خود ابراہیم محشر میں کریں عذر شفاعت یہ

محمدؐ سے کہو بیرون پردہ میری خلّت ہے

ھُوَالقَادِر

دیوانِ فارسی

منقبت ماہِ دیں محبوب سبحانی

۱۳۔۱۳ ھ

کافی

جیسا کہ دواوین مناقب کے پہلے حصّے میں عرض مقبول کے تحت حضرت الشیخ سیدنا و مولانا الحاج عبدالحمید محمد سالم قادری صاحب مدظلہم العالی ودامت برکاتہم زیب سجادہ عالیہ قادریہ نے دیوان فارسی کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ اس کی تکمیل یک روزہ ہے اور درگاہِ قادری میں اس کی پیش کشی بھی ایک مجلس میں ہوئی ہے اس لئے اس کے ورد کا یہی طریقہ معمولہ ہے کہ ایک نشست میں پڑھا جائے۔

ایک روز یہ گدائے خاک نشیں مدرسہ قادریہ میں حاضر تھا حضور اچھے میاں صاحب قدس سرہٗ کے لخت جگر حضرت مولانا سید شاہ ابراہیم میاں قبلہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ حسب عادت بھائی (حضرت اقدس واعلیٰ) سے دیوان طلب کیا مجھے پکڑ کر درگاہِ قادری لے گئے وہاں حضور شاہ عین الحق کے سرہانے تشریف فرما ہوئے مجھے یہ دیوان پڑھ کر سنانے کا حکم ہوا۔ جب میں شجرۂ عالیہ اور ادعیہ (یعنی "را" کے قافیہ کے ختم تک) پڑھ چکا تو فرمایا کافی ہے۔

میں نے واپسی پر یہ واقعہ حضرت اقدس واعلیٰ سے عرض کیا تو اُنھوں نے فرمایا۔ یہ "کافی" خصوصی اجازت ہے جو تمہیں عطا ہوئی۔

گدائے خاک نشیں تمام پیر بھائیوں کو "کافی" کے فیضان سے تمتع کی اجازت نذر کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا مَا تُحِبُّہٗ وَیَرْضَاکَ۔ آمین!

گدائے خاک نشیں۔ محمد القادری۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
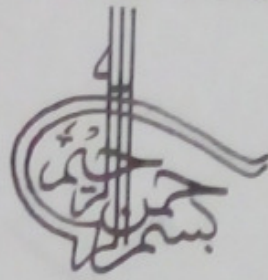
دیوانِ فارسی منقبت ماہِ دیں محبوبِ سبحانی

۱۳۱۳ھ

زنامِ غوثِ اعظم گشت آساں جملہ مشکل ہا　　رفیقانم بیا سائید و بکشائید محملہا

بہ پائے آں سرِ اہلِ ولایت اولیا راشد　　مُسخّر گردن و سر بلکہ قرباں جانہا دلہا

نشانِ مخدعٔ آں باز اشہب کے تواں جُستن　　کند طیرِ خرد گو تا ابد سیرِ منازلہا

دلا گر زیرِ پائے محی دیں خواہی حیاتِ خود　　بسہم العشق طیر النفس فاصطد ثم قاتلہا

بشوقِ نغمۂ مدحش نباشد ذرۂ ذوقے　　مرا از سجع قمریہا و گلبانگِ عنادلہا

زدم بوسہ بہ پائے مستِ عشقِ غوث و دل شادم　　الا یا ایہا الساقی ادر کاساً وناولہا

فقیرِ قادری راہم بیاد آرید اے یاراں
چو در بغداد از قسمت بیارائید محفلہا

✕

حرف (ب)

یادت اے غوث بدل دارم و مدحت بر لب　　کہ ہمیں است مرا ملت و دین و مذہب

نسبت اہلِ ولایت بتو اے قطبِ جہاں　　نیست جز رتبہ گنجشک بہ باز اشہب

بہر حفظت ز فلک خیل ملک می آمد　　وقتِ طفلی دمِ عزم تو بسوئے مکتب

قدسیاں جستہ ترا دیدہ بدوشش پاکست — حبذا الراکب گفتند و نعم المرکب

ہست در دست تو از لطف خدا موت و حیات — مرغ شد زندہ ز حکم تو و مردہ عقرب

اے گل گلشن ریحانِ نبی چوں تو کجاست — کاملے در شرفِ معرفت و فضلِ نسب

مدحت اے غوثِ جہاں وردِ فقیر است بجاں

چہ بصبح و چہ بشام و چہ بروز و چہ بہ شب

راہ گم کردہ ام اے غوثِ معظم دریاب — غرق بحرِ غمم اے قطبِ مکرم دریاب

اینکہ باشند غلامانِ تو اقطابِ جہاں — حاضرم پیش تو با دیدۂ پر نم دریاب

مستفید از تو چہ اوتاد و چہ افراد تمام — عالمے از تو شرف یافت مرا ہم دریاب

سینہ ام چاک شد ز ہجرت شد و جانم غمناک — نیست جز خاکِ درِ پاک تو مرہم دریاب

آہ دورم ز حضور تو بصد جرم و قصور — از کرم اے خلف رحمت عالم دریاب

گرچہ اے غوثِ جہاں ننگِ زمانم لیکن — پئے افضال شہِ فضلِ رسولم دریاب

شاہِ شاہانی و ایں خستہ فقیر در تست

غیر تو نیست مرا مونس و ہمدم دریاب

حرف (ت)

ز سکر رنج و غمِ حادثات آزاد ست — دلے کہ از کرم غوثِ اعظم آباد ست

چگونہ مثلِ خودش در مشائخاں دارد ! — کسے کہ افضل اقطاب و شاہ افراد ست

سوائے بابِ جنابش مآب رُو نہ کُنم	ہمیں نصیحتِ پیرِ طریقتم یاد ست
شبم سیاہ و سفر دُور و دشمناں در راہ	بگیر دست کہ یا غوث وقتِ امداد ست
چو عامِ اہلِ ولایت غلامِ خاصِ تو اند	خیالِ مثلِ تو جہل ست یا کہ الحاد ست
زہے کمال کہ پائے مبارکت تا حشر	ز حکمِ حق بہ سرِ اولیائے امجاد ست

کسے ز علم و کمال و کسے ز مال و منال

فقیر از شرفِ نامِ پاکِ تو شاد ست

بیکراں اے غوثِ اعظم بحرِ اکرامِ شماست	تا قیامت ہر دلی محتاجِ انعامِ شماست
گردنِ اقطاب و افرادِ جہاں در ہر زماں	حسبِ حکمِ حق تعالیٰ زیرِ اقدامِ شماست
آفتابِ اولیائے سابقیں غائب شدہ	تا ابد تابندہ مہرِ رحمتِ عامِ شماست
گلرخاں بودند و ہم خواہند بود امّا جُدا	زین و آں واللہ آنِ روئے گلفامِ شماست
ہست از دستِ شما شانِ یداللہ آشکار	روحِ ریحانینِ احمد روح و اندامِ شماست
از ثریا تا ثریٰ فرمانِ والا جاری است	ہر چہ ہست از حکمِ حق محکومِ احکامِ شماست
بر جبالِ عزّ و اجلالِ ہمہ اہلِ کمال	پرتو افگن سایۂ رایاتِ اعلامِ شماست
نامِ والا بہر جلبِ خیر و بہر سلبِ ضیر	ہر زماں اکسیر و ہم شمشیرِ خدّامِ شماست
قصرِ والا دیدم و قاصر شدم از وصفِ آں	آسماں یا عرشِ اعلیٰ یا لبِ بامِ شماست
طالبِ لطفم طفیلِ عزتِ فضلِ رسول	آنکہ از دستِ شما مستِ مئے جامِ شماست

ایں فقیرِ زار گو بدکار و خوار و مجرم ست

ہر چہ ہست امّا بحمد اللہ ہمنامِ شماست

حروف (ث)

الغیاث اے غوثِ اعظم الغیاث | الغیاث اے قطبِ اکرم الغیاث
سینہ چاک از خنجرِ غم گشتہ ام | نیست جز لطف تو مرہم الغیاث
داد قدرت قادرِ مطلق تُرا | کُن مرا ہم شاد و خرّم الغیاث
از شُرورِ نفس و شیطانِ رجیم | بر درِ تو داد خواہم الغیاث
تکیہ ام بر فضل تست از غیرِ تو | ہر دو چشمِ خویش بستم الغیاث
نیست پروایم ز شیرانِ جہاں | من سگِ کوئے تو ہستم الغیاث

من فقیرم دستگیرِ من توئی
از عنایت گیر دستم الغیاث

حرف (ج)

بر درت اے غوثِ اعظم آمد از شاہاں خراج | بر سرِ اہلِ ولایت خاکِ پایت ہست تاج
بندگانِ کوئے تو باشند شاہانِ زماں | می سزد گر بندہ ات را بر فلک باشد مزاج
اولیائے حق سرِ خود ہا بپایت می نہند | مُنکرِ نافہم ناحق می کند با حق لجاج
نام والا بہرِ دفعِ دشمناں کافی بود | نیست خدّام تُرا با فوج و لشکر احتیاج
یافت دینِ احمدی از ذاتِ اقدس زندگی | شُد ز دستِ طاہرت شرعِ مطہر را رواج
داروئے بیماریٔ ہجرِ تو کے داند طبیب | ہست خاکِ پائے تو دردِ دلِ ما را علاج
از خیالِ روئے تابانت منور شد دلم | در شبِ تیرہ ندارم حاجتِ بدر و سراج

می سزد گر پا زنم بر تاج و تخت دنیوی
یافت در دیوان تو چوں نام احقر اندراج

دار ثابت بر صراط مستوی پائے فقیر
حفظ فرما بندۂ درگاہ را از اعوجاج

حرف (ح)

شدم چو غوث جہاں را ز صدق دل مداح
بود بہر دو جہانم نصیب خیر و فلاح

تو واقفی ز من و حال زارِ من یا غوث
بحضرت تو مرا نیست حاجت ایضاح

تصورِ رخ پاک تو نورِ ایمان است
پئے کشودِ مہمات نام تو مفتاح

بیک نگاہ تو کفار اولیا گشتند
بفضل خویش مرا نیز کن ز اہلِ صلاح

تصرفات و فتوحات تو بیاں چہ کنم
بپاس حکمِ تو از غیب شد عیاں تفلّح

ز پائے پاک تو بید ائے فقر را رونق
بحارِ معرفت و شرع را توئی سبّاح

عبث بہ پیش سلاطیں چرا کند یا غوث
فقیر در گہ پاک تو منّت و الحاح

حرف (خ)

نمائی گر مرا یا غوث از لطف و عنایت رخ
شوم پُر نور از عرفان و گرداند غوایت رخ

سراپا مظہر نور جناب احمدی یا غوث
جبیں آئینۂ عرفان و مہتاب ہدایت رخ

تمامی اولیائے دہر را سرور توئی شاہا
نہادہ زیر پا یت جملہ اہلِ ولایت رُخ

بود دست تو از رایات ایماں رایت عُمدہ
ہم از آیاتِ انوارِ الٰہی عمدہ آیت رُخ

شود حاصل مرا سرداریٔ دنیا و دیں یاغوث
نہم روزے کہ از تائیدِ غیبی زیر پایت رُخ

زہے دولت اگر قرباں کند از من خدائے من
برایت دل برایت جاں برایت لب برایت رُخ

فقیرِ خستہ از سنگِ درت گر بوسہ یابد
بیابد جبہ اش صد فخر و نور بے نہایت رُخ

حرف (د)

خوشا دمے کہ شود بر درِ شہِ بغداد
ز وصل و فیض دلم باغ باغ جانم شاد

شہے کہ منبعِ فیضان و پیرِ پیران است
از وست رُشد جمیع سلاسل ارشاد

شہے کہ غوثِ جہان و مغیثِ ارض و سما است
شہے کہ می شنود از رہِ کرم فریاد

شہے کہ ہست باجماعِ اولیائے کرام
امامِ زمرۂ اقطاب و سیّد الافراد

توئی کہ وقتِ مصیبت بہ بحر و بر یاغوث
بہ مستغیث نمائی اعانت و امداد

مطیعِ حکمِ جنابِ تو ہست آب و تراب
زامرِ حق بتو منقاد گشت آتش و باد

منم فقیر و توئی نائبِ جنابِ امیر
سوائے ذاتِ شریف تو از کہ خواہم داد

ہر کہ از دل شد جنابِ غوث اعظم را مرید | پیر پیران زماں گرداندش ربِ حمید
حبذا شانِ عظیم بادشاہِ اولیا | زیرِ پائے او رقابِ اولیا جملہ حمید
الغیاث از غوث اعظم قطبِ اکرم الغیاث | رحم کن بر من کہ اینک جانِ من بر لب رسید
من ردی ام تو مرا جید بکن یا سیدی | ہر شقی را گر تو خواہی می کنی در دم سعید
چوں نہ خواہم از درت یا سید مولائے من | مر ترا ہستم من و آبائے من جملہ عبید
لَمْ اَجِیْ بِالْخَیْرِ فِی الْاَعْمَالِ اِلَّا اِنَّنِیْ | مِنْ مُحِبِّی الْغَوْثِ وَاللّٰہُ عَلٰی ہٰذَا شَہِیْدٌ
والدم آں مستِ عشقت حضرتِ فضلِ رسول | جدِ من آں عاشقِ تو حضرتِ عبد المجید
بہرِ شاں دہ قربِ خود ایں دور تر افتادہ را | ایکہ اقربِ می شود از یک نگاہت صد بعید

چونکہ وردِ نامِ پاکت روز و شب دارد فقیر
زاں شبش لیلۃ القدر است روزش روزِ عید

حرف (ذ)

بود یا غوث نامت بہرِ دفعِ ہر بلا تعویذ | چہ تعویذے کہ از فضلِ خدا شد بے بہا تعویذ
اگر خاکِ رہِ بغداد می یابند می سازند | برائے مشکلاتِ دو جہاں اہلِ صفا تعویذ
بہ پیشِ فیضِ اسمِ اعظمِ آں غوثِ اعظم چیست | طلا و نقرہ گوہر لعلِ بدخشاں کیمیا تعویذ
مریضِ دردِ عشقِ غوثِ اعظم را بہر حالت | نباشد غیرِ ذکر و فکرِ ذاتِ او دوا تعویذ

فقیرِ قادری از بہرِ جلبِ خیر و سلبِ ضیر
نمی داند سوائے نامِ غوثِ خود دعا تعویذ

حرف (ر)

هٰذِہٖ شَجَرَۃٌ طَیِّبَۃٌ اَصلُھا ثَابِتٌ وَفَرعُھا فِی السَّماء

چو نخلبند قضا در حدیقۂ اسرار
بفضل خویش نشائندہ شجرۂ انوار

چہ شجرہ کہ فرو عش رسیدہ تا بسما
چہ شجرہ کہ بود ثابت اصل آں بقرار

چہ شجرہ کہ زبیخ است آثمر پر فیض
بفضل اوست جہاں را ہمیشہ دار و مدار

چہ شجرہ کہ فلک پیش رفعتِ شانش
فتادہ است چو برگ خزاں بہ پستی خار

چہ شجرہ کہ مقامش مقامِ محمود است
خدا و خلق خدا را احمد او سر و کار

چہ شجرہ کہ نہادش خدا محمد نام
سلام باد برا و بالعشی والابکار

زصنع پاکش خداوندِ نخلبند جہاں
پدید گشت بآں شجرہ شاخ ہا بسیار

ظہور کرد چو شاخ نبوت از کرمش
گہے ز آدم و گہ از مسیح شد پر بار

دگر شگفتہ بہ شاخ خلافت کبریٰ
زصدق و عدل و حیا و وفا شگوفہ چہار

علو یافت چو شاخِ ولایتِ مولا
شدہ علیؑ و ولی بہر اولیا سردار

بر آمدند ازاں غنچہ ہائے رنگا رنگ
چہ غنچہ کہ بر آوردہ گل ھزار ہزار

ازاں میاں بود آں غنچہ کہ ریحان است
برائے روح جنابِ شہنشۂ ابرار

حسین با غچۂ حسن احسنِ عالم
کہ قاصر است ز تحسین و مدح او گفتار

فتاد خوشۂ پر میوہ بر زمیں بہ نیاز
طفیل حضرتِ سجاد شد زمیں گلزار

بآب پاشئ باقر چمن چہ رنگ گرفت
کہ دیدہ دیدہ بہر سو عیاں ہزار از باد

نشست آں گل جعفر بہ تختِ مقعدِ صدق
کہ گشت جلوۂ او رشکِ لالہ و گلنار

سرِ سبد ز خیابان کاظمین الغیظ — شده بصورتِ کاظم ز فرطِ صبر و قرار

گلِ رضائے خدا شد رخِ امام رضا — بہارِ روضۂ رضواں عیاں ست زِ رخسار

طفیل او شده معروف گلشنِ عرفاں — ز کرخ یافتہ تا چرخ گرمئ بازار

ہمیشہ ماند گلستاں مصوں ز فصلِ خزاں — گہے سری نگراں شد گہے جنید بکار

دلا بغیر توسل بباغ نتواں رفت — کہ ہست شبلئ ذی رعب بر درِ دربار

ز خوف چوں من بے برگ و ساز گم گشتم — کہ بر رخِ گل خنداں شوم چگونہ نثار

ببوئے آں گلِ توحید عبد واحد نام — ز بو الفرح بدل آمد چہ فرح و استبشار

جنابِ بو الحسن از بوئے خلق و خوئے حسن — کشادہ راہ ز احساں بطالبِ دیدار

بحسن سعئ سعید ابو سعید شده — پدید از گلِ باغِ سعادتم آثار

ہزار رحمتِ حق بر روانِ شاں کہ بدل — حجابِ دور نمودند از گل بے خار

بر آمده گلِ خنداں ز باغِ مصطفوی — بہارِ روضۂ حسنین و حیدرِ کرار

حیاتِ تازہ ازو یافت باغِ دینِ نبی — بجاست ہر چہ کنم من بوصفِ او اظہار

اگرچہ صورتِ او ظاہرا گلے ست ولے — بہر رگش شده گل ہائے بیشمار شمار

جنابِ غوثِ جہاں شاہِ عبدِ قادر نام — کہ یافت منصبِ قدرت ز قادرِ مختار

ز خلقِ عام کہ بر عام خلق داشت نمود — بہ لطفِ خاص مناصب نصیبۂ حضار

عطا نمود بآں شہ کہ عبدِ رزاق است — براتِ رزق گلِ کام ہر غریب فگار

گلِ صلاحِ جہاں شد بدست بو صالح — بہارِ نصر بہ بو نصر وقتِ استنصار

گلِ علوئے معالی عیانست علی الاعلان — ببابِ عالئ سید علی ببیا بردار

بیافت گلِ روشن ز شجرۂ امین — جنابِ سید موسیٰ ز خوبئ اطوار

گلِ محاسنِ دارین سید حسن است
بہارِ روئے حسیناں بہ پیش پایش خوار

زِ آب و تابِ گلِ روئے احمد حلبی
تمام ارضِ حلب گشت روشن آئینہ دار

زِ عکسِ آں گلِ رخشاں چو ہند دولت یافت
بہائے دینِ نبی آمدہ بایں امصار

بیافتہ گلِ خلعت بقا زِ ابراہیم
گلِ فنا زِ بھکاری نظام و استظہار

ضیائے دینِ محمد چو تازہ از سر شد
گلِ جمال شدہ رشکِ ثابت و سیار

شہودِ جلوہ اش از سیدِ محمد شد
کہ گشت سید احمد از و بلند منار

بفضلِ حضرت فضلِ الٰہ می نازم
کہ تازہ تازہ گلِ فضل کشف شد ہر بار

زِ عشق بو البرکات آمدہ گلِ برکات
زِ حسنِ آلِ محمد شدہ جہاں چو نگار

بدستِ حضرت حمزہ گلِ جدید دمید
کہ عینِ نورِ درخشید از یمین و یسار

فروغِ گلشنِ دیں را زِ آلِ احمد شد
کہ شمسِ دیں بنقش گشت در صغار و کبار

دمید زاں چو گلِ مجد عینِ حق و یقیں
شدہ زِ حضرت عبد المجید تازہ بہار

عنایتے کہ بر و داشت مرشدِ پاکش
نبود عشرِ عشیرش بدیگرے زِ نہار

بمدحِ آں شہ والا زِ فیضِ روحِ قدس
زبانِ فیض چہ خوش سفتہ گوہرِ شہوار

ابو حنیفہ بظاہر بباطن او منصور
خود او بہ مسند و از دردِ عشق دل بردار

ہزار شکر کہ گلہائے فضلِ رنگ برنگ
گرفتہ صورتِ گلدستۂ باخر کار

تبارک اللہ چہ گلدستہ عیاں گشتہ
زِ فضل نور درخشش بہ ہمچو روز شد شب تار

زِ فضلِ فضلِ رسولِ خدا تعالی اللہ
کہ ہست قطرۂ او در روش ہزار بحار

عیاں ست فضلِ عظیمش چو کوکبِ دری
کجاست حاجتِ حاجب بباب ایں دربار

معینِ حق لقبش عینِ حق نہاد ازاں
کہ ہر مذہبِ حق شدہ لطف یاور و یار

قلم رسید چو ایں جا اسیرِ حیرت شد — شکستہ پائش و ماندہ نہ طاقتِ رفتار

ندا رسید دراں دم بدل زہاتفِ غیب — کہ از شکستنِ پائے قلم تو عار مدار

عیاں چو رنگِ اجابت بروئے قول تو شد — دگر ہر آنچہ تو داری ازاں بہ یار بسپار

چو التفات بحالم نمود ہاتفِ شوق — قلم درست نمودم بدست دیگر بار

نوشتم از دلِ پُر شوق مطلعِ ثانی — اگرچہ نیست مرا دخل در فنِ اشعار

زہے کمال و جلال کسے کہ لیل و نہار — بہ عشقِ مصطفوی بود والہ و سرشار

زہے نصیب کہ خود ساقیٔ "سقانی الحُبّ" — مئے طہورِ وصال شہنشۂ اطہار

بکاسِ وصل چشانید و مست گردانید — بہ مستیٔ کہ بود رشکِ ہوشِ ہر ہشیار

ز فرق تا بقدم گشت فضل جلوہ نما — رسید شہرۂ فضلش ازاں بجملہ دیار

ز ہند تا بعرب و ز عرب بمصر و بروم — ز مصر و روم باقصائے زنگبار و تتار

ہمیں کہ داد منادی ندائے فضل رسید — دواں دواں بحضورش جہاں قطار قطار

بقدرِ ہمت خود جملہ کامیاب شدند — بہ علمِ ظاہر و باطن بدرہم و دینار

کنوں کہ نوبت وقتِ منِ فقیر رسید

تو یار و ہمرہِ من باش طالعِ بیدار

فتادہ ام بدرش گرچہ گشتہ ام ز گناہ — سیہ درون و زبوں حال و سخت بدکردار

سوائے ایں کہ مرا عبد قادر آمد نام — ندارم از عملِ حال ہیچ عز و وقار

ولے طفیلِ ہمیں نام ذو امیدم ہست — دہد براتِ زگلہائے باغ دہم زشمار

ولا بصدقہ ایں جملہ دوستانِ خدا — برائے عرض مطالب تو ہمتے بگمار

طفیلِ ایں حضرات و بحرمتِ اینہا — عیوبِ بندۂ عاصی بپوش یا ستّار

مرا رہا کُن و ہم جملہ دوستانِ مرا | بفضل و مجد بزرگاں کرشکۂ افکار
عطا نما بہ محبانِ اولیا اقبال | زروئے قہر با عدائے شاں بدہ ادبار
انا الفقیر فبا المجد یا معین اعن | وجد علی بفضل الرسول یا غفار
وصل رب علی نورک الذی کشفت | عن العوالم انوار وجہ الاستار

وصل رب علی اٰلہٖ و عترتہٖ
وصحبہٖ و جمیع الاکابر الاخیار

تو ئی ز لطف چو یا غوث غوثِ جن و بشر | نگاہِ لطف و عنایت نما بہ ایں احقر
خیالِ مثلِ تو در خیلِ اولیا غلط است | تمام زمرۂ اقطاب را توئی سرور
تو آں شہی کہ بہ ہر عصر اولیائے کرام | بزیر پائے تو بنہادہ اند گردن و سر
بہ ہر دمہ چہ رُخِ غوث را دہم تشبیہ | کہ نورِ عینِ علی ہست رشکِ شمس و قمر
تو حل مشکل من کن کہ سرورا ہستی | بفضلِ حق خلف و ہم خلیفۂ حیدر
ز بحرِ فضل من تشنہ را نما سیراب | طفیلِ مستِ مئے عشقِ ساقی کوثر

اَنَا الفَقِیرُ وَ اَنتَ الغَنِیُّ یَا غَوثِی
وَ قَد سَاَلتُکَ فِی حَاجَتِی فَلَاتُنھَرُ

حرف (ز)

نہند پیشِ تو یا غوث سر بعجز و نیاز | شیوخِ دہر ز ہند و عجم عراق و حجاز
ز دستِ تو دلِ سلطانِ سہروردی یافت | ضیاز علم حقیقت صفا ز علم مجاز

زجود و فیض تو سلطانِ نقشبند نشست — بہ تختِ خطۂ فارس بعزت و اعزاز
زفضل و لطفِ تو گردید شاہ والیٔ ہند — جنابِ خواجۂ دیں حضرتِ غریب نواز
بحقِ ایں حضرات و طفیلِ عزتِ شاں — زعشقِ خویش دلم شاد کن بہ سوز و گداز
فقیرِ پیشِ تو یا غوث شد چو طالبِ فیض
مبیں بروئے سیاہش ببیں بہ دستِ دراز

حرف (س)

از رہِ الطاف یا غوث الوریٰ فریاد رس — شد مرا ہندوستاں از رنج و غم مثلِ قفس
آرزو دارم کہ یا ہم خاک روبیٔ درت — در جہاں باقیٔ دنیا من نمی دارم ہوس
رحم کن بر فقرِ من دہ حصہ ام از جیبِ خود — بندۂ درگاہ راشاہا مکن محتاجِ کس
رد مگرداں از منِ پژمردہ دل اے غوثِ من — کن عنایت بر دلم ہر لحظہ ہر دم ہر نفس
حاجتِ اکسیر یا شمشیر کہ دارد فقیر
نامِ تو اے غوثِ من کافی بہر حال است و بس

حرف (ش)

بہ شفقت کن دلم یا غوث مدہوش — زبانم کن بمدحِ خویش پُر جوش
عجب شانِ جلالِ تو کہ پیشت — سلاطیں راز سر ہامی رود ہوش
زہے شانِ جمالِ تو کہ ہر دم — بفریادِ غریباں می نہی گوش
رقابِ اولیا شد زیرِ پایت — کہ داری پائے جدِ خویش بر دوش

ہمیشہ مُرغ تو ماند نوا سنج | شدہ گو مُرغِ ہر یک قطب خاموش
پئے فضلِ رسولِ پاک یا غوث | بدامانِ عنایت عیبِ من پوش

نقیر از ذوقِ عشقِ غوث خواہی
زدستِ مستِ او یک جام بنوش

حرف (ص)

توئی یا غوث آں بحرِ محیطِ فضلِ خاص الخاص | کہ عاجز آید از کشف و خرد گرد دراں غواص
ز شاہ بو مظفر آں مریدِ حضرتِ حماد | قضا شد منقلب چوں از حضورت کرد استر خاص
شدم از غم اسیرِ شبکۂ افکارِ بے پایاں | نمی خواہم ولے از غیرِ الطافِ تو استخلاص
زغن از قہرِ تو فی الفور مردہ بر زمیں افتاد | ز لطفت باز زندہ گشتۂ و شد بر ہوا رقاص

نقیر آرد چساں در عشقِ رویت بر زباں حرفے
ولے دارد بمستانِ شرابِ عشقِ تو اخلاص

حرف (ض)

شد ورت اے غوثِ اعظم در دو عالم دارِ فیض | ہر زماں فائز بود از بابِ تو انوارِ فیض
اولیا مستند از بزمِ شرافت فیض یاب | حبذا بزمِ کرامت حبذا دربارِ فیض
جملہ اقطاب و افراد ند محتاجِ درت | از جنابِ جدِ خود شاہا توئی مختارِ فیض
رشکِ خورشید و قمر بابِ منیرِ تو بود | روضۂ پرنور باشد مطلعِ انوارِ فیض
اے گلِ باغِ علی وے روحِ ریحانِ نبی | از قدومِ پاکِ تو بغداد شد گلزارِ فیض

نیستم شاعر مگر در مدحت از فضلِ رسول
یافت جانم شمّہ از لذتِ گفتارِ فیض

شد فقیر اے نورِ چشمِ ساقیٔ کوثر زدل
سائلِ فیضت فلا تنہر تو از انہارِ فیض

حرف (ط)

شد عیاں از غم بہ عقلم اختلال و اختلاط
از کرم اے غوثِ اعظم دہ مرا عیش و نشاط

شد ز ہیبت فخرِ گردنہائے اہلِ معرفت
بابِ تو فیضانِ عرفاں را بعالم شد مناط

عقل در بحرِ تحیّر غوطہ خوردہ چوں زغیب
بہرِ تو گسترده شد بر لُجّہٴ دریا بساط

یافتی فضلِ عظیم از رحمۃً للعٰلمیں
فیضِ تو بحرِ محیط و عالمِ امکاں محاط

بر امید لطفِ تو اے غوث می ماند فقیر
روز و شب ہر لحظہ ہر دم در سرور و انبساط

حرف (ظ)

کسے از علمِ خوش باشد کسے از مال زر محظوظ
ز مدحِ غوثِ اعظم شد مرا جان و جگر محظوظ

ملک ہم مستفید از بابِ پاکِ غوثِ اعظم شد
نہ تنہا بودہ انداز فیضِ او جن و بشر محظوظ

بہر جائیکہ بزمِ ذکرِ غوث دو جہاں باشد
بود کون و مکاں مسرور و ہم دیوار و در محظوظ

ز چوبِ خشک چندیں سال پیدا شد ثمر فی الحال
چو از آبِ وضوئے غوثِ اعظم شد شجر محظوظ

ز حکمش گشت از ابدال چو ترسا تعجب چیست
فقیر قادری از لطفِ او گردد اگر محظوظ

حرف (ع)

زفضلِ مصطفےٰ و مرتضےٰ یا غوث شد مجموع — شدی فیضِ نبوت ہم ولایت را شہا ینبوع

زصنع صانع بے مثل ذاتت بیمثال آمد — تعالیٰ اللہ تعالی اللہ زہے صانع زہے مصنوع

بہر منصب کہ خواہی ہر کرا خواہی کنی منصوب — شود ہرگز نہ مخفوض آنکہ گردد از درت مرفوع

توئی آں بحر فیض بیکرانِ رافت و رحمت — کہ از امداد جدّ تو نمی گردد گہے مقطوع

طفیلت این فقیر پر گنہ امیدہا دارد
کہ باشد جدّ پاکت شافعم در حشر و من مشفوع

حرف (غ)

عقل کہ از فضل تو یا غوث دریابد سراغ — نیست در درک کمالت کشف را ہرگز مساغ

پیش تو از غوثِ اعظم نسبت ہر قطب شد — آنچنانکہ پیش شمس پُر ضیا باشد چراغ

چوں گرفتم دامن غوث الوریٰ از صدق دل — از غم و فکر دو عالم شد مرا حاصل فراغ

بلبل مدحت سرایم از گل خسارِ غوث — چیست پروا حاسدے طعنہ زند گر مثل زاغ

کہ کردن تواند شکر این نعمت فقیر
از فیوضِ غوث اعظم جان و دل شد باغ باغ

حرف (ف)

اقطاب راست باب تو اے غوث کل مطاف — پائے تو ہست بر سر آنہا بلا خلاف

چوں جملہ اولیائے جہاں خادم تواند — ناحق زدہ مخالف احمق دمِ گزاف

کردہ خدائے پاک بہ پیشِ نگاہ تو — از شرق تا بہ غرب جہاں چوں زجاج صاف

ضیف خداست آنکہ بادئی ملابست — باشد زصدق دل سوئے دربار تو مضاف

از نامِ پاک تست مرا قوت عظیم — ہستم اگرچہ نزد جہاں اضعف ضعاف

شاہا زلطف کن نظرے بر فقیر زار

تا روز حشر حق کند او زار او معاف

حرف (ق)

توئی یا غوث شاہِ اولیائے حق علی الطلاق — نہادہ زیر پایت جملہ اقطاب جہاں اعناق

شہا فائق توئی بر اولیائے سابق و لاحق — زفیض عام تو پر نور گردیدہ ہمہ آفاق

توئی یا غوث فرد اکمل اندر جملۂ افراد — زابدالاں توئی بے بدل بے ریب و بلا اغراق

کتاب از حکم تو صاف از کلامِ فلسفت گشتہ — شدہ پر نورش از فضل کلامِ حق ہمہ اوراق

بکن بر حالِ زارم یک نظر از لطف خود یا غوث — ندارم شوق اکسیر و ندارم حاجت تریاق

نمایک جلوۂ نور جمالِ پاکش خود یا غوث

فقیر خستہ از جان است دیدارِ تُرا مشتاق

حرف (ک)

عقل عاجز شد زادراک مقامِ غوث پاک — حبذا فضل و علوم و احتشامِ غوث پاک

خود شہنشاہِ رسل ارشاد اقدس کردہ اند — اولیا را از برائے احترام غوث پاک

جملہ اہل ولایت خواہ قطب و خواہ فرد — از دل و جاں اند خدامِ کرامِ غوث پاک

صاف می یابد اماں از مشکلاتِ دو جہاں　　ہر کہ استمداد می جوید ز نامِ غوثِ پاک

آشکارا گشت از لطفِ رسولِ دو جہاں　　شانِ اعجازِ مسیحا از کلامِ غوثِ پاک

فیضیابِ در گہش باشند اقطابِ جہاں　　تا قیامت ہست جاری فیضِ عامِ غوثِ پاک

خرم آں روزے کہ آیم از پئے عرضِ سلام　　شاد در فرحاں بر درِ دار السلامِ غوثِ پاک

دہ مرا ہم قطرۂ یارب ز خمِ عشقِ غوث　　از پئے فضلِ رسولِ مست جامِ غوثِ پاک

شکر حق نتواں ادا گشتن کہ از فضلِ رسول
ایں فقیرِ قادری گشتہ غلامِ غوثِ پاک

حرف (ل)

غوثِ اعظم نائبِ شیرِ خدا جانِ رسول　　حصرِ وصفش ہست بیشک خارج از حدِ عقول

آفتابِ فیضِ او تابندہ باشد تا ابد　　گرچہ شمسِ اولیائے اولیں کردہ افول

کاملاں نا محرمِ انداز خلوتش باجد او　　اکمل از ہر کامل آمد ہم عروجش ہم نزول

فیض دربارِ نبوت جملگی در دستِ اوست　　بے تکلف ہمچناں فرمودہ اند اہلِ قبول

نیست ممکن تا قیامت اولیائے دہر را　　بے قدم بوسی او تا منزلِ عرفاں وصول

اے فقیرِ خستہ بر فرمانِ غیبی گوش نہ
بندۂ غوث الوری ہرگز نمی ماند ملول

آئی بہ بابِ غوث اگر دین و حرماں در بغل　　حاصل شود فوراً ترا گنجِ فراواں در بغل

یابی اگر یک شذرۂ از کوئے دلجوئے حما　　گوئی کہ در دست است زر یا لعلِ رخشاں در بغل

برتاجِ شاہی پا زنم از شوق گر باشد مرا نعلینِ پاکِ حضرتِ سلطانِ جیلاںؓ دربغل

اے عاشقِ غوث الوریٰ غافل مشو بہرِ خدا چوں دربدر سرگشتہ بیں نورِ جاناں دربغل

روزِ قیامت چوں کسے دستارِ علم آرد بسر آرد کسے با وجدِ دل ملبوسِ عرفاں دربغل

آرد فقیرِ ناتواں پیشِ خدائے مہرباں

بیتے دو سہ در مدحِ آں محبوبِ سبحاں دربغل

حرف (م)

بدل دارم ولائے غوثِ اعظم بود جانم فدائے غوثِ اعظم

جنودِ اولیا عاجز ز مدحش چناں گویم ثنائے غوثِ اعظم

بہ حکمِ حق سرِ خود ہر بزرگے نہادہ زیرِ پائے غوثِ اعظم

چہ اوتاد و چہ اقطاب و چہ افراد ہمہ از دل گدائے غوثِ اعظم

رسولِ دوسرا فضلِ مقامش بداند یا خدائے غوثِ اعظم

شوم محوِ خدا یابم چو جامے ز مست و مبتلائے غوثِ اعظم

فقیرِ خستہ رادہ نورِ عرفاں

الٰہی از برائے غوثِ اعظم

حرف (ن)

حبذا شانِ تو اے قطبِ وریٰ غوثِ جہاں زیرِ پایت شد سرِ ہر یک ولی در ہر زماں

مجمع البحرین گشتی چوں چشانیدہ ترا مصطفیٰ و مرتضیٰ از مکرمت آبِ دہاں

حق تعالیٰ کرد عالم را مسخر بہر تو	حکمِ تو جاریست شاہا از زمیں تا آسماں
انس و جنّ و بحر و بر و ہم وحوش و ہم طیور	جملہ محکومِ تو اند اے غوثِ اعظم بے گماں

یک نظر شاہا پئے فضلِ رسول اللہ کُن
از تو می خواہد کرم ہر دم فقیرِ ناتواں

حرف (و)

یا غوث خامہ لال شد از شرحِ حالِ تو	دیدہ ز حدّ عدِ فزوں چوں کمالِ تو
تابانست بر جبینِ تو نورِ محمدی	شرمندہ ساخت نورِ قمر را جمالِ تو
انداختہ چو خاک بہ پوشاکِ پاک موش	کشتہ شد و فتاد ز فرطِ جلالِ تو
شاہا توئی چو افضلِ اقطابِ جملہ دہر	در خیلِ اولیا نبود کس مثالِ تو
از فکرِ حادثات و بلیات بے غم است	دارد کسے کہ عشق بفکر و خیالِ تو
یا غوث ہست عشقِ نبی عشقِ تو کہ ہست	آئینۂ جمالِ نبی خط و خالِ تو

مستقیم ولے غرض از ابر و بحر نیست
باشد فقیر تشنۂ آبِ زُلالِ تو

حرف (ہ)

بدشتِ حضرتِ بغداد گر بیابم راہ	شود حصول مرام و مراد دل دلخواہ
امام جملۂ افرادِ ذاتِ تو یا غوث	تمام زمرۂ اقطاب را تو ہستی شاہ
شدہ ست دُزد ز ابدالِ وقت و ہم ترسا	بیک نگاہِ تو گشتہ ز خاصگانِ الہٰ

باوجِ رفعتِ شانِ تو اولیائے جہاں　　کجا رسند کہ مخدع تراست خلوت گاہ

اگرچہ من ہمہ تن معصیت شدم یاغوث　　بپوش از کرمِ خود تو جملہ جرم و گناہ

زوصلِ خویش چناں شاد کام گردانم　　کہ در حضور تو باشم ہمیشہ شام و پگاہ

ذلیل و خستہ و حیراں شدہ فقیرِ درت

بہ لطفِ خویش تو یاغوث بخش عزت و جاہ

حرف (ی)

شدم من خشک لب دریاب یا محبوبِ سبحانی　　زبحرِ فضل کن سیراب یا محبوبِ سبحانی

زنامِ پاکِ تو دینِ خدا شد زندہ و گشتہ　　گلستانِ نبی شاداب یا محبوبِ سبحانی

توئی لُبِ لُبابِ اہلِ بیتِ سرورِ عالم　　باقرار اولی الالباب یا محبوبِ سبحانی

توئی غوثِ جہان و محیِ دین و شیخ کل الکل　　کہ جز تو یافت ایں القاب یا محبوبِ سبحانی

تمامی اولیائے دہر برپائے تو بنہادند　　سرِ خود ہا بصد آداب یا محبوبِ سبحانی

بامرِ حق تعالیٰ تا قیامت مہ ترا باشد　　قدم بر گردنِ اقطاب یا محبوبِ سبحانی

کرم کن بر من و اولادِ من ہم جملہ خویشانم　　دگر بر جملہ احباب یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک بر من یک نظر فرما　　کہ از دردِ دلم بتیاب یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری چوں از دل و جاں کلبِ بابِ تست

مگرداں بر درِ گر ابواب یا محبوبِ سبحانی

زنامت زندہ شد اسلام یا محبوبِ سبحانی　　بعالم ہست فیضت عام یا محبوبِ سبحانی

تمامی اولیا افراد و ابدال از دل و جاں اند　　درِ پاکِ ترا خدام یا محبوبِ سبحانی

بہ اقدامی علیٰ عنق الرجال از زباں کردی — بامر خاصِ حق اقدام یا محبوبِ سبحانی

تمامی اولیائے دہر یکسر بر سر خود ہا — نہادہ مر ترا اقدام یا محبوبِ سبحانی

نہ تنہا حکم تو بر انس جاری شد کہ گردیدہ — ملکؑ ہم تابع احکام یا محبوبِ سبحانی

توئی در دو جہاں ماوائے من فریادرَس آخر — کجا زیں در منِ ناکام یا محبوبِ سبحانی

کریم ابن کریم ابنِ کریم ابنِ کریمے تو — بایں ناکام کُن اکرام یا محبوبِ سبحانی

چو مداحِ تو اَم از لطف تو اُمید ہا دارم — بدہ از جیبِ خود انعام یا محبوبِ سبحانی

ز فکرِ غیر غفلت دہ چناں مشغول گردانم — بذکرِ خود صباح و شام یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولم از "شرابہم فضلتی" شاہا — عطا فرما مرا ایک جام یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری را بس بود در دو جہاں نازش
کہ دارد عبدِ قادر نام یا محبوبِ سبحانی

تخمیس بر منقبت از محشرؔ بدایونی رحمتہ اللہ علیہ

راحتِ جانِ شہنشاہِ رسولاں مددے — نورِ عینِ حسنین و شہ مرداں مددے

قطبِ اکرم بمن بے دل و بے جاں مددے — غوثِ اعظم بمن بے سر و ساماں مددے

قبلۂ جاں مددے کعبۂ ایماں مددے

منبعِ فیضِ صمد از کرمت بخش نمے — ملجاءِ صالح و بد نہ بسرِ من قدمے

مخزنِ جودِ احد دہ بفقیرے درمے — مہبطِ فیضِ ابد گوشۂ چشم کرمے

مظہرِ سرِ ازل واقفِ پنہاں مددے

ایکہ از فیضِ تو بغداد شدہ رشکِ جناں — قطرہ دہ بمنِ خشک لب و تشنہ دہاں

رحم فرما کہ جگر خستہ ام و سینہ تپاں　　گشتہ ام برگِ خزاں دیدۂ آشوبِ جہاں

اے بہارِ کرم گلشنِ احساں مددے

اوفتادم بہ زمیں جز تو کہ غم خوار مرا　　دستِ من گیر و ترحم کن و بردار مرا

از شرور و فتنِ دہر نگہدار مرا　　نبود در دو جہاں جز تو مددگار مرا

مددلے سرور و سرکردۂ پاکاں مددے

حیف یاراں ہمہ واصل شدہ و مہجورم　　زیں غمِ جاں گسل افتادہ بدل ناسورم

از صدائے لبِ جاں بخش نما مسرورم　　آہ از قافلۂ اہلِ دلاں بس دورم

ناقہ ام را نبود جز تو حدی خواں مددے

چشمِ بد دور ز چشمِ تو عیاں جلوۂ طور　　پائے پر نور تو خجلت دہِ رخسارۂ حور

صدقۂ روئے خود از نور دلم کن معمور　　ذرہ ام چند طپد در شبِ ظلمت بے نور

صبحِ رحمت کرمے مہرِ درخشاں مددے

عزت و رونقِ بنیانِ دو عالم ہستی　　زبدہ و عمدۂ پاکانِ دو عالم ہستی

سرورا صاحبِ فرمانِ دو عالم ہستی　　ماگدائیم و تو سلطانِ دو عالم ہستی

از تو داریم طمع پاشۂ جیلاں مددے

ما شعاعیم و شہا نیرِ اعظم ہستی　　ما حبابیم و تو از فیض و کرم یم ہستی

ما مریضیم و تو عیسٰے سخن و دم ہستی　　ماگدائیم و تو سلطانِ دو عالم ہستی

از تو داریم طمع پاشۂ جیلاں مددے

لطف فرما ز کرم بر من و تنہائی من　　تا نہ برباد شود بادیہ پیمائی من

جز درت نیست دوائے دلِ سودائی من　　خاکِ بغداد بود سرمۂ بینائی من

دیدہ ام را چہ کنند کحل صفاہاں مددے

یافت اعجازِ مسیحا ز ادائے تو ظہور　　گشت از شہد لبت کفر مثال کافور

پئے مستاں کہ گرفتند ز تو جام طہور　　ہمتے کن بمن بادہ کش بزم حضور

ساقیٔ میکدۂ عالم عرفاں مددے

نے مرا بالِ ہما باید و نے تاج شہم　　تاجم ایں بس کہ بہ بابِ تو سر خود بنہم

بنما بہر خدا سوئے جنابِ تو رہم　　وطن آوارۂ مقصود ز بختِ سیہم

مشعلِ تیرگیٔ شامِ غریباں مددے

نغمۂ مدحِ تو دارم بزباں لیل و نہار　　کہ بجز مدح نیابد دلِ دیوانہ قرار

گل رویت بنما تا شوم از جان نثار　　بلبلِ مدح سرائے توام اے رشکِ بہار

گلِ روئے سبدِ گلشنِ امکاں مددے

بر فقیرِ درت اے ابنِ محب الفقرا　　فضل کن فضل پئے فضلِ رسولِ دوسرا

گرچہ گردیدہ ام آلودۂ عصیان و خطا　　انتظارِ کرم تست دلِ عاصی را

اے خدا جو و خدا بین و خدا داں مددے

نہ سزد جام جم و تختِ سکندر مارا　　کاش از کفشِ تو بر سر بود افسر مارا

ما فقیریم و توئی والی و سرور مارا　　انتظارِ کرم تست بہ محشر مارا

اے خدا جو و خدا بین و خدا داں مددے

مناقب حضرات پیران چشت اہل بہشت قدست اسرارہم

بحضور خواجہ غریب نواز

آمدم با کمالِ عجز و نیاز ۔ بر درِ خواجۂ غریب نواز
خواجۂ خواجگاں معین الدیں ۔ محرم سرّ حق و محرم راز
آنکہ صیت کمالِ رحمتِ او ۔ رفت از ہند تا عراق و حجاز
نتواں کرد شمۂ مدحش ۔ فکر صد سال گر کند پرواز
بر جبینش شدہ حبیب اللہ ۔ ہاست فی حبّہ زغیب طراز
گو غریبم ولے چہ باک مرا ۔ بر غریباں نواز دارم ناز
رحم کن رحم اے غریب نواز ۔ بر من مبتلائے سوز و گداز
وائے بر من کہ جمع ننمودم ۔ از پئے حشر ہیچ برگ و ساز
وائے بر من کہ گشت از دستم ۔ نہ ادا حقِ روزہ و نہ نماز
خستہ و پا شکستہ ام شاہا ۔ کن بسویم تو دستِ لطف دراز
از عنایات خود مکن محروم ۔ کن بروئیم تو بابِ رحمت باز
دارم اُمید واثق از کرمت ۔ کہ بہ ہر دو سرا شوم ممتاز
لطف کن بر من اے شہنشہ دیں ۔ آمدم بر درت ز راہِ دراز
خواہم از جیب خاص تو نظرے ۔ دور کن شرّ حرص و آفت آز
بکشا بر دلم حقیقت را ۔ دور کن از رخم حجابِ مجاز
جودِ تو عام بر انام بود ۔ ذرہ ذرہ ہمیں کند آواز

جُدْ عَلیَّ وَلا تخیّبنی ! کُلُّ مَنْ جَاءَ بَابکَ قَدْ فَاز

من فقیرم تو شاہِ من ہستی از نوالِ خودم مشرّف ساز

ختم بالخیر کارِ من گرداں
کہ بنامِ تو کردہ ام آغاز

بحضور قطبُ الہند

دلا نالاں مشو از درد ناکی مشو از فرطِ رنج و درد شاکی

رسیدی بر درِ قطبِ دو عالم جنابِ خواجہ قطب الدین کاکی

بحمد اللہ روی شاداں ز لطفش اگرچہ آمدی غمگین و باکی

حکایت کہ تواں کرد از کمالش شوم من تا قیامت گرچہ حاکی

بباطن ذاتِ پاکش نورِ محض است بظاہر گرچہ بود از قومِ خاکی

منم آلودہ گو در لوثِ عصیاں شوم از یک نگاہش پاک و زاکی

شہا کن بر فقیرِ خستہ رحمے
امانش دہ ز دردِ سینہ چاکی

بحضور گنج شکر

مرحبا بر من کہ حاضر گشتم از فضلِ مجید بر درِ شاہے کہ ہست از دُرجِ دیں دُرِّ فرید

بحرِ عرفاں، باغِ دیں کانِ گہر گنجِ شکر | تا قیامت فیضِ او باشد بہر ساعت مزید

بہ بود از کوکبِ دُرّی دُرَش در کوکبہ | گو نہ بیند مثلِ شپّر چشمِ نجدیٔ عنید

گشتہ اَم حاضر بدربارش زبابِ جنتی | لاجرم ہر شب شبِ قدرم بود ہر روز عید

حبذا وقتیکہ بشنیدم من از ہر چار سو | از در و دیوار جوشش یا فرید و یا فرید

نغمۂ نامِ خدا و مصطفےٰ و چار یارؓ | خواجہ و قطب و فرید از بسکہ در گوشم رسید

از وفورِ نور آں شب گشت جانم پُر سرور | دہ چہ صبحِ پُر ضیا و نور در عالم دمید

ہمچو نجمِ آسماں رخشاں چراغاں جابجا | ہمچو در قطراتِ ابرِ رحمتِ حق می چکید

از زبانِ ناتواں سازم چساں آں را عیاں | ذوقِ آں حالت شناسد ہر کہ آں را می چشید

یا فرید الدین للہ الکرم اُنظُر الیٰ | مبتلی فی النعم والبلبال والبلوی الشدید

آمدم من از بدایوں مولدِ آں شہ کہ او | ہست محبوبِ الٰہ و ذاتِ پاکت را مرید

می کنم پیشت توسل از طفیلِ آنجناب | تا اماں یابم من از وسواسِ خنّاسِ مَرید

می کنم من ختم عرضِ حال و رخصت می شوم | بندۂ درگاہ ہستم گو شقیم یا سعید

صد ہزاراں می برند از فیضِ عامت خوان ہا
گر نقیرے لقمۂ یابد نبود از لطفت بعید

بحضور سلطان المشائخ

جہاں روشن شد از مہ تا بہ ماہی | زنورِ فیضِ محبوبِ الٰہی

جنابِ پاکِ سلطان المشائخ | عیاں از بابِ او انوارِ شاہی

نظام الشرع والایمان والدین | فزوں وصفش ز حد لاتناہی

شدہ از مولد و از مدفنِ اُو — بدایوں مفتخر دہلی مباہی
تعالی اللہ زہے نور در اُو — کہ باشد رشکِ نور صبح گاہی
گریزاں آمدم از جور حاسد — بدر بارِ تو بہر داد خواہی

نقیرِ خستہ رادہ نور ایماں
ز قلبش دور کن زنگ و سیاہی

—— ※ ——
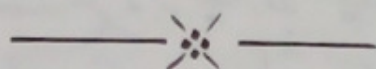
دارم بدل خود سر محبوبِ الہٰی — یارب برساں تادرِ محبوب الہٰی
خوش باش دلِ غمزدہ اینک کہ ہویدا — شد بارگہِ نورِ محبوبِ الہٰی
حقا کہ شہنشاہ دو گیتی ست جنابش — برتر ز شہاں کمترِ محبوبِ الہٰی
چوں منتظم مملکت معرفت است او — گوہر نہ سزد افسرِ محبوبِ الہٰی
شد نامی دارین ہر آں شخص کہ نامش — ثابت شدہ در دفترِ محبوبِ الہٰی
اولاد نبی آلِ علی است چہ گویم — وصفِ نسبِ اطہرِ محبوبِ الہٰی
زندہ شود آں مردہ کہ یکدم بدماغش — بوئے رسد از مجمرِ محبوبِ الہٰی
باشد بعنایاتِ حق آساں زہزاراں — ہر عقدۂ مشکل بدرِ محبوبِ الہٰی

ایں بندہ کہ باشد وطن او بہ بدایوں
کمتر بود از چاکرِ محبوبِ الہٰی

بحضور چراغ دہلی

از طوافِ روضۂ آں شد دلم شد باغ باغ — کوست در علم و ولایت شہرِ دہلی را چراغ

عقل را نبود مجال حصرِ وصف آنجناب — فکر را نبود دریں صحرائے بے پایاں سراغ
آں شہنشاہِ زمین و آں نصیرِ شرع و دیں — می سزد گر خاکِ درش را بر فلک باشد دماغ
طائرِ قدسی اگر پرّاں شود تا سال ہا — ہیچ از اوجِ درش یابد نہ ہرگز او سراغ
یا نصیر الشرع والدیں بر درت حاضر شدم — دل پریشاں چشم گریاں سینہ دارم داغ داغ
ساقیِ میخانۂ عرفانِ حق ذاتت بود — بہرِ محبوبِ الٰہی کن عطایم یک ایاغ
یک نظر گر بر فقیرِ خود نصیرِ من کنی
از مہماتِ دو عالم بالیقیں یابم فراغ

بحضور بندہ نواز

آمدم از بختِ رسا بر سرِ ناز آمدہ ام — کہ بدر بارِ شہ بندہ نواز آمدہ ام
من ز گلبرگہ برم برگِ گلِ مقصد را — گرچہ از خانہ نہ با برگ و نہ ساز آمدہ ام
ہمچو گل بادلِ خوش سوئے وطن خواہم رفت — نیست غم گو بغم و سوز و گداز آمدہ ام
حصّہ دہ بمن از گنجِ قناعت شاہا — تنگ از خواہشِ نفسانی و آز آمدہ ام
پئے گیسوئے درازت نظرے بر من کن — بحضورت ز رہِ دور و دراز آمدہ ام
روشن از نورِ حقیقت دل و جانم فرما — خستہ جاں مردہ دل از دودِ مجاز آمدہ ام
کن خلاصم ز عنایت کہ بدامِ شیطاں — ہمچو کنجشک بہ سرپنجۂ باز آمدہ ام
ناخدائی کن و راہم بنما تا بغداد — راہ گم کردہ و بشکستہ جہاز آمدہ ام
منکہ محتاج و فقیرم چہ کنم نذرِ درت
لیک دانی کہ بدل محوِ نیاز آمدہ ام

در شان عمدة الاولیا سیدنا قاری نظام الدین شاہ بھکاری

چوں گردیدم اسیر بند زاری | غریق موج بحر اشک باری
چہ گویم حال قلب خود چہ گویم | چہ سازم شرح درد بیقراری
گذشتم روز در صحرا نوردی | شبم بگذشت در اختر شماری
نہ پائے رفتن و نے جائے ماندن | نہ برلب اُف نہ در دل اصطباری
قریباں رخ بگردانیدہ رفتند | رفیقاں ترک فرمودند یاری
دھانی الھم حتیٰ طاش عقلی | فلا ادری یمینی عن یساری
دراں حالت کہ جاں برلب رسیدہ | دزیدہ باد فضل و مجد باری
رسیدم بر در مقبول یزداں | نظام شرع و دیں شاہِ بھکاری
شہنشاہے کہ شاہِ ہفت کشور | کند بر خاک پایش جاں نثاری
بود یک ذرہ راز خاک کویش | ہزاراں درجہ بہتر از درازی
برار امید من چوں تا در تو | رسید بہزار اُمید داری
عطا کن جرعہ از جام عرفاں | دلم شاداں کن از باد بہاری

عطا کن عزتِ دنیا و دینم
درخاک و خواری

در شانِ پیرانِ سلسلہ قدست اسرارہم

امام الاولیا سیدنا شاہ بہار الدین انصاری

زبسکہ گشت دلِ زارِ من ملول و حزیں ۔۔۔ شدم ز چار طرف باغموم دہر قریں

ہزار شکر کہ حق برکشاد بر دلِ من ۔۔۔ درِ حضوریٔ قطبِ جہاں بہا الدیں

زہے بہادرِ پاک درگہش کہ بود ۔۔۔ بروئے ارض درخشاں مثالِ خلدِ بریں

اگر ز خلد دریں ملک فی المثل پرسند ۔۔۔ ندا ز شش جہت آید کہ آں ہمیں است ہمیں

قیاس کن ز بہادرش مراتبِ او ۔۔۔ کہ نیست ہیچ مکاں اشرف مگر بمکیں

فروغ سلسلۂ قادری بہند از اوست ۔۔۔ چہ مدح ذات شریفش کنم زیادہ ازیں

چگونہ وصفِ جنابش سزد ز ہیچو منے ۔۔۔ کجا است خاک زمین و کجا است عرش بریں

گریز کن ز مدیحش بعرض مطلب خود ۔۔۔ کجا است طاقت مدحش ترا دلِ مسکیں

شہنشاہِ کرم یک نظر بمن فرما ۔۔۔ کہ سودا ام بدرِ پاک تو بعجز جبیں

مراں مرا ز درت ناامید و سرگرداں ۔۔۔ بہر زماں ز کرم شو مرا نصیر و معیں

بفعل و قول من خوار و منفعل منگر ۔۔۔ بفضل و مجد بزرگانِ من بسوئیم بیں

کہ بودہ اند ہمہ فیضیاب درگاہت ۔۔۔ ز خرمن کرمت بودہ اند خوشہ چیں

رسم باوج فلک من ز خاک بوسیٔ تو

اگرچہ آمدہ ام من ذلیل و خاک نشیں

در شان قدوۃ السالکین سیدنا شاہ جمال اولیا قدس سرہٗ

گشتہ ام حاضر من از جود و نوالِ اولیا — در حضورِ اقدسِ شاہِ جمالِ اولیا

وصف آں شاہ ولایت کہ تواں کردن عیاں — خامہ عاجز آمد از تحریر حالِ اولیا

در شریعت مجمع علم جمیع عالماں — در طریقت منبع فضل و کمالِ اولیا

پیش دربانان درگاہش شہاں راچیست قدر — بہتر است از سیم و زر خاک سفالِ اولیا

نیست فرقے در تصرف از حیات و موت او — چیست جز رفع حجبہا انتقالِ اولیا

جلوہ نور از مزارش مثل خور رخشندہ است — گو نہ بیند منکر جاہ و جلالِ اولیا

حاش للہ حکمش از حکم خدا باشد جدا — آرے آرے قال حق گردید قالِ اولیا

رحم فرما یا جمال اولیا بر حالِ من — گرچہ بدکارم ولے ہستم زآلِ اولیا

از طفیل شاں ہمی خواہم کہ از لطف شود — روزِ محشر حشر من زیر مقالِ اولیا

گرچہ از اغوائے شیطاں غرق عصیاں گشتہ ام — لیک ہر لحظہ بدل دارم خیالِ اولیا

برفقیرِ خستہ جاں چشمِ عنایت لازم است
گو نمی دارد وسیلہ جز سوالِ اولیا

هو القادر

دیوان منقبت سید الافراد جناب محبوب سبحانی

۹۹ ——— ۱۲ھ
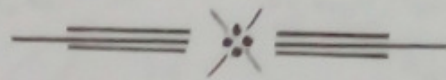
هُوالقادِرُ المقتدِرُ القدیرُ!

دیوانِ منقبت سیّدالافراد جنابِ محبوبِ سبحانی

۱۲۹۹ھ

قافیہ (الف)

ترا کیا وصف ہو مجھ سے ادا محبوبِ سبحانی
ترے تابع ہیں سارے اولیا محبوبِ سبحانی

خدا نے معجزاتِ احمدی کا آپ کو مظہر
کیا از ابتدا تا انتہا محبوبِ سبحانی

تحیّر میں رہے سب گود سے دایہ کی طفلی میں
زمیں سے تا سما جب تو اُڑا محبوبِ سبحانی

ترا فرمانِ عالی شان نافذ ہے زمانے میں
سزا پائی کیا جس نے اِبا محبوبِ سبحانی

زمیں پر گر پڑا تھا دینِ برحق ضعف کے باعث
تمہاری دستگیری سے اُٹھا محبوبِ سبحانی

ترے دربار میں آیا ہوں میں بھی ملتجی ہو کر
خدارا سُن لے میری التجا محبوبِ سبحانی

تصرّف کا علی الاطلاق تم نے مرتبہ پایا
مُسخّر سب جہاں ہے آپ کا محبوبِ سبحانی

مدد کرنا مری دنیا و قبر و حشر میں ہر جا
ترا ہے مجھ کو ہر دم آسرا محبوبِ سبحانی

نہ کھائے عقل کا غوّاص کیوں غوطے کہ ہر جانب
تمہارے فیض کا دریا بہا محبوبِ سبحانی

خدائے پاک نے بخشا وہ تم کو رُتبہ قدرت
کیا مردوں کو زندہ بارہا محبوبِ سبحانی

تمہارے نام کے لینے سے ٹل جاتی ہیں اک دم میں
وبا و آفت و رنج و بلا محبوبِ سبحانی

ہمیشہ تم سے ماہ و سال کہہ جاتے تھے خود آکر | سب اپنا حال اچھا یا بُرا محبوبِ سبحانی

فلک حیراں ہے جس کے پایۂ پائیں کی رفعت سے | ترا روضہ ہے وہ عالی بِنا محبوبِ سبحانی

ترے کوچے کے ہر ذرّے کو بخشا نور وہ حق نے | خجل ہے جس سے دُرِّ بے بہا محبوبِ سبحانی

بدی کر دُور دے توفیق مجھ کو نیک کاموں کی | بُرا ہوں تو مجھے کر دے بھلا محبوبِ سبحانی

بہ ایامِ رضاعت ماہِ صومِ فرض میں تم نے | نہ دن میں شیرِ مادر کا پیا محبوبِ سبحانی

ترا پیارا خُدا کا اور خُدا والوں کا پیارا ہے | ہوا مردود جو تجھ سے پھرا محبوبِ سبحانی

تجھے اجرائے فیضِ باطنی میں سب سلاسل کا | کیا حق نے امام و پیشوا محبوبِ سبحانی

ہوا طفلی میں نازل آپ جب مکتب کو جاتے تھے | حفاظت کو ملائک کا پرا محبوبِ سبحانی

پھروں کب تک بھٹکتا میں خدارا اب بتا دیجے | خُدا کے وصل کا مجھکو پتا محبوبِ سبحانی

پیاسا ہوں تصدق اپنے میخانے کے مستوں کا | مجھے بھی جام دے اپنا پلا محبوبِ سبحانی

بڑھایا اولیا میں حق نے تیرا مرتبہ سب سے | بیاں کیا ہو سکے رتبہ ترا محبوبِ سبحانی

ہے قاصر طائرِ فکرِ رسا توصیف سے تیری | ثنا سے توسنِ خامہ تھکا محبوبِ سبحانی

تو وہ ممدوح ہے مداح ہے سارا جہاں تیرا | لکھوں میں کیا ترا مدح و ثنا محبوبِ سبحانی

بلالو اب تو خدمت میں کہ ہوں بیتاب فرقت میں | بھلا کب تک رہوں تم سے جدا محبوبِ سبحانی

بجھا دے شربتِ دیدار سے اب آتشِ حرماں | تپِ فرقت سے دل میرا جلا محبوبِ سبحانی

ہوا ہے دل مرا تاریک و تیرہ زنگِ عصیاں سے | کرم سے اپنے کر اس کی جلا محبوبِ سبحانی

مرے اعدا کو کر مخذول اپنے حکمِ محکم سے | اُٹھاؤں کب تلک جور و جفا محبوبِ سبحانی

ترے محکومِ فرماں ہیں تمامی اولیا اللہ | ترے قدموں پہ سب کا سر جھکا محبوبِ سبحانی

شہِ عالم شفیع المذنبیں کا تو پیارا ہے | شفاعت کر مری روزِ جزا محبوبِ سبحانی

مدینے میں نجف میں کربلا میں ظاہر و باطن
تمہارا ذکر پایا جا بجا محبوبِ سبحانی

فدا ہے مثلِ بلبل گل بھی تیرے روئے خنداں پر
گلستاں میں ہے تیرا چرچا محبوبِ سبحانی

بہت مشتاق ہو پھر لطف سے میری حمایت کر
سفر ہو پھر مرا سوئے حُما محبوبِ سبحانی

ہمیشہ لطف سے دے شوق مجھ کو نیک کاموں کا
بُرے کاموں سے دے مجھکو حیا محبوبِ سبحانی

خدائے پاک کا بیشک ہوا نازل غضب اس پر
ہوئے جس آدمی سے تم خفا محبوبِ سبحانی

بروزِ حشر اپنے لطف سے تم بخشوا لینا
خدا سے سب مِرے جرم و خطا محبوبِ سبحانی

ہزاروں کو کیا کامل نگاہِ لطف سے تم نے
اِدھر بھی اک نظر بہرِ خدا محبوبِ سبحانی

تمہاری خاکِ در سب دردمندانِ دو عالم کی
خدا کے فضل سے ٹھہری دوا محبوبِ سبحانی

بھروسہ ذات کا تیری مجھے ہے دین و دنیا میں
کہ تو ہے حامیٔ ہر دوسرا محبوبِ سبحانی

بھروسہ ہے نہ ہوگی رَد خدا مقبول کرلے گا
توسّل سے ترے میری دُعا محبوبِ سبحانی

دبا جاتا ہوں بارِ غم سے اب مسرور کر مجھکو
مصائب سے مرا ہے دل دکھا محبوبِ سبحانی

ہے شیطاں میرا رہزن خضرِ راہِ معرفت ہے تو
رہِ قربِ خدا مجھکو دکھا محبوبِ سبحانی

یہ فرماتے ہیں اہلِ دل کہ فیضانِ ولایت میں
ہوا تم سا نہ ہوگا دوسرا محبوبِ سبحانی

بیاں داد و دہش کیا ہو تمہاری فضلِ مولا سے
جسے جو آپ نے چاہا دیا محبوبِ سبحانی

حقیقت کب تری ادراک میں آئے کہ قاصر ہیں
خردِ فکرِ رسا فہم و ذکا محبوبِ سبحانی

اگر خورشیدِ محشر سر چڑھے میرے دکھا دینا
رُخِ انور کا تم جلوہ ذرا محبوبِ سبحانی

ہزاروں کی مدد کی آپ نے صحرا و دریا میں
کرو میری بھی اب حاجت روا محبوبِ سبحانی

علیٰ راسی و عینی کہہ کے اہل اللہ نے تیرا
قدم آداب سے سر پر رکھا محبوبِ سبحانی

خدا راضی ہوا اس با خدا سے دین و دنیا میں
ہوا جو آپ کا محوِ رضا محبوبِ سبحانی

مقید ہو رہا ہوں دامِ غم قیدِ مصیبت میں
کرو بہرِ خدا! مجھ کو رہا محبوبِ سبحانی

بدل کر احتلامِ خواب سے اس کو اماں بخشی
لکھا قسمت میں تھا جس کی زنا محبوبِ سبحانی

بیاں کیا ہو ترے احکام کا جاہ و جلال و شاں
عیاں ہے وہ زمیں سے تا سما محبوبِ سبحانی

کہاں افراد و اقطابِ جہاں تیرے برابر ہوں
کہ تو ہے ماہ اور وہ ہیں سُہا محبوبِ سبحانی

اطاعت میں تری سب انس و جن آ کر ہوئے حاضر
ترے فرمان کو جس دم سُنا محبوبِ سبحانی

جسے چاہے اسے دم بھر میں دیدے نعمتِ بیحد
لکھوں کیا کیا ترے جود و سخا محبوبِ سبحانی

نبی کا تم نے دیں زندہ کیا کس کو لقب بخشا
خدا نے محیِ دیں تیرے سوا محبوبِ سبحانی

اگر چاہو تو اک ادنیٰ اشارے سے عطا کر دو
مریض لا دوا کو تم شفا محبوبِ سبحانی

کھلے یہ غنچۂ دل اور مشامِ جاں معطّر ہو
ترے در سے اگر آئے صبا محبوبِ سبحانی

بحقِ حضرتِ شاہِ رسل تجھ کو پکاروں جب
بگوشِ لطف سُن میری صدا محبوبِ سبحانی

بحقِ حضرتِ صدیقِ اکبر لطف سے اپنے
عطا کر دو مجھے صدق و صفا محبوبِ سبحانی

پئے فاروقِ اعظم دیں پہ رکھ ثابت قدم میرا
ثنا کا اپنی دے مجھ کو صلا محبوبِ سبحانی

پئے عثمان ذوالنورین نورِ ظاہر و باطن
عطا کر دل کو دے میرے ضیا محبوبِ سبحانی

طفیلِ بوترابِ پاک میرے اب مس دل کو
کرا کسیرِ کرامت سے طلا محبوبِ سبحانی

پئے سبطین دے نورِ حقیقت باطناً مجھ کو
شریعت پر مجھے رکھ ظاہراً محبوبِ سبحانی

گنہ سے پاک کر کے عیب پوشی میری تم کرنا
قیامت میں پئے آلِ عبا محبوبِ سبحانی

علوِّ شاں کا تیری عالمِ علوی میں چرچا ہے
بیاں کیا ہو تری عزّ و علا محبوبِ سبحانی

مدد کیجے مجھے چاروں طرف سے اب ستاتے ہیں
بلا و آفت و رنج و عنا محبوبِ سبحانی

ہوئے سیراب جس سے تشنگانِ شربتِ وحدت
وہ جاری ہے ترا بحرِ عطا محبوبِ سبحانی

مثالِ طور روشن کر دیا حق نے تری خاطر — شبِ دیجور میں تیرا عصا محبوبِ سبحانی

مثالِ مَنّ و سلویٰ واسطے افطار کے تیرے — خدا نے غیب سے بھیجی غذا محبوبِ سبحانی

گدا در کے ترے ہیں دولتِ دنیا سے مستغنی — کریں گے لے کے کیا مال و غنا محبوبِ سبحانی

مرا حاجب ہے کسبِ خیر سے پردہ گناہوں کا — ترے قبضے میں ہے کشفِ عطا محبوبِ سبحانی

حبیبِ مصطفےٰ ہو اور معشوق خدا تم ہو — خدائی کیوں نہ ہو تم پر فدا محبوبِ سبحانی

تڑپ جاتا ہے دل بیتاب ہو کر یاد آتی ہے — مجھے بغداد کی جس دم فضا محبوبِ سبحانی

مٹا دے میرے دل سے خواہشِ دنیا و ما فیہا — عطا کر دولتِ فقر و فنا محبوبِ سبحانی

شریعت کی طریقت کی کرامت کی ولایت کی — درست آئی ترے بر میں قبا محبوبِ سبحانی

تجھے ہے کن فکاں کا مرتبہ اللہ نے بخشا — دُعا سے پھر گئی تیری قضا محبوبِ سبحانی

فضا گلشن کی خوش آتی نہیں ہے میری آنکھوں میں — وہ نقشہ تیرے روضہ کا کھبا محبوبِ سبحانی

ترے در کی تمنا ہے نسیمِ فیض سے اپنے — مرے پھر غنچۂ دل کو کھلا محبوبِ سبحانی

مُہوّسِ کیوں ہوس سے سب اُڑاتے خاک پھرتے ہیں — تمہاری خاکِ در ہے کیمیا محبوبِ سبحانی

مکرم وہ ہوا دنیا و دیں میں ہر کرامت سے — کرم تم نے ذرا جس پر کیا محبوبِ سبحانی

ہوا دنیا میں رُسوا دین کا اُس نے زیاں پایا — نہ مانا آپ کا جس نے کہا محبوبِ سبحانی

ہوا پر فردِ کامل اولیا سے ایک اُڑتا تھا — نہ پاس اُس نے کیا بغداد کا محبوبِ سبحانی

ہوئی سب طاقتِ پرواز اس کی ناگہاں زائل — درِ دولت سرا پر وہ گرا محبوبِ سبحانی

کرم کی راہ سے جب آپ نے اُس کی خطا بخشی — ہوا پر پھر وہیں وہ اُڑ گیا محبوبِ سبحانی

جسے چاہے کرم سے تاجِ شاہی بخش دیتا ہے — تمہارے در کا اک ادنیٰ گدا محبوبِ سبحانی

ہجومِ غم کا بختِ نارسا کا نفسِ سرکش کا — کروں کس کس کا تم سے میں گلہ محبوبِ سبحانی

تمامی اولیا نے حکم سے حق کے قدم تیرا
جھکا کر گردنیں سر پر لیا محبوبِ سبحانی

خبر اب لیجئے میری کہ سب اسباب جمعیت
مرا دستِ تفکر سے لٹا محبوبِ سبحانی

دکھاتے اپنا جلوہ جاگتے سوتے کبھی مجھکو
کہ مدت سے ہوں مشتاقِ لقا محبوبِ سبحانی

مجھے وہ جامِ مئے اب دے کہ میرا کام جاں پائے
ترے عشق و محبت کا مزا محبوبِ سبحانی

صفائی نوش دنیا سے عطا کر کے مرے دل کو
رکھ اپنی یاد میں صبح و مسا محبوبِ سبحانی

میں بیکس حالِ دل کس سے کہوں جا کر کہ حامی ہے
سوا تیرے نہیں کوئی مرا محبوبِ سبحانی

امامت تیری سارے اولیا تسلیم کرتے ہیں
وہ سب ہیں مقتدی تو مقتدا محبوبِ سبحانی

نہ کیوں سب حلِ مشکل آپ کی درگاہ سے چاہیں
کہ تم ہو نائبِ مشکل کشا محبوبِ سبحانی

نہ پایا ہے نہ پائے گا قیامت تک ولی کوئی
جو رتبہ آپ کو حق سے ملا محبوبِ سبحانی

پلا کر ہاتھ سے اپنے مجھے جامِ مئے عرفاں
بنا لے مجھکو اپنا مبتلا محبوبِ سبحانی

وہ ہو جاتے ہیں محوِ ذاتِ پاکِ حق چڑھے جن کو
شرابِ عشق کا تیری نشا محبوبِ سبحانی

خدائے پاک نے تھی آپ کے ہاتھوں سے فرمائی
درختِ دین کی نشو و نما محبوبِ سبحانی

زبانِ حال سے ہیں غنچہ و گل نغمہ خواں تیرے
نہ تنہا بلبلیں ہیں خوش نوا محبوبِ سبحانی

یہی ہے آرزو مجھ کو حضوری ہو رہو ہر دم
مری آنکھوں میں تم جلوہ نما محبوبِ سبحانی

ترا فہمِ مراتب کس طرح ہو مجھ سے عاجز سے
عقولِ عاقلاں سے ہے ورا محبوبِ سبحانی

مریضوں کو تمہارے مدرسے کی گھاس کھانے سے
ہوئی صحت گئی بالکل وبا محبوبِ سبحانی

چھڑا دیجے مجھے اب بند افکار و مصائب سے
درِ فضل و کرم کر مجھ پہ وا محبوبِ سبحانی

شہ مرداں کا تو نائب ہے تیرا نام نامی ہے
حصارِ عافیت روزِ وغا محبوبِ سبحانی

مسخر خاک و آتش ہیں ترے فرمانِ والا کے
ترے تابع ہیں سب آب و ہوا محبوبِ سبحانی

ہوا آبِ وضو سے تیرے گھر میں شیخ بلی کے ... درختِ خشک اِک دم میں ہرا محبوبِ سبحانی
مرے دل کو عطا کر نعمتیں ایمان و عرفاں کی ... مٹا دے سب مرے حرص ہوا محبوبِ سبحانی
ہوا جو سلسلہ میں منسلک تیری غلامی کے ... وہی ہے سالکِ راہِ ہدیٰ محبوبِ سبحانی
طفیل بیعت فضل رسولِ پاک ہوں میں بھی ... غلامی میں تری داخل ہوا محبوبِ سبحانی

نقیرِ قادری کا روز و شب آٹھوں پہر ہر دم
وظیفہ ورد ہے یا غوث یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ب)

غمِ فرقت سے ہوں بیتاب یا محبوب سبحانی ... دکھا دو روئے عالم تاب یا محبوبِ سبحانی
شہا تو افضل الافراد ہے اور اکمل الاقطاب ... لکھوں کیا کیا ترے القاب یا محبوبِ سبحانی
جناب سرورِ عالم نے خود اربابِ باطن کو ... سکھائے ہیں ترے آداب یا محبوبِ سبحانی
ترے ہی در سے سارے اولیا نے فیض پایا ہے ... وہ ذی رتبہ ہے تیرا باب یا محبوبِ سبحانی
ہوئے اک دم کے دم میں چار سو کافر مسلماں سب ... تمہارا دیکھ کر پیشاب یا محبوبِ سبحانی
تمامی اولیا نے سر جھکایا تیرے قدموں پر ... وہ ہوں افراد یا اقطاب یا محبوبِ سبحانی
"سقانی الحب کاسات الوصال" سے شہا مجھ کو ... پلا دے اب شرابِ ناب یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسولِ پاک میری کشتِ مقصد کو ... کر اپنے فضل سے سیراب یا محبوبِ سبحانی

نقیرِ قادری کی ہے تمنا یاد میں تیری
رہوں میں اور مرے احباب یا محبوبِ سبحانی

—— ⁂ ——

یہ دل دیتا ہے اَب ترغیب یا محبوبِ سبحانی | کہ تیرے در کی سوکھوں طیب یا محبوبِ سبحانی
گرے قدموں پہ سب اہلِ تقرب جب کہا تم نے | "انا فی حضرۃ التقریب یا محبوبِ سبحانی"
نہ مانا جس نے تیرا حکم، حکمِ حق سے ہے اسکو | ملی تنبیہہ او تادیب یا محبوبِ سبحانی
ترا فضل و کرم حافظ ہے میرا دین و دنیا میں | عدو ہیں گو پئے تخریب یا محبوبِ سبحانی
"واقدامی علیٰ عنق الرجال" جب کہا تم نے | رسولِ حق نے کی تصویب یا محبوبِ سبحانی
وسیلے سے نہ ہو فضلِ رسولِ پاک کے مجھکو | فشارِ قبر اور تعذیب یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری ہر دم رہے مدحت سرا تیرا
رہے جب تک دہن میں جیب یا محبوبِ سبحانی

تمہارا ذکر ہے کیا خوب یا محبوبِ سبحانی | کہ ہر مومن کو ہے مرغوب یا محبوبِ سبحانی
شہا مخدوم تو ہے باقی اولیا خادم | وہ ہوں سالک و یا مجذوب یا محبوبِ سبحانی
تری تقدیم کے اثبات میں جس نے کہ کی تاخیر | کمال اس کا ہوا مسلوب یا محبوبِ سبحانی
مناصب ہیں ولایت کے ترے قبضے میں کر دے تو | جسے چاہے اُسے منصوب یا محبوبِ سبحانی
اگر رندِ جہاں پر اک نظر بھی تیری پڑ جائے | وہ ہو خوش وضع خوش اسلوب یا محبوبِ سبحانی
ہوا ہے تجربہ سب دور اس کا رنج و کربت ہو | پکارے جب تجھے مکروب یا محبوبِ سبحانی
تجھے قلبِ حقائق کا ہے رتبہ قلب کی میرے | بدی نیکی سے کر مقلوب یا محبوبِ سبحانی
مٹا کر کفر کافر کا کیا دم بھر میں از ابدال | مٹا دے میرا اثم و حوب یا محبوبِ سبحانی
چھپا دے میرے عیبوں کو تمنا تجھ سے رکھتا ہے | ترا یہ بندۂ معیوب یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسول اپنی محبت مجھ کو کامل دے | وہ جیسے تھے ترے محبوب یا محبوبِ سبحانی

شہا نسبت فقیرِ قادری کے حکم اچھا ہو
کہ ہے تیری طرف منسوب یا محبوبِ سبحانی
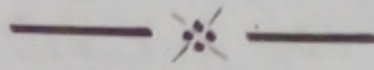
قافیہ (ت)

ہے مثلِ شمس تیری ذات یا محبوبِ سبحانی
ہیں سارے اولیا ذرات یا محبوبِ سبحانی

رسولِ پاک نے تم کو کیا شیخ المشائخ بھی
کہ تھے تم سیّد السادات یا محبوبِ سبحانی

تمامی اولیا کی گردنوں پر ہے قدم تیرا
عیاں کالشمس ہے یہ بات یا محبوبِ سبحانی

کراماتِ مشائخ خارقِ عادات ہوتے ہیں
ولے ہیں وہ ترے عادات یا محبوبِ سبحانی

مقامِ کُن فکاں قدرت سے حق کی ہے ملا تجھکو
روا کر میرے سب حاجات یا محبوبِ سبحانی

جمالِ پاک کو تیرے جو وقتِ نزع میں دیکھوں
تو بن جائیں مرے اوقات یا محبوبِ سبحانی

کرم کر مجھ پہ ہے حکم خدا سے تیرے ہاتھوں میں
کتابِ محو اور اثبات یا محبوبِ سبحانی

مجھے دو نعمتِ دینِ نبی اپنے خزانے سے
کہ میں دنیا پہ ماروں لات یا محبوبِ سبحانی

ترے ہی آسرے پر دشمنوں سے بحث کرتا ہوں
وہ سب کھائیں گے مجھ سے مات یا محبوبِ سبحانی

طفیلِ عزتِ فضلِ رسولِ پاک ﷺ تم مجھکو
بچا لو از ہمہ آفات یا محبوبِ سبحانی

تمنا ہے فقیرِ قادری کی ہو ترا جلوہ
دل و جاں میں مرے دن رات یا محبوبِ سبحانی
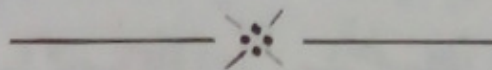
فرشتوں کے ہو تم منعوت یا محبوبِ سبحانی
ہے تم سے زینتِ ناسوت یا محبوبِ سبحانی

شرابِ وصلِ حق شربت ہے تیرا رات دن اور ہے | غذائے قرب تیرا قوت یا محبوبِ سبحانی

پڑھی جب آپ نے دریا کے پانی پر نماز آئی | قدم بوسی کو فوجِ حوت یا محبوبِ سبحانی

ترا میں مدح خواں ہوں جیسے بہرِ حضرت یوسف | ثمن میں لائی بڑھیا سوت یا محبوبِ سبحانی

ترے آثار سے ہر رنج کی تسکین ہوتی ہے | سکینہ کا سقا جیسوں تابوت یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک میری اب مدد فرما | کہ ہو جائیں عدو مبہوت یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری ہوں تیرے سنگِ در کا شیدا ہوں
کرے گا کیا درِ یاقوت یا محبوبِ سبحانی

تری ہے شش جہت میں صیت یا محبوبِ سبحانی | نہیں کچھ حاجتِ تصویت یا محبوبِ سبحانی

گذر آساں سرِ پل پر ہو جس دم تیرے قدموں سے | قدم کو ہو مرے تثبیت یا محبوبِ سبحانی

سیہ رُو ہوں قیامت میں مجھے تم سرخرو کرنا | کہ میرا ورد ہے کبریت یا محبوبِ سبحانی

جلالِ ذات والا کیا بیاں ہو بھاگ جاتے ہیں | تمہارے نام سے عفریت یا محبوبِ سبحانی

حضوری تیری ہو مجھکو علی الاطلاق ہر ساعت | بلا تقیید و بے توقیت یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک میرے جمع اعدا کی | کر اپنے حکم سے تشتیت یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کو دشمنانِ دیں پہ غالب رکھ
کر ان کی غیب سے تبکیت یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ث)

ترے تابع ہیں سب اغواث یا محبوبِ سبحانی | ہے قطبیت تری میراث یا محبوبِ سبحانی

تری تقدیم اہلِ دیں قدیما کرتے آئے ہیں
نہیں ہے یہ مرا اِحداث یا محبوبِ سبحانی

چھٹا دنیا کی بحثوں سے مجھے اَب صرف بھاتی ہیں
ترے اوصاف کی ابحاث یا محبوبِ سبحانی

تجھے سوتے میں تھا الہام ہوتا مثلِ بیداری
نہ تھیں خوابیں تری اضغاث یا محبوبِ سبحانی

مدد کیجے فقیرِ قادری کی قبر پر آ کر
اُٹھیں جب مُردے از اجداث یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ج)

ہے دیں کی تم نے کی ترویج یا محبوبِ سبحانی
جما عرفاں کا تم سے نہج یا محبوبِ سبحانی

تری ہی رُوح تھی معراج میں مرکب شہِ دیں کی
ہوئی کیا کیا تری تعریج یا محبوبِ سبحانی

خدا سے مصطفٰے سے مرتضٰی سے آپ تک پہنچا
خدا کا فیض بالتدریج یا محبوبِ سبحانی

پھنسا ہوں رنج و کُربت میں تمہیں اک دم میں آساں ہے
مصائب کی مرے تفریج یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کو دینِ حق پر استقامت دے
ہے شیطاں درپئے تعویج یا محبوبِ سبحانی

ترے در کا ہوں میں محتاج یا محبوبِ سبحانی
ٹلوں گا تجھ سے لے کر آج یا محبوبِ سبحانی

نہ عالم ہے نہ شاعر ہے ترا مدّاح قصباتی
ہے تیرے ہاتھ اس کی لاج یا محبوبِ سبحانی

ہمیشہ سے ہے تیری سلطنت ملکِ وِلایت میں
قیامت تک ہے تیرا راج یا محبوبِ سبحانی

جنود اللہ کا واللہ تو ہی میرِ لشکر ہے
مشائخ ہیں تری افواج یا محبوبِ سبحانی

تری مجلس کی عزّت کیلئے تشریف لاتے تھے
جنابِ صاحبِ معراج یا محبوبِ سبحانی

کمی کی کب ہے گنجائش خزانہ تیرا غیبی ہے
خدائی ہے ترا اِخراج یا محبوبِ سبحانی

سُنا جب تم صفا مروہ پہ آکر جلوہ کرتے ہو
ہوئے ہیں مست کیا حجاج یا محبوبِ سبحانی

کرم تیرے غلاموں کا ہو جس پر اُس کو دیتے ہیں
سلاطیں دل سے نذر و باج یا محبوبِ سبحانی

جو تم ہو نا خدا پھر کیوں ہو کشتی بحرِ آفت میں
غریقِ لُجّۂ امواج یا محبوبِ سبحانی

بچا لو مجھکو آفت سے پئے فضلِ رسول اَب تم
نہ ہونے دو مجھے تاراج یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کی ہے تری نعلین سے عزّت
نہیں درکار تخت و تاج یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ح)

میں کہہ کر پہلے یا فتّاح یا محبوبِ سبحانی
ترا ہوتا ہوں اَب مدّاح یا محبوبِ سبحانی

خوشی کے تیرے دستخط چاہتا ہوں شاعروں کی ہے
مجھے کیا حاجتِ اِصلاح یا محبوبِ سبحانی

مُقفّل کس طرح بابِ مقاصد ہو سکتا میرا
کہ تیرا نام ہے مفتاح یا محبوبِ سبحانی

فتوحاتِ کرم کا کیوں نہ ہو مفتوح دروازہ
ہے تجھ سے مجھکو استفتاح یا محبوبِ سبحانی

ترے احکام ہیں سب عالمِ اجسام پر نافذ
ترے قبضے میں ہیں ارواح یا محبوبِ سبحانی

ہزاروں کی کری حاجت روا للہ اَب کر دو
مرے مقصد کا بھی انجاح یا محبوبِ سبحانی

کری جب شاہ مستنجد نے خواہش سیب کی تم نے
منگا یا غیب سے تفّاح یا محبوبِ سبحانی

مری کشتی ہے گر بحرِ مصیبت میں تو کیا غم ہے
تصوّر ہے ترا ملّاح یا محبوبِ سبحانی

نکالوں حوصلہ سر کا جو تیرے آستانے کی   نظر آئیں مجھے الواح یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسول اب پوری کر حاجت کہ واضح ہے   نہیں کچھ حاجتِ ایضاح یا محبوبِ سبحانی
فقیرِ قادری ہوں تم سے تم کو چاہتا ہوں میں
بصد منّت بصد الحاح یا محبوبِ سبحانی

خدائی کے ہو تم ممدوح یا محبوبِ سبحانی   حبیبِ حضرتِ سُبّوح یا محبوبِ سبحانی
خدا کے فضل و احسان و کرم سے بارہا تم نے   تنِ مُردہ میں ڈالی رُوح یا محبوبِ سبحانی
گرائی تیرے اُوپر سقف سے جب موش نے مٹی   گرا ہو کر وہیں مذبوح یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسولِ پاک میرے دل پہ فرما دے   درِ فضل و کرم مفتوح یا محبوبِ سبحانی
فقیرِ قادری کو مرہمِ صحت عطا کر دے
دل اس کا غم سے ہے مجروح یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (خ)

طریقت کے جو ہیں اشیاخ یا محبوبِ سبحانی   وہ ہیں سب تیرے برگ و شاخ یا محبوبِ سبحانی
کہاں ممکن کہ پہنچے طائرِ فکر اس کے زینے کو   وہ عالی ہے تمہارا کاخ یا محبوبِ سبحانی
ترے ایماسے بچے بیضۂ بریاں سے جب نکلے   تحیر میں رہا طبّاخ یا محبوبِ سبحانی
جو دس سو کا ہو اِک بیضہ تری سرکار کا پھر کیوں   نہ ٹھیریں بے بہا افراخ یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کی عیب پوشی لطف سے کرنا
کرم سے گر وہ ہو گستاخ یا محبوبِ سبحانی
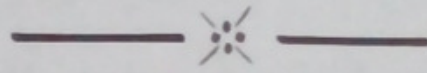
ہے تیرِ حق تری توبیخ یا محبوبِ سبحانی
نمونہ جس کا ہے مریخ یا محبوبِ سبحانی

تری نعلین نے ظالموں کو کیا سزا جا کر
جو مظلوموں نے ماری چیخ یا محبوبِ سبحانی

رکھا قلبِ حقائق ید میں حق نے مَس اگر کر دے
تو چاندی میں ہو زر زرنیخ یا محبوبِ سبحانی

عظامِ مرغ کو تھا تم نے زندہ کر دیا جس کے
کبابوں کی لگی تھی سیخ یا محبوبِ سبحانی

ہوا مدت کو کافی اِک مُسافر کو دیا جس دم
ترے خادم نے اک بطیخ یا محبوبِ سبحانی

ترا سالِ تولّد "عشق و معشوقِ الٰہی" ہے
خدا سے وصل کی تاریخ یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کا نسخِ غم کر دے کہ ہے تجھکو
ملی تکوین اور تنسیخ یا محبوبِ سبحانی
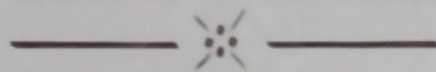
قافیہ (د)

مٹا دے اَب مرا دُکھ درد یا محبوبِ سبحانی
کہ سب دُھل جائے غم کی گرد یا محبوبِ سبحانی

کرامت میں کرم میں ہے شہِ مرداں کا تو وارث
کیا عورت کو تو نے مرد یا محبوبِ سبحانی

غضب سے تیرے اِک ساعت میں آدھا جل گیا بغداد
ہوا رُخ سب کا ڈر سے زرد یا محبوبِ سبحانی

مگر جب اولیا نے عاجزی سے عرض کی تم سے
ہوئی فی الفور آتش سرد یا محبوبِ سبحانی

تمہیں اقطاب میں اکمل ہو اور اوتاد میں افضل
تمہیں افراد میں ہو فرد یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک میرے غنچۂ دل کو — خوشی سے کر دو مثلِ وَرد یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کو لو بچا ان سے جو ساتھ اس کے
دغا کی کھیلتے ہیں فَرد یا محبوبِ سبحانی

غمِ دُوری سے ہوں ناشاد یا محبوبِ سبحانی — ذرا سُن لو مری فریاد یا محبوبِ سبحانی

ترے قدموں کو حکمِ حق سے اپنے سر پہ رکھتے تھے — سبھی اَقطاب اور افراد یا محبوبِ سبحانی

کیا اِقرار رفعت کا تری حضرت رفاعی نے — ترے حمّاد تھے حمّاد یا محبوبِ سبحانی

لقب غوثِ دو عالم ہے ترا سارے زمانے میں — مجھے بھی غم سے کر آزاد یا محبوبِ سبحانی

کیا انکار جس نے آپ کی تقدیم سے شاہا — ہوا فی الفور وہ برباد یا محبوبِ سبحانی

ترے ہی دم قدم سے رشکِ باغِ خلد ہے بیشک — فضائے حضرتِ بغداد یا محبوبِ سبحانی

فنا کر یاد میں اپنی مجھے ایسا کہ تیری ہی — رہے آٹھوں پہر بس یاد یا محبوبِ سبحانی

نہیں ہے خوف کچھ مجھ کو سُنا جب سے کیا تم نے — مُریدی لاتخف ارشاد یا محبوبِ سبحانی

بچا لو مجھ کو میرے غوث اعظم حسبتہً للّٰہ — زِ شرّ فتنۂ حُسّاد یا محبوبِ سبحانی

غلامِ خاندانی ہوں کہ تیرے در کے خادم تھے — مرے والد مرے اَجداد یا محبوبِ سبحانی

رہیں فضل و کرم سے تیرے ہر دم خُرّم و شاداں — مرے احباب اور اَولاد یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک ہے تجھ سے طلب کرتا
فقیرِ قادری امداد یا محبوبِ سبحانی

لکھوں کیا تیرا فضل وجود یا محبوبِ سبحانی — قلم سے کب ہو وہ محدود یا محبوبِ سبحانی

ہوا جو منحرف درگاہ سے تیری کیا اُس کو
خدائے پاک نے مردود یا محبوبِ سبحانی

نہیں ہے کچھ کمی فضل و کرم سے حق کے ہے ہر شئے
خزانے میں ترے موجود یا محبوبِ سبحانی

رکھی حق نے سعادت اور شقاوت تیرے قبضے میں
مجھے للّٰہ کر مسعود یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک مجھکو نیک کر جیسے
جہاں میں وہ ہوئے محمود یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری طالب ہے اَب ایسی حضوری کا
کہ ہر ساعت ہو تم مشہود یا محبوبِ سبحانی

مرے حق میں وہی ہے عید یا محبوبِ سبحانی
ترے در کی ہو جس دن دید یا محبوبِ سبحانی

"مریدی لاتخف" اپنی زبانِ گوہر افشاں سے
کہا ہے تم نے بالتاکید یا محبوبِ سبحانی

بمجدِ حضرتِ عبدالمجیدِ پاک رکھ ہر دم
مجھے باعزت و تمجید یا محبوبِ سبحانی

بفضلِ حضرتِ فضلِ رسولِ پاک کر میری
کرم سے اپنے تو تائید یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کی نزع میں ہو لطف سے تیرے
زباں پر کلمۂ توحید یا محبوبِ سبحانی
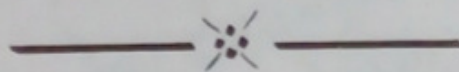
قافیہ (ذ)

ثنا سے تیری استلذاذ یا محبوبِ سبحانی
ہے غم سے باعثِ انقاذ یا محبوبِ سبحانی

"بحکمی نافذ" سے تھے ملائک خلق میں کرتے
ترے احکام کا انفاذ یا محبوبِ سبحانی

ہوئے باطن میں تم پیروں کے پیر اور علمِ ظاہر میں
تم اُستاذوں کے ہو اُستاذ یا محبوبِ سبحانی

سوادِ اعظمِ اُمّت کا تو ہی غوث اعظم ہے　　وہ ناری ہے ہوا جو شاذ یا محبوبِ سبحانی
وہ ہے تاثیر تیرے نام میں جس کے وسیلے سے　　مٹے شیطاں کا استحواذ یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسولِ پاک بچا شیطاں سے کرتا ہوں　　تمہارے در پہ استعواذ یا محبوبِ سبحانی
فقیرِ قادری در سے ترے محروم کیوں جائے
ہے تو فیاض وہ اغاذ یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ر)

لکھوں کیا آپ کی توقیر یا محبوبِ سبحانی　　قلم کانپا دم تحریر یا محبوبِ سبحانی
نسب ہے آپ کا ایسا کہ دادا اور نانا تھے　　جنابِ شبّر و شبّیر یا محبوبِ سبحانی
خدا نے غوث اعظم کر کے رکھدی اسم اعظم کی　　تمہارے نام میں تاثیر یا محبوبِ سبحانی
بلاد اللہ ملکی تحت حکمی" کہہ کے سب عالم　　بحکم حق کیا تسخیر یا محبوبِ سبحانی
قدم تیرا جو سب اقطابِ عالم کے سروں پر ہے　　ہے خاک اس کی بہ از اکسیر یا محبوبِ سبحانی
زمیں سے تا فلک ہے دھوم دھام اب نام والا کی　　نہیں کچھ حاجتِ تقریر یا محبوبِ سبحانی
تمامی خاندانوں میں ترا ہی فیض جاری ہے　　کہ سب پیروں کا ہے تو پیر یا محبوبِ سبحانی
"حکمی نافذ" کی خاص ترکش سے مری خاطر　　مخالف کے لگے اک تیر یا محبوبِ سبحانی
توسّل سے ملے فضلِ رسولِ پاک کے مجھ کو　　ترے ملنے کی اب تدبیر یا محبوبِ سبحانی
فقیرِ قادری ہوں نام سے تیرے ہوئی اچھی
بحمد اللہ مری تقدیر یا محبوبِ سبحانی

کرم میں اَب نہ ہو کچھ دیر یا محبوبِ سبحانی
ہے آنکھوں میں مری اندھیر یا محبوبِ سبحانی

جسے لنگر کا تیرے ایک دانہ بھی میسّر ہو
اُسے برکت ہو لاکھوں سیر یا محبوبِ سبحانی

سُنا ہے تو قضا حکمِ خدا سے پھیر دیتا ہے
مری قسمت کا پھیر اَب پھیر یا محبوبِ سبحانی

شہا پوتا ہے تو مشکل کُشا کا حکمِ حق سے تھے
ترے دادے خدا کے شیر یا محبوبِ سبحانی

میں ہوں مورِ ضعیف اور نفس میرا مارِ مار اسکو
طفیلِ خواجۂ اجمیر یا محبوبِ سبحانی

حسد جو مجھ سے رکھتے ہیں ستاتے ہیں زبردستی
مری خاطر اُنھیں کر زیر یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری مدّت سے ترا یہ پیاسا ہے
پلا کر جام کر دے سَیر یا محبوبِ سبحانی

مجھے خیرات میں دے خیر یا محبوبِ سبحانی
ضرر کھو دے مٹا دے ضیر یا محبوبِ سبحانی

شہا تو بازِ اشہب اس فضا کا ہے جہاں پہنچے
نہ ہرگز فکر کا بھی طیر یا محبوبِ سبحانی

مرے ایماں کو ثابت رکھ کہ وقتِ امتحاں یہ ہے
بُلاتے بُت ہیں سوئے دیر یا محبوبِ سبحانی

بچالے مجھ کو ان کے شر سے جو مجھ بے سروپا سے
بہ دل رکھتے ہیں بغض و بیر یا محبوبِ سبحانی

نہ پایا پر نہ پایا اولیا میں تیرا ہم پایہ
کیا میں نے جہاں کا سیر یا محبوبِ سبحانی

خبر جلدی پئے فضلِ رسول اب میری لے للّٰہ
کہ ہے حالت مری اب غیر یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کو حق پہ رکھ ثابت قدم شاہا
نہ پھسلے پُل پہ اس کا پیر یا محبوبِ سبحانی

دیا وہ حق نے تم کو زور یا محبوبِ سبحانی
زمیں سے تا فلک ہے شور یا محبوبِ سبحانی

مرا یہ نفسِ سرکش ہے اسے مغلوب کر کے کر دے | مرے قبضے میں اس کی ڈور یا محبوبِ سبحانی
شہا دستِ کرم سے تو نے مفلوجوں کو صحت دی | کئے بینا ہزاروں کور یا محبوبِ سبحانی
یہی شانِ کریمانہ ہے شاہا بہرہ ور جب ہو | سلیماں کے کرم سے مور یا محبوبِ سبحانی
نہ پھیرا تو نے رحمت سے شہا محروم اسکو بھی | ترے گھر میں جو آیا چور یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسول اب مجھکو تو افضال سے اپنے | بنا لے اپنا فضلہ خور یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کو تم جوابِ قبر سکھلانا
منوّر کر کے اس کی گور یا محبوبِ سبحانی

مدد ہو اب مری فی الفور یا محبوبِ سبحانی | کہ اب لوگوں کا بدلا طور یا محبوبِ سبحانی
جو ظاہر میں بالطاف و عنایت پیش آتے ہیں | وہی کرتے ہیں چھپ کر جور یا محبوبِ سبحانی
ثریٰ سے تا ثریّا تیری ثروت ہے عیاں شاہا | ہے ثوراں رعب کا تا ثور یا محبوبِ سبحانی
مکرّم تجھ سے تھا برج عجم جیوں جدِّ امجد سے | ترے غارِ حرا و ثور یا محبوبِ سبحانی
ترے ہی در سے شاہا سب مدارِ کارِ دوراں ہے | فلک کا جب تلک ہے دَور یا محبوبِ سبحانی
مجھے غیروں سے کیوں غیرت نہ ہو بندہ ہوں میں تیرا | شہا ہے یہ مقامِ غور یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری ہوں ہے بھروسا ذاتِ والا پر
کہ حامی ہے نہ میرا اور یا محبوبِ سبحانی

ثنا سے ہوں تری معذور یا محبوبِ سبحانی | زباں عاجز قلم مکسور یا محبوبِ سبحانی
تری مدحت سرائی کام کب ہے مجھ سے عاجز کا | مگر کرتا ہے دل مجبور یا محبوبِ سبحانی

نہ شاعر ہوں نہ فنِ شاعری سے مجھکو کچھ مطلب
فقط ہے جوشِ دل مسطور یا محبوبِ سبحانی

رسول اللہ کا جب تم نے چاٹا تھوک فوراً تم
فصاحت میں ہوئے مشہور یا محبوبِ سبحانی

قدم رکھنے کے سارے اولیا کی گردنوں پر تم
بامرِ حق ہوئے مامور یا محبوبِ سبحانی

تجھے دی قادرِ برحق نے جو قدرت بیاں کیا ہو
بھلا کس کا ہے یہ مقدور یا محبوبِ سبحانی

بجھا دے آتشِ حرماں پلا دے شربتِ ایماں
مئے عرفاں سے رکھ مخمور یا محبوبِ سبحانی

"وجدی صاحبِ العینِ الکمال" کے تصدق میں
بعینِ مجد رکھ منظور یا محبوبِ سبحانی

"عبدالقادر المشہور امی" کے تصدق میں
بھلائی دے بدی کر دور یا محبوبِ سبحانی

تمنا ہے مرے مولا کہ اب دنیا و عقبیٰ میں
نہ رکھ ہرگز مجھے رنجور یا محبوبِ سبحانی

مرے احباب اور اولاد کو بھی دونوں عالم میں
سدا رکھ خرم و مسرور یا محبوبِ سبحانی

بوقتِ نزع باایماں رہوں امن و اماں کیساتھ
کہ شیطاں جس سے ہو مقہور یا محبوبِ سبحانی

جوابِ قبر بھی تلقین کرنا تم ذرا کر کے
قدم سے گور کو پُرنور یا محبوبِ سبحانی

دکھا کر اپنی صورت تم مری وحشت مٹا دینا
عیاں جس دم ہو نفخ صور یا محبوبِ سبحانی

عبورِ پل صراط آساں ہو تیری دستگیری سے
کہ ہے وہ راہ بس مخطور یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسول اب فضل کر تو مجھ پہ تھا جن پر
ترا فضل و کرم موفور یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری پر لطف کرنا روزِ محشر ہو
غلاموں میں ترے محشور یا محبوبِ سبحانی

ہوا تجھ سے جسے انکار یا محبوبِ سبحانی
خدا اس سے ہوا بیزار یا محبوبِ سبحانی

طریقت کے تمہیں شیخ المشائخ ہو زمانے میں
شریعت کے ہو تم سردار یا محبوبِ سبحانی

ترے اسرار کا شاہا احاطہ کس سے ممکن ہے
کر قاصر ہے بیاں گفتار یا محبوبِ سبحانی

ترے سِر کمال ظاہر و باطن کا شمہ ہے
کتابِ بہجۃ الاسرار یا محبوبِ سبحانی

قدم ہے گردنوں پر اولیا اللہ کے تیرے
وہ سب ہیں تیرے تابعدار یا محبوبِ سبحانی

ہے مشہور جہاں حال پریشاں شیخ صنعاں کا
کیا تھا کچھ جو استکبار یا محبوبِ سبحانی

خدا کے فضل سے رہتے تھے میرے باپ دادے بھی
ترے ہی عشق میں سرشار یا محبوبِ سبحانی

جناب فیض احمد محی دیں تھے میرے بھائی بھی
فدا و فدوی سرکار یا محبوبِ سبحانی

توسل ان سے کرتا ہوں ترے دربار عالی میں
ادھر بھی ہو نظر اک بار یا محبوبِ سبحانی

ترے افضال سے شاہا رہیں سب خرم و شاداں
مری اولاد و خویش و یار یا محبوبِ سبحانی

فقیر قادری پر بھی کرم ہو اس تمنا میں
کھڑا ہے وہ سرِ دربار یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ز)

عیاں ہے تم پہ میرا راز یا محبوبِ سبحانی
نہ مونس ہے نہ ہے دمساز یا محبوبِ سبحانی

تمہاری ذاتِ والا سے کیا اللہ نے ظاہر
رسول اللہ کا اعجاز یا محبوبِ سبحانی

رسول اللہ کے نائب ہو تم چہرے سے ظاہر ہے
وہی جلوہ وہی انداز یا محبوبِ سبحانی

رسول اللہ کا ہے تیری گردن پر قدم شاہا
بجا ہے تم کو کرنا ناز یا محبوبِ سبحانی

رکھا سب اولیا کی گردنوں پر ہے قدم تم نے
ملا ہے تم کو یہ اعزاز یا محبوبِ سبحانی

تمہیں ہو غوثِ اعظم قطبِ عالم سید الافراد
بہر حالت ہو تم ممتاز یا محبوبِ سبحانی

کہاں ہے دوسرے افراد کو تجھ سے بھلا نسبت　　وہ ہیں کنجشک اور تو باز یا محبوبِ سبحانی

شرابِ صاف سے کر دو صفا تم قلب کو میرے　　کہ سب مٹ جائے حرص و آز یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک کرنا خلد میں مجھ پر　　کرم کا لطف کا در باز یا محبوبِ سبحانی

فقیر قادری کو نام کا تیرے سہارا ہے
نہیں کچھ اور برگ و ساز یا محبوبِ سبحانی

ترا در ہے وہ نور افروز یا محبوبِ سبحانی　　کہ ہے خور جس سے فیض اندوز یا محبوبِ سبحانی

جو چاٹے خاک تیرے در کی اسکے آگے ہے　　فلاطوں طفلِ نوآموز یا محبوبِ سبحانی

جو دیوانہ ہے تیرے عشق کا بیشک وہ فرزانہ　　سرافرازی سے ہے فیروز یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک اپنے فضل کا شربت　　پلا کر کھو دے دل کا سوز یا محبوبِ سبحانی

فقیر قادری کی آبرو رکھنا کرم سے ہو
خدا کا سامنا جس روز یا محبوبِ سبحانی

ترا ہوں بندۂ ناچیز یا محبوبِ سبحانی　　نہیں گو مجھ کو کچھ تمیز یا محبوبِ سبحانی

سلاطینِ جہاں کے تخت سے برتر ہے رتبے میں　　حریمِ پاک کی دہلیز یا محبوبِ سبحانی

اگر حسّاد چاہیں لاکھ ذلّت کچھ نہیں پروا　　تری درکار ہے تعزیز یا محبوبِ سبحانی

کسائی خلعتہٗ "بطرآز عزم" سے خدا نے کی　　ترے ملبوس کی نطریز یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری ہے جاں بلب للّٰہ فرماؤ
دوائے دردِ دل تجویز یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (س)

"طُوبٰی فی السّما" کا کوس یا محبوبِ سبحانی
دلی سُن کر ہوئے پابوس یا محبوبِ سبحانی
وہ ہو مستغرق دریائے لطفِ حق پڑے جس پر
کرم کی تیرے کچھ بھی اُوس یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسولِ پاک مجھ سے دُور کر جلدی
بُرائی کو ہزاروں کوس یا محبوبِ سبحانی
فقیرِ قادری مہجور ہے تیری حضوری سے
نہ ہووے اس کو کیوں افسوس یا محبوبِ سبحانی

انیسِ مشہدِ تقدیس یا محبوبِ سبحانی
رئیسِ مسندِ تدریس یا محبوبِ سبحانی
ریاست کا تری جو علم میں عرفاں کے منکر ہے
وہ ہے ابلیس پر تلبیس یا محبوبِ سبحانی
اشارے سے ترے اِک بار فاسق سب ہوئے کامل
کہ تھے وہ ایک سو چالیس یا محبوبِ سبحانی
توسّل تجھ سے کرتا ہوں میں پیرانِ طریقت کا
کہ ہیں تم تک وہ سب اکیس یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسولِ اَب دولتِ دارین سے بھر دے
فقیرِ قادری کا کیس یا محبوبِ سبحانی

ملے جس کو ترا ملبوس یا محبوبِ سبحانی
نہ قیدِ غم میں ہو محبوس یا محبوبِ سبحانی
ترے ذکرِ مبارک کا نہ عاشق جو ہے بیشک ہے
بڑا محروم وہ منحوس یا محبوبِ سبحانی
ترے روضے کی جالی سے فروغ جلوۂ عرفاں
بچشم سر ہوا محسوس یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسول اب مجھکو ہر دم ہر گھڑی ہر پل
رکھ اپنے ذکر سے مانوس یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کو بس تری امیدواری ہے
نہ کرنا اس کو تو مایوس یا محبوبِ سبحانی

بلا لو مجھ کو اپنے پاس یا محبوبِ سبحانی
نہ توڑو اب یہ میری آس یا محبوبِ سبحانی

کہاں ممکن ہے تیرا وصف گو دریا سیاہی ہوں
وگر پتے ہوں سب قرطاس یا محبوبِ سبحانی

رسول اللہ نے تخصیص سے بیشک کیا تم کو
لباسِ خاص کا الباس یا محبوبِ سبحانی

کہاں پہنچے دگر افراد تیری خاص خلوت میں
ترا "مخدع" میں ہے اجلاس یا محبوبِ سبحانی

تری تقدیم کو تسلیم کرتے ہیں خدا والے
عقیل و ماجد و دبّاس یا محبوبِ سبحانی

جہاں میں جتنے ہیں افراد یا اقطاب تم بیشک
سبھوں کے ہو رئیس و راس یا محبوبِ سبحانی

نہ پایا کوئی کامل تجھ سا نیچے چرخِ اخضر کے
یہ بولے خضر بو العبّاس یا محبوبِ سبحانی

تمہارے دامنِ دولت کو جو پکڑے عقیدت سے
نہ دیکھے صورتِ افلاس یا محبوبِ سبحانی

سقانی الحبّ کا ساتُ الوصال کے تصدق میں
مجھے دو وصل کا اک کاس یا محبوبِ سبحانی

رہِ عقبیٰ میں مولیٰ میری ایسی دستگیری ہو
نہ ہو خطرہ نہ ہو وسواس یا محبوبِ سبحانی

تمہارے نامِ نامی کو کسی امید سے جو لے
نہ پھٹکے پاس اس کے یاس یا محبوبِ سبحانی

وبا کی ہے دوا حکمِ خدائے پاک سے بیشک
تمہارے مدرسہ کی گھاس یا محبوبِ سبحانی

تمنّا ہے یہ فضلِ رسول اب یاد میں تیری
کٹیں باقی یہ چند انفاس یا محبوبِ سبحانی

غلامِ خاندانی ہے فقیرِ قادری دل سے
ہے عالم اس کا ربّ الناس یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ش)

میں اُڑ کر پہنچوں تم تک کاش یا محبوبِ سبحانی
ہے مدت سے تری تلاش یا محبوبِ سبحانی

شہا میں تھر کے تیرے حوالے اُنکو کرتا ہوں
جو مجھ سے رکھتے ہیں پرخاش یا محبوبِ سبحانی

تری تصویر کیا کھینچے کہ صورت دیکھ کر شاہا
تری حیراں ہوا نقاش یا محبوبِ سبحانی

ابھی باغ مرادات دوعالم میرا پھل لاوے
اگر دے مجھکو تو اک قاش یا محبوبِ سبحانی

ترا شمس حکومت تا ابد ہے خلق میں رخشاں
جو منکر ہے وہ ہے خفاش یا محبوبِ سبحانی

پئے فضل رسول اللہ کر مجھکو غنی شاہا
کہ ہوں میں مفلس و قلاش یا محبوبِ سبحانی

فقیر قادری ہے مدح خواں للہ اک باری
زباں سے کہدو تم شاباش یا محبوبِ سبحانی

لکھے کیا فکرِ دور اندیش یا محبوبِ سبحانی
ترا رتبہ ہے بیش از بیش یا محبوبِ سبحانی

ترے نام مبارک کے توسل سے نیستاں میں
ہوئے ہیں شیر مثل میش یا محبوبِ سبحانی

امامِ اہلِ باطن بادشاہِ اہلِ ظاہر ہے
ترے سب ہیں عقیدت کیش یا محبوبِ سبحانی

مرا فی الفور عقرب جسم اطہر پر ترے جس دم
خطا سے اُس نے مارا نیش یا محبوبِ سبحانی

شفاخانے سے تیرے مرہمِ صحت کا خواہاں ہے
فقیرِ خستہ و دل ریش یا محبوبِ سبحانی

رہیں فضلِ رسولِ پاک سے تیری غلامی میں
مرے سب اقربا و خویش یا محبوبِ سبحانی

یہ دیوانِ فقیرِ قادری مقبول کر لینا
تری خدمت میں ہو جب پیش یا محبوبِ سبحانی

بھرا ہے دل میں میرے جوش یا محبوبِ سبحانی
رہا جاتا نہیں خاموش یا محبوبِ سبحانی

قدم سے ہے شہنشاہِ رسل سردارِ عالم کے
ہوا ممتاز تیرا دوش یا محبوبِ سبحانی

یہی باعث ہے جو سب اولیا جملہ سلاسل کے
تری ہیں چومتے پاپوش یا محبوبِ سبحانی

ثنا کا تیری لکھنا پڑھنا سننا چاہتے ہیں بس
مرے دست و زبان و گوش یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک ﷺ کر مجھ کو دو عالم میں
دُرِ مقصد سے ہم آغوش یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کی ہے تمنا رات دن اس کو
رکھ اپنے عشق میں مدہوش یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ص)

وہ رتبے تم نے پائے خاص یا محبوبِ سبحانی
ہے حیراں فکر کا غوّاص یا محبوبِ سبحانی

وہ ہو جاتا ہے مخصوصوں میں داخل حق تعالیٰ کے
جسے ہو آپ سے اخلاص یا محبوبِ سبحانی

ظفر پائی مظفر نے سفر میں اور قضا بدلی
کیا جب تم سے استخلاص یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک اپنے خاص لنگر سے
عطا کر مجھکو چند اقراص یا محبوبِ سبحانی

کرو نظمِ فقیرِ قادری پر صاد خوش ہوکر
کہ ہو ہر موئے تن رقاص یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ض)

جہاں ہے سب ترا مقبوض یا محبوبِ سبحانی
اطاعت ہے تری مفروض یا محبوبِ سبحانی

وہ منصب ہے قدم کا آپ کے رفعت میں ہیں جس سے ۔۔۔ رقابِ اولیا مخفوض یا محبوبِ سبحانی

لیا حق میں مریدوں کے ہے حق سے آپ نے جو عہد ۔۔۔ کہاں ممکن کہ ہو منقوض یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسول اعزاز سے عقبیٰ میں رکھ مجھکو ۔۔۔ نہ دنیا میں رہوں مقروض یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کو ہر گھڑی خدمت میں رکھ اپنی

یہی خدمت میں ہے معروض یا محبوبِ سبحانی

ہے فضلِ رب سے تو فیاض یا محبوبِ سبحانی ۔۔۔ روا کر میرے سب اغراض یا محبوبِ سبحانی

کئے حق نے حقائق دہر کے قبضے میں سب تیرے ۔۔۔ جواہر ہوں و یا اعراض یا محبوبِ سبحانی

اطبا جن سے عاجز آ گئے ادنیٰ اشارے سے ۔۔۔ مٹائے تو نے وہ امراض یا محبوبِ سبحانی

مجالس میں تری کفار ایماں لائے اور تائب ۔۔۔ ہوئے ہیں بار ہا رفاض یا محبوبِ سبحانی

کرے جو آپ کی تنقیص کترے ہے زباں اسکی ۔۔۔ خدا کے قہر کی مقراض یا محبوبِ سبحانی

جو منکر ہے تری عظمت کا بیشک اُس شقی سے ہیں ۔۔۔ نبی ناخوش خدا ناراض یا محبوبِ سبحانی

عنایت کی نظر سے ہو توجہ عمر بھر مجھ پر ۔۔۔ نہ کر مجھ سے کبھی اعراض یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسول اب دولتِ فقر و غنا دے کر ۔۔۔ بچا از قرض و استقراض یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری مدّاح تیرا ہے یہی بس ہے

نہ زاہد ہے نہ ہے مُرتاض یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ط)

جہاں دفتر ہو گو مبسوط یا محبوبِ سبحانی ۔۔۔ ترا ہو وصف کیا مضبوط یا محبوبِ سبحانی

حصولِ رتبہ سارے اولیائے حق کو تیری ہی | قدمبوسی سے ہے مشروط یا محبوبِ سبحانی

ترا وہ حکمِ محکم ہے کہ ہے عالم کا حل و عقد | ترے احکام سے مربوط یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک وہ دے جام مجھ کو جو | ترے فضل سے ہو مخلوط یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کی یہ جبیں تیری غلامی سے
بفضل و مجد ہے مخطوط یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ظ)

تجھے ہے لوحِ حق محفوظ یا محبوبِ سبحانی | ہے قولِ حق ترا ملفوظ یا محبوبِ سبحانی

زبانِ پاک کو اپنی ہلا کر مجھ کو بھی کر دے | کرم سے لطف سے محظوظ یا محبوبِ سبحانی

مٹا دے میری کربت اپنی برکت سے کہ میں بےحد | ہوا ہوں عاجز و مکظوظ یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک رکھ دارین میں مجھکو | بلا سے رنج سے محفوظ یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کو فضل سے ہر لحظہ ہر ساعت
بعینِ مجد رکھ ملحوظ یا محبوبِ سبحانی

جواہر ہیں ترے الفاظ یا محبوبِ سبحانی | فدا ہیں جن پہ سب وعّاظ یا محبوبِ سبحانی

کیا تا پانزدہ سال آپ نے اک پایہ ہر شب ختم | کہ حیراں ہو گئے حفّاظ یا محبوبِ سبحانی

جو نعمت طالعِ بیدار سے سوتے میں تم پاتے | نہ پاتے تھے اُسے ایقاظ یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسول آفت سے رکھ محفوظ جب تجھکو | پکاروں بہرِ استحفاظ یا محبوبِ سبحانی

دُعا ہے ہو فقیرِ قادری کے بختِ خفتہ کا
قدم سے تیرے استیقاظ یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ع)

علم تیرا وہ ہے مرفوع یا محبوبِ سبحانی
کہ سب طالع ہیں تو متبوع یا محبوبِ سبحانی

جو کچھ اوصاف خیلِ اولیا میں ہیں عیاں تیرے
وہ ہیں اوروں سے کب مسموع یا محبوبِ سبحانی

قیامت تک رہے گا فیض والا ہر گھڑی جاری
کہاں ممکن کہ ہو مقطوع یا محبوبِ سبحانی

کمالِ صدق و عدل و حلم و علمِ چار یارِ پاک
ہوا ہے آپ میں مجموع یا محبوبِ سبحانی

ندا اک روز آئی ہیں روا سب تم کو جتنے امر
شریعت میں ہیں نامشروع یا محبوبِ سبحانی

پڑھی فی الفور لاحول آپ نے جس دم بفضلِ ربّ
ہوا شیطاں وہیں مدفوع یا محبوبِ سبحانی

نہ کھایا آپ نے کھانا بغیر از امرِ حق ہرگز
پکارا گرچہ نفس الجوع یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک بحرِ فیض سے اپنے
مجھے بھی دیدے اک ینبوع یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری ہوں نعمتوں کا تجھ سے طالب ہوں
نہ رکھ انعام سے ممنوع یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (غ)

مٹا دے دل سے غم کا داغ یا محبوبِ سبحانی
کھلا دے اب خوشی کا باغ یا محبوبِ سبحانی

برنگ صبغۃ اللہ مجھ کو بھی رنگ لے کر یہی کا — نبی کی تو ہی ہے صباغ یا محبوب سبحانی

پذیرا کیجئے آداب تسلیمات کرتا ہوں — تری خدمت میں اب ابلاغ یا محبوب سبحانی

پئے فضل رسولِ پاک اپنے فضل و نعمت کا — کرم سے مجھ پہ کر اسباغ یا محبوب سبحانی

فقیرِ قادری کو خوف کیا حاسد سے ممکن ہے
ہُما کا ہو مقابل زاغ یا محبوب سبحانی

قافیہ (ف)

ہے رتبہ آپ کا معروف یا محبوب سبحانی — جہاں ہے آپ کا مشغوف یا محبوب سبحانی

رسالت کی نیابت سے ولایت کی ریاست سے — کیا حق نے تمہیں موصوف یا محبوب سبحانی

تو ہی ہے شہسوارِ معرفت کر میری جانب بھی — عنانِ عاطفت معطوف یا محبوب سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک اپنی یاد دے مجھکو — اسی خدمت میں رکھ مصروف یا محبوب سبحانی

فقیرِ قادری کی عیب پوشی حشر میں کرنا
نہ پردہ اس کا ہو مکشوف یا محبوب سبحانی

کروں میں کیا تری توصیف یا محبوب سبحانی — کہ ہر جا ہے تری تعریف یا محبوب سبحانی

ملا قدرت کا منصب اور قلوب اہلِ عالم کی — خدا نے تجھکو دی تصریف یا محبوب سبحانی

سنا دعوت میں تم ہفتاد کس کی آن واحد میں — ہر اک جا لے گئے تشریف یا محبوب سبحانی

فتوحِ غیب پائے اور جواہر رحمتِ حق کے — پڑھے جو آپ کی تالیف یا محبوب سبحانی

مریدی لاتخف پڑھ کر فقیرِ قادری خوش ہے
عدو کرتے ہیں گو تخویف یا محبوبِ سبحانی

ہوا عاجز ترا وصّاف یا محبوبِ سبحانی — کہ ہے تو جامع الاوصاف یا محبوبِ سبحانی
عمل میں علم میں عرفاں میں اولیٰ الاولیا ہے تو — نسب میں اشرف الاشراف یا محبوبِ سبحانی
تصرف کیا لکھوں تیرا کہ تھا خود صیرفی قدر — تری سرکار کا صرّاف یا محبوبِ سبحانی
کیا تھا صدر شیخ سہروردی ہاتھ سے تونے — کلامی علم سے سب صاف یا محبوبِ سبحانی
نہ پھیرا چور کو خالی بدل کر کر دیا ابدال ! — بیاں کیا ہوں ترے الطاف یا محبوبِ سبحانی
شہا تم حنبلی مذہب ہو لیکن سب کے مالک ہو — شوافع ہوں وہ یا احناف یا محبوبِ سبحانی
عیاں ہے تجھ پہ سب جو کچھ کہ ہے صحرا و دریا میں — دیا بالائے کوہ قاف یا محبوبِ سبحانی
مشارق اور مغارب صاف سب تیری نظر میں ہیں — مثالِ شیشۂ صفاف یا محبوبِ سبحانی
ہرا ہے رازِ دل مکشوف سب دربارِ اقدس میں — کہ تم رازوں کے ہو کشاف یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسول اللہ مجھ کو اپنا کرے تو — کہ جیسے تھے مرے اسلاف یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کی ہے دُعا بس یاد میں تیری
رہوں میں اور مرے اخلاف یا محبوبِ سبحانی

چہ کم گردد ز جوئے ژرف یا محبوبِ سبحانی — بیا بد تشنہ گر یک غرف یا محبوبِ سبحانی
خزائن بے نہایت مر ترا خالق عطا کردہ — کنی چنداں کہ خواہی صرف یا محبوبِ سبحانی
نہیں ممکن تری حدِ ثنا لکھنا کسی شئے سے — سیاہی ہو و یا شنگرف یا محبوبِ سبحانی

زمیں کیا یا زدہ اجرام علوی بھی منطر ہیں　　مہکتی ہے وہ تیری عرف یا محبوبِ سبحانی

گیارہ ہیں رسولِ پاک تک پشتیں تری جیسے　　لقب میں تیرے جیسے حرف یا محبوبِ سبحانی

جلا دل آتشِ ہجراں سے اب تو وصل کا اپنے　　پلا دے مجھکو ٹھنڈا برف یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری ہوں میں شہنشاہِ غنی ہے تو

کرم سے بھر دے میرا ظرف یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ق)

ہوئے تم اولیا میں طاق یا محبوبِ سبحانی　　نہیں ہے اس میں کچھ اغراق یا محبوبِ سبحانی

خدا نے جب قدم کو تیرے عالی مرتبہ بخشا　　جھکیں سب کی وہیں اعناق یا محبوبِ سبحانی

قدم تیرا تمامی اولیا کی گردنوں پر ہے　　بحکمِ حق علی الاطلاق یا محبوبِ سبحانی

شہا تو رحمتِ عالم کا ہے فرزند پھر کیونکر　　نہ ہوتا منبعِ اشفاق یا محبوبِ سبحانی

نمونہ خُلق میں ہیں بس علیٰ خُلُقٍ عظیم کے　　ترے واللہ سب اخلاق یا محبوبِ سبحانی

جسے جس وقت جو چاہا دیا اس کا بیاں کیا ہو　　کہ بے حد ہے ترا انفاق یا محبوبِ سبحانی

ترے افطار کو لائے ملائک آسماں پر سے　　غذائے خلد کے اطباق یا محبوبِ سبحانی

کواغذ فلسفت کے اک نظر میں تیری قرآں کے　　فضائل کے ہوئے اوراق یا محبوبِ سبحانی

عنایت سے خدا کی مثلِ آئینے کے روشن ہیں　　تمہارے آگے سب آفاق یا محبوبِ سبحانی

غلاموں کے لئے ہے لے لیا ایماں پہ مرنے کا　　خدا سے آپؐ نے میثاق یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک مجھ کو خاکِ پا دیدے　　نہیں ہے حاجتِ تریاق یا محبوبِ سبحانی

کیا مجھکو فقیرِ قادری ہے مہرباں مجھ پر
ترے صدقے مرا خلاق یا محبوبِ سبحانی

تری عاشق ہے سب مخلوق یا محبوبِ سبحانی
کہ تو خالق کا ہے معشوق یا محبوبِ سبحانی
تمامی اولیائے دہر سے فائق ہے تیری ذات
وہ ہوں سابق ویا مسبوق یا محبوبِ سبحانی
لیا طوقِ اطاعت گردنوں میں اولیا نے جب
ترا نافذ ہوا منطوق یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسولِ اب مجھ کو کرکے لطف سے مقرون
نہ اپنے در سے رکھ مفروق یا محبوبِ سبحانی
فقیرِ قادری کی لے خبر جلدی کہ اب اس کا
ہوا ہے غم سے دل مشقوق یا محبوبِ سبحانی

مجھے دے خیر کی توفیق یا محبوبِ سبحانی
نہ کر للہ اب تعویق یا محبوبِ سبحانی
ہوا ثابت کہ اٹھ جاتی ہے تیرے حکمِ محکم سے
قضا کے حکم کی تعلیق یا محبوبِ سبحانی
نبی نے پھر علی نے عین بیداری میں تھا تم کو
چٹایا اپنا اپنا ریق یا محبوبِ سبحانی
قدم تیرا تمامی اولیا کی گردنوں پر ہے
علی الاطلاق بالتحقیق یا محبوبِ سبحانی
تمامی اولیا میں تو ہے افضل جیوں صحابہ میں
ہوئے تھے حضرتِ صدیق یا محبوبِ سبحانی
جماداتِ جہاں بھی حکم کے ہیں تیرے سب محکوم
عیاں ہے قصۂ ابریق یا محبوبِ سبحانی
فقیرِ قادری کی گور میں الطاف سے تیرے
نہ ہووے کچھ فشار و ضیق یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ک)

کرو گر لب کی تم تحریک یا محبوبِ سبحانی
کٹے غم کی شبِ تاریک یا محبوبِ سبحانی

وولّانی علی الاقطاب سے ملکِ ولایت پر
ہوئی ثابت تری تملیک یا محبوبِ سبحانی

بقولِ خواجہ قطبُ الدین قبلۂ اعظم الثانی
ترے ہی قد پہ آئی ٹھیک یا محبوبِ سبحانی

ہوا خاموش سب کا مرغ پر آواز کرتا ہے
قیامت تک تمہارا دیک یا محبوبِ سبحانی

بلاشک تم ہو شاہِ اولیا ہرگز نہیں اسمیں
ذرا گنجائشِ تشکیک یا محبوبِ سبحانی

جو ہے مشکل سے مشکل بات فکرِ عقلِ انساں میں
وہ آساں ہے ترے نزدیک یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسولِ پاک دے اپنے خزانے سے
فقیرِ قادری کو بھیک یا محبوبِ سبحانی

ہوا دُوری سے سینہ چاک یا محبوبِ سبحانی
دوا ہے در کی تیرے خاک یا محبوبِ سبحانی

خدا کے فضل سے ہے حکم تیرا جاری و ساری
زمیں سے لے کے تا افلاک یا محبوبِ سبحانی

بڑھا ہر سابق و لاحق سے مضمارِ ولایت میں
تمہارا توسن چالاک یا محبوبِ سبحانی

"ذُو تو جبی تیجان الکمال" تاج ہے تیرا
طرازِ عزم ہے پوشاک یا محبوبِ سبحانی

جبیں گھِسنے سے جس تیرے در پر اپنا سر کھینچا
ملی مٹّی میں اس کی ناک یا محبوبِ سبحانی

سخی ابنِ سخی ہے تو اباً عن جدٍ بھلا کب ہے
گھرانے میں ترے اِمساک یا محبوبِ سبحانی

ترے فضل و کرم کے ناز پر اے غوثِ اعظم میں
ہوا ہوں بے خطر بے باک یا محبوبِ سبحانی

حفاظت کو مری واللہ تیرا نام کافی ہے
عدو ہو گو بڑا سفّاک یا محبوبِ سبحانی

مجھے ایمان سے اولاد سے عزّت سے رکھنا خوش نہ کرنا مجھ کو تم غم ناک یا محبوبِ سبحانی
"شَرِبْتُم فَضْلَتِی" کا مجھ کو شربت دے شہا اب تو پئے فضلِ رسولِ پاک یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری ہر لحظہ تیری راہ تکتا ہے
اسی در کی ہے اس کو تاک یا محبوب سبحانی

قافیہ (گ)

نہ رکھ دنیا سے مجھ کو لاگ یا محبوبِ سبحانی بجھا دے حرص کی سب آگ یا محبوبِ سبحانی
مناقب کا تمہارے درس ہے گا جا بجا جاری تمہارا گاتے ہیں سب راگ یا محبوبِ سبحانی
پڑا ہے خوابِ غفلت میں جو میرا طالع خفتہ اُسے ٹھوکر سے کہہ دو جاگ یا محبوبِ سبحانی
مرے گا جو عداوت میں تمہاری قہر سے اس کو جہنّم کے ڈسیں گے ناگ یا محبوبِ سبحانی
برا ہے نفسِ سرکش تند خو تم لطف سے دیدو مرے قبضے میں اس کی باگ یا محبوبِ سبحانی
نہیں ممکن ثنا گر ہوں قلم اشجار کی شاخیں سیاہی بحر کے ہوں جھاگ یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کو تیرا بندہ خلق کہتی ہے
ہے اس کا کیا ہی اچھا بھاگ یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ل)

خدا کے در کے تم مقبول یا محبوبِ سبحانی نبی کے باغ کے تم پھول یا محبوبِ سبحانی

وہ چھٹتا ہے عذابِ قبر سے جس پہ پڑے شاہا ۔۔۔ تمہارے در کی اُڑ کر دُھول یا محبوبِ سبحانی

نشاں اے غوثِ اعظم بس عظیم الشان ہے تیرا ۔۔۔ تری شمشیر ہے مسلول یا محبوبِ سبحانی

نہ عابد ہوں نہ زاہد ہوں وظیفہ نام کا تیرا ۔۔۔ مرا ہے رُوز و شب معمول یا محبوبِ سبحانی

کرو تم جس کی نصرت بس وہ منصور و مظفّر ہے ۔۔۔ کہیں ہرگز نہ ہو مخذول یا محبوبِ سبحانی

پڑھا تھا یا لکھا تھا علمِ دنیا جس قدر میں نے ۔۔۔ گیا اَب شکرِ حق وہ بھول یا محبوبِ سبحانی

رہیں شاہا مری اولاد اور احباب رُوز و شب ۔۔۔ کرم میں تیرے سب مشمول یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسول اَب تجھ سے میری یہ تمنّا ہے ۔۔۔ رکھ اپنی یاد میں مشغول یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری شاعر نہیں پر ہے یہ جذبِ دل
اجابت آپ سے مامول یا محبوبِ سبحانی

ترا مولد جو ٹھہرا جیل یا محبوبِ سبحانی ۔۔۔ ہوا وہ واجب التبجیل یا محبوبِ سبحانی

ہوا بغداد روضے سے ترے وہ پُرضیا شاہا ۔۔۔ بجا ہے خلد سے تمثیل یا محبوبِ سبحانی

قدم رکھنے سے سارے اولیا کی گردنوں پہ ہے ۔۔۔ ہوئی ثابت تری تفضیل یا محبوبِ سبحانی

تمامی اولیا اللہ کرتے ہیں بصد عزّت ۔۔۔ ترے اقدام کی تقبیل یا محبوبِ سبحانی

نہ تھا کچھ حکم تیرا انس و جن پر بس کرتے تھے ۔۔۔ ملائک حکم کی تعمیل یا محبوبِ سبحانی

گری مجلس میں تیری اپنے چلّانے کے باعث سے ۔۔۔ غضب سے تیرے مر کر چیل یا محبوبِ سبحانی

کرم سے تو نے اپنے ہاتھ سے پھر زندگی بخشی ۔۔۔ کہ اُڑ کر پہنچی صد ہا میل یا محبوبِ سبحانی

اِدھر ہے تو دُعا کرتا اُدھر ہے بس خدا کرتا ۔۔۔ قضا کے حکم کی تبدیل یا محبوبِ سبحانی

مجھے غوثِ دو عالم عزّتِ ہر دو سرا دیدے ۔۔۔ رُوا مت رکھ مری تذلیل یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسول اب میرا نقصاں مت گوارا رکھ — مری للہ کر تکمیل یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کے حق میں آخر ہو چکی تاخیر
مناسب اب تو ہے تعجیل یا محبوبِ سبحانی

لکھوں کیوں کر ترے احوال یا محبوبِ سبحانی — مرا عاجز ہے نطق و قال یا محبوبِ سبحانی
گہے ترسا کو گاہے چور کو ہے آپ نے فوراً — کیا از زمرۂ ابدال یا محبوبِ سبحانی
تری درگاہ کے کُتّے نے کھایا شیر کہتے ہیں — بیاں کیا ہو ترا اجلال یا محبوبِ سبحانی
مسخّر ابر تھا جس دم برسنے کو کہا برسا — کہا جب کھُل کھُلا فی الحال یا محبوبِ سبحانی
مری اولاد کو صدقے میں اپنی آل کے کر دے — عطا دارین کا اقبال یا محبوبِ سبحانی
ہوا ہوں میں پریشاں حال جلدی مجھ پہ کر اپنا — پئے فضلِ رسول افضال یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کو پھر مدینہ اپنی قدرت سے
دکھا للہ اب کی سال یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (م)

اگر راقم ہوں ہفت اقلیم یا محبوبِ سبحانی — نہ تیرا وصف ہو ترقیم یا محبوبِ سبحانی
بٹھایا ہے نبی نے خود تجھے تختِ نیابت پر — رکھا سر پر ترے دیہیم یا محبوبِ سبحانی
لباسِ خاص محبوبی پنہایا عام جلسے میں — مخصّص تو ہے بالتعمیم یا محبوبِ سبحانی
قدم تم نے رکھا سب اولیا کی جبکہ گردن پر — کیا سب نے اسے تسلیم یا محبوبِ سبحانی

ہوا تو قطبِ اکرم سارے عالم کا زمانے میں
تری عالم میں ہے تکریم یا محبوبِ سبحانی
ہوا تو غوثِ اعظم ہیں اعاظم دہر کے کرتے
بصد عزت تری تعظیم یا محبوبِ سبحانی
علومِ لوح و اسرارِ قلم تجھ کو گئے بالکل
علیمِ پاک نے تعلیم یا محبوبِ سبحانی
تری پشتیں حسن سبط محمد تک شمارِ جا
ترا سن ہے شمارِ میم یا محبوبِ سبحانی
ہوئے تم حامیٔ دینِ محمد ہو کے محی الدین
ہے یہ بھی برکتِ حٰمٓ یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسولِ پاک مستِ ساقیٔ کوثر
مجھے بھی دے مئے تسنیم یا محبوبِ سبحانی

فقیر قادری ہوں مجھ کو بھی تیرے بھروسے پر
کسی کا ہے نہ خوف و بیم یا محبوبِ سبحانی

تری ہے شش جہت میں دھوم یا محبوبِ سبحانی
نہیں ہے کس کو یہ معلوم یا محبوبِ سبحانی
قدم تیرا ہے جملہ اولیا اللہ کے سر پر
کہ تو حاکم ہے وہ محکوم یا محبوبِ سبحانی
ہے تیرا تخت تو بغداد میں پر سب مسخر ہیں
حجاز و ہند و شام و روم یا محبوبِ سبحانی
ریاضت شاقہ کی آپ نے کیا برج عجمی میں
نہ چکھا مدتوں مطعوم یا محبوبِ سبحانی
بدل دو غم کو فرحت سے الم کو میرے راحت سے
نہ رکھو مجھکو اب مغموم یا محبوبِ سبحانی
میں عاجز تو قوی میں بندہ تو مولا بچا مجھکو
شہا از شرِّ نفسِ شوم یا محبوبِ سبحانی
اگر بالفرض قسمت بھی بری ہے میری تو للہ
بدلوا دو مرا مقسوم یا محبوبِ سبحانی
خدا کا لطف ہے احساں ہے نعمت ہے کہ یہ احقر
ہے تیرے اسم سے موسوم یا محبوبِ سبحانی
خدا کے فضل سے اچھا کیا تھا فضل کا بیٹا
کہ تھا مفلوج اور مجذوم یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسول اب فضل سے مجھکو بھی تو شاہا
مشرف کر نہ رکھ محروم یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کا نام دفتر میں شہا ترے
ثنا خوانوں کے ہو مرقوم یا محبوبِ سبحانی

هٰذه شَجَرَةٌ طَيِّبَةٌ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِی السَّمَاءِ

شجرۂ عالیہ قادریہ

جو سب اشجار ہوں اقلام یا محبوبِ سبحانی
نہ ترا وصف ہو ارقام یا محبوبِ سبحانی

مریدوں کو ترے ہیں نعمتیں دارین کی ملتیں
بہ فضلِ قادرِ منعام یا محبوبِ سبحانی

بحمد اللہ میں بھی قادری ہوں آپ کا شجرہ
پڑھا کرتا ہوں صبح و شام یا محبوبِ سبحانی

بحقّ حضرتِ شاہِ رسل سردارِ جزو و کل
مجھے دے لذّتِ اسلام یا محبوبِ سبحانی

بحقّ حضرتِ مولا علی مشکل کو آساں کر
مرے مقصد کا کر ابرام یا محبوبِ سبحانی

پئے حضرت حسین ابنِ علی شاہِ شہیداں اب
مٹا دے میرے سب اسقام یا محبوبِ سبحانی

بحقّ حضرتِ عابد بحقّ حضرت باقر
عطا کر مجھکو کچھ انعام یا محبوبِ سبحانی

بحقّ حضرتِ صادق بحقّ حضرتِ کاظم
نہ رکھ اب مجھ کو تو ناکام یا محبوبِ سبحانی

بحقّ حضرتِ موسیٰ رضا و خواجہ معروف
مرے سب دور کر آلام یا محبوبِ سبحانی

پئے حضرت سری و ہم جنید دہم پئے شبلی
مجھے کر سرّ حق الہام یا محبوبِ سبحانی

پئے بوالفضل و بوالفرح و طفیل بوالحسن رکھنا
مجھے باعزّت و آرام یا محبوبِ سبحانی

بحقّ بوسعید اب تو سعادت دے کے کر مجھکو
سعید آغاز و سعد انجام یا محبوبِ سبحانی

بحقّ ذات والا مجھ پہ اب اے قطبِ اکرم کر
کرامت سے کرم اکرام یا محبوبِ سبحانی

بحقِ عبدِ رزاق و ابو صالح عطا فرما
صلاحِ کارِ ہر ہنگام یا محبوبِ سبحانی

پئے بو نصر ہر دم میری نصرت کرکے ثابت رکھ
رہِ حق پر مرے اقدام یا محبوبِ سبحانی

پئے سیّد علی و سیّد موسیٰ خدا سے تو
مرے سب بخشوا آثام یا محبوبِ سبحانی

پئے سیّد حسن ہم سیّد احمد لے بچا مجھکو
زِ شرِّ حاسد و نمّام یا محبوبِ سبحانی

پئے شاہِ بہاالدین و ابراہیم رکھ مجھکو
مئے عرفاں سے شیریں کام یا محبوبِ سبحانی

پئے شاہِ بھکاری ہم پئے قاضی ضیاالدین
رہِ دیں کے دکھا اعلام یا محبوبِ سبحانی

جمالِ اَولیا سیّد محمّد کے تصدّق میں
مٹا دے میرے سب اجرام یا محبوبِ سبحانی

طفیلِ سیّد احمد بحقِ شاہ فضل اللہ
غموں کا میرے کر اعدام یا محبوبِ سبحانی

بحقِ شاہ بوالبرکات کر خوشبوئے عرفاں سے
مشامِ جاں کا اَب اشمام یا محبوبِ سبحانی

بحقِ حضرتِ آلِ محمد نفس کو میرے
بحکمِ شرع کر دے رام یا محبوبِ سبحانی

بحقِ شاہِ حمزہ دشمنوں سے لے بچا مجھکو
رعایا ہوں و یا حکّام یا محبوبِ سبحانی

پئے اچھّے میاں حضرت جنابِ آلِ احمد اب
بھلے کر دے مرے ایّام یا محبوبِ سبحانی

بحقِ حضرتِ عبد المجید اب لطف سے اپنے
بنا دے میرے بگڑے کام یا محبوبِ سبحانی

بحقِ مرشدِ برحق کہ جو تیری توجہ سے
شریعت کی ہوئے صمصام یا محبوبِ سبحانی

وہ جن پر تو نے عینِ فضل سے سب نعمتوں کا تھا
طریقت کی کیا اتمام یا محبوبِ سبحانی

وہ مستِ بادۂ عرفاں کہ جن کو لطف سے تم نے
پلایا معرفت کا جام یا محبوبِ سبحانی

وہ عینِ عینِ حق جن کو کیا سرِّ حقیقت کا
عیاناً تم نے خود افہام یا محبوبِ سبحانی

وہ جن کو عین بیداری میں تھا بغداد میں تم نے
دکھایا چہرۂ گلفام یا محبوبِ سبحانی

وہ جس نے ملکِ ہندوستان میں تائید سے تیری
شیاطیں کا کیا اِرغام یا محبوبِ سبحانی

وہ جن کی ذاتِ اشرف سے ترے باعث ہیں سب واقف حجاز و مصر و روم و شام یا محبوبِ سبحانی
شہِ فضلِ رسولِ پاک جن کے ہاتھ سے پھیلا جہاں میں تیرا فیضِ عام یا محبوبِ سبحانی
مری اے دستگیرِ دو جہاں اب دستگیری کر گرا میں مجھ کو لے اب تھام یا محبوبِ سبحانی
مری ہو عاقبت بالخیر صدقہ ان بزرگوں کا کہ ہوں میں احقرِ خدام یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ عبدِ قادر قادری نازاں نہ ہو کیونکر
کیا حق نے ترا ہم نام یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (نون)

کرو مشکل مری آسان یا محبوبِ سبحانی ہوا ہوں میں بہت حیران یا محبوبِ سبحانی
جنابِ سرورِ عالم کے تم عالم میں نائب ہو تمہارا عام ہے فرمان یا محبوبِ سبحانی
دل و جاں ہر دو سردارانِ شبانِ جناں کے ہو رسولِ حق کے تھے جو جان یا محبوبِ سبحانی
قدم ہے آپ کا سب اولیا اللہ کے سر پر جو منکر ہے وہ ہے نادان یا محبوبِ سبحانی
مجھے دو صدقِ ایماں حضرتِ صدیق کے صدقے رکھو ثابت مرا ایمان یا محبوبِ سبحانی
بچا لو مجھ کو شیطاں سے پئے فاروقِ اعظم تم گریزاں جن سے تھا شیطان یا محبوبِ سبحانی
عطا ہو نورِ باطن میرے دل کو بہرِ ذوالنورین کہ تھے وہ جامع القرآن یا محبوبِ سبحانی
رضائے حق مجھے بہرِ جنابِ مرتضیٰ دے دو کہ پاؤں روضۂ رضوان یا محبوبِ سبحانی
"سقانی الحب" کے مستوں کے صدقے میں مجھے جلدی چکھا دو تم مئے عرفان یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسولِ پاک مجھ پر فضل ہو تیرا رہوں تم پر فدا ہر آن یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری ہوں نام والا ورد ہے میرا
ملا ہے آپؐ کا دامان یا محبوبِ سبحانی

تمہارے نام کی تضمین یا محبوبِ سبحانی
مرے دیواں کی ہے تزئین یا محبوبِ سبحانی

نہیں شاعر مگر برکت سے تیرے رنگِ قدرت کے
ہوا میرا بیاں رنگین یا محبوبِ سبحانی

ملا جب تم کو حق سے کن فکاں کا مرتبہ شاہا
ہوئے تم صاحبِ تکوین یا محبوبِ سبحانی

شہا تختِ عراقی پر جنابِ سہروردی کو
عنایت تم نے کی تمکین یا محبوبِ سبحانی

ترے ہی لطف سے ٹھہرے ہیں شاہنشاہِ ہندوستاں
مرے خواجہ معین الدین یا محبوبِ سبحانی

جما فارس میں تجھ سے نقش شیخ نقشبندی کا
کہ تھے وہ تیرے خوشہ چین یا محبوبِ سبحانی

ہوا اعلیٰ یا کہ ادنیٰ سب کو ہے حاجت ترے در کی
ہے شہ بھی صورتِ مسکین یا محبوبِ سبحانی

خدا کی مار ہو اُس پر نبی کی اُس پہ ہو پھٹکار
کرے جو آپؐ کی توہین یا محبوبِ سبحانی

شہا پھیلی ہے جیسی تیرے باغِ خلق کی خوشبو
خجل ہیں سنبل و نسرین یا محبوبِ سبحانی

پئے فضلِ رسول اللہ میں ہوں اب دُعا کرتا
کہو للہ تم آمین یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کی گور میں للہ فرمانا
تم آکر اس کو خود تلقین یا محبوبِ سبحانی

خوشی سے مجھکو کر مقرون یا محبوبِ سبحانی
نہ رکھو اب مجھ کو تو محزون یا محبوبِ سبحانی

ہلالِ حکم سے تیرے لگا بہنے اشارے میں
رگِ دینار و زر سے خون یا محبوبِ سبحانی

تصرف تیرا جن و انس پر ہے نزد ہر ذی عقل
جو منکر ہے وہ ہے مجنون یا محبوبِ سبحانی

وہ عالی شان ہے تیری کہ سب اہلِ سلاسل ہیں | ترے احسان کے مرہون یا محبوبِ سبحانی
جنابِ حق تعالیٰ نے تجھے اپنی عنایت سے | تصرف کا کیا ماذون یا محبوبِ سبحانی
بعزمِ بد جو آیا فوج لے کر شاہ کا بیٹا | ہوا وہ غیب سے مسجون یا محبوبِ سبحانی
جنابِ سرورِ عالم کے پھر فرمان سے اسکو | کیا تھا آپ نے ممنون یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسولِ پاک تو اہلِ ضلالت کے | مجھے فتنوں سے رکھ مامون یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کے تم ذرا پلے پہ آجانا
عمل جب اُس کے ہوں موزون یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (و)

جو تیرے در کا خاکِ کو ہو یا محبوبِ سبحانی | تو اس کا خلد پر قابو ہو یا محبوبِ سبحانی
حقیقت اس کے آگے کیا گلاب و مشک کی جس نے | ترے کوچہ کی سونگھی بُو ہو یا محبوبِ سبحانی
ترے افضال کا اِحسان کا کیا شکر ہو مجھ سے | زباں گو میرا ہر اک مو ہو یا محبوبِ سبحانی
رہے وہ آبرو سے ابرِ رحمت اس طرف برسے | جدھر تیرا خمِ ابرو ہو یا محبوبِ سبحانی
تمہارے نام کی تاثیر سے سب دُور ہوتا ہے | بلا ہو، فکر ہو، جادو ہو یا محبوبِ سبحانی
پئے فضلِ رسول اللہ میرے سب گناہوں کی | کرم سے تیرے شست و شو ہو یا محبوبِ سبحانی

رہے کیا خوف آفاتِ جہاں سے دل میں جب جامی
فقیرِ قادری کا تو ہو یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ہ)

ترے چہرے کی ہے تشبیہہ یا محبوب سبحانی
مہ و خورشید سے تمویہ یا محبوبِ سبحانی

قدم کا تیرے جو منکر ہوا ہے اسکی فرمائی
خدا نے غیب سے تنبیہہ یا محبوبِ سبحانی

نظر سے جو گرے تیری وہ ہو مردود کُل اُس سے
بچیں سب کہہ کے نظرِ فیہ یا محبوبِ سبحانی

مقابل تیرے حکمِ عام کے ہرگز نہیں چلتی
کسی کی کوئی کچھ توجیہہ یا محبوبِ سبحانی

رفاہِ دو جہاں کا ہے فقیرِ قادری طالب
مناسب اس کی ہے ترفیہ یا محبوبِ سبحانی

لکھوں کیا تیرا عزّ و جاہ یا محبوبِ سبحانی
کہ عالی ہے تری درگاہ یا محبوبِ سبحانی

تری تعریف میں مضمون عالی تیرے منصب کا
نہیں ملتا ہے مجھے دل خواہ یا محبوبِ سبحانی

کہاں ہے اولیائے دہر کو تجھ سے شہا نسبت
رعیت وہ تو اُن کا شاہ یا محبوبِ سبحانی

اگر افراد بھی ہیں تو بھی کم ہیں تجھ سے رتبہ میں
وہ ہیں مثلِ سُہا تو ماہ یا محبوبِ سبحانی

وہ قوت ہے نظر میں تیری گر تو کوہ کو دیکھے
لگے جلنے مثالِ کاہ یا محبوبِ سبحانی

مرے تم بخت کو بیدار کر کے خواب میں بخشو
مجھے دیدار اپنا گاہ یا محبوبِ سبحانی

غلامِ خاندانی میں ہوں غوثِ دو جہانی تم
نہ لوں کیوں اپنا حصہ واہ یا محبوبِ سبحانی

بھٹکتا ٹھوکریں کھاتا پھروں اب ہند میں کبتک
دکھا دو مجھکو اپنی راہ یا محبوبِ سبحانی

بلالو پھر مجھے بغداد میں اب دل کو ہے میرے
مئے دو آتشہ کی چاہ یا محبوبِ سبحانی

پیاسا ہوں بجھا دو آگ میری آبِ رحمت سے
پئے فضلِ رسول اللہ یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری پر ہو عنایت کی نظر جلدی
کرے کب تک فغان و آہ یا محبوبِ سبحانی

قافیہ (ی)

ترا وہ روضۂ علیا ہے یا محبوبِ سبحانی
کہ اک عالم ترا شیدا ہے یا محبوبِ سبحانی

سروں پر گردنوں پر اولیا اللہ کے یکسر
بامرِ حق قدم تیرا ہے یا محبوبِ سبحانی

وہ قدرت حق نے دی تم کو کہ سارا ماجرا تم نے
قضا کا خواب سے بدلا ہے یا محبوبِ سبحانی

ہوا ہے تجربہ لاکھوں جگہ لاکھوں بلاؤں کو
تمہارے نام نے ٹالا ہے یا محبوبِ سبحانی

ترا بندہ ترا خادم ہوں میں اور فضلِ حق سے تو
مرا مولا مرا آقا ہے یا محبوبِ سبحانی

شہا فضلِ رسولِ پاک کے صدقے کرم کر دے
وسیلہ مجھ کو بس اُن کا ہے یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری زاہد نہیں صوفی نہیں لیکن
تری درگاہ کا کتا ہے یا محبوبِ سبحانی

ترا دربار ربانی ہے یا محبوبِ سبحانی
کہ شاہی تیری دربانی ہے یا محبوبِ سبحانی

ترے درباں کے کمّل کو کہا کرتے ہیں سب کمّل
بہ از دیبائے کاشانی ہے یا محبوبِ سبحانی

قدم تیرا سروں پہ رکھ کے تقدیم آپ کی بیشک
سب اہل اللہ نے مانی ہے یا محبوبِ سبحانی

بقدرِ معرفت ہر اک تری تعریف کرتا ہے
حقیقت کس نے پہچانی ہے یا محبوبِ سبحانی

تری اے غوثِ اعظم ہے جو عظمت اسکی کیفیت
بیاں کیونکر ہو وجدانی ہے یا محبوبِ سبحانی

بقولِ خواجہ قطب الدیں ترے قد پر درست آیا
لباسِ اعظم الشانی ہے یا محبوبِ سبحانی

جنابِ سرورِ ہر دو جہاں کے رخ کا آئینہ
تری پُر نور پیشانی ہے یا محبوبِ سبحانی

تمامی اولیا کو تیرے ہی دربارِ رحمت سے
ملا سب فیضِ رحمانی ہے یا محبوبِ سبحانی

نظامِ کارِ محبوبِ الٰہی تم سے تھا جن کے
عیاں در سے دُر افشانی ہے یا محبوبِ سبحانی

امیرِ بوالعلیٰ کو تو نے وہ منصب دیا عالی
کہ قسامِ نطقِ انسانی ہے یا محبوبِ سبحانی

شہا وہ ذات ہے تیری کہ دل سے خواجہ باقی
اطاعت میں تری فانی ہے یا محبوبِ سبحانی

تری خاکِ قدم میں ہے شہا ہر چیز کی تسخیر
ہوا ہے آگ ہے پانی ہے یا محبوبِ سبحانی

بیاں کیا ہو تری رفعت شہا تو کس کا پوتا ہے
ترا جد شیرِ یزدانی ہے یا محبوبِ سبحانی

فصاحت سے بلاغت سے معرّا ہے بیاں میرا
زباں بھی میری دہقانی ہے یا محبوبِ سبحانی

مگر مجھ کو بھی ان باتوں کی شاہا کچھ نہیں پروا
مرا مقصد ثنا خوانی ہے یا محبوبِ سبحانی

میں کھوٹا ہوں کھرا کر دو بُرا ہوں کر دو تم اچھا
تمہیں ہر شے کی آسانی ہے یا محبوبِ سبحانی

کرم میں دوسرا تجھ سا نہیں شاہا اگر میرا
بُرائی میں نہ اَب ثانی ہے یا محبوبِ سبحانی

کرم کر عاجزِ کونین پر بھی تجھ کو دی حق نے
شہا تکوینِ اکوانی ہے یا محبوبِ سبحانی

مرے سب کام بنتے ہیں تمہارے لب ہلانے سے
ہے اب کیوں دیر حیرانی ہے یا محبوبِ سبحانی

میں اب کب مانتا ہوں بے لئے اٹھتا نہیں ہرگز
یہ دل میں میں نے اب ٹھانی ہے یا محبوبِ سبحانی

گزارش مختصر کرتا ہوں شاہا مصلحت سے میں
وگرنہ قصہ طولانی ہے یا محبوبِ سبحانی

شہا میں ناتواں تیرا غلامِ خاندانی ہوں
تو میرا جان ہے جانی ہے یا محبوبِ سبحانی

مرے اس چھوٹے منہ پر تھی نہ زیبا گو بڑی یہ بات
کرم کی تیرے جولانی ہے یا محبوبِ سبحانی

کہا کرتے ہیں مہمانِ طفیلی کی کریموں نے
زیادہ منزلت جانی ہے یا محبوبِ سبحانی

طفیلِ عزتِ فضلِ رسول اب مجھ کو سب کچھ دے
ترے گھر میری مہمانی ہے یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری کا تم سے اَب مقصد بڑا سب سے
عطائے نورِ ایمانی ہے یا محبوبِ سبحانی

ترا وہ روضۂ عالی ہے یا محبوبِ سبحانی ۔۔۔ کہ حالِ خلد سب حالی ہے یا محبوبِ سبحانی

ہے ہر روزن سے روز و شب فروزاں نور کا جلوہ ۔۔۔ ترے روضہ کی وہ جالی ہے یا محبوبِ سبحانی

ولایت کی علی جڑ اور تم گل اور ولی سارے ۔۔۔ کوئی پتا کوئی ڈالی ہے یا محبوبِ سبحانی

جنابِ حق سے تو نے حق میں اپنے سب مریدوں کے ۔۔۔ سندِ غفراں کی لکھوالی ہے یا محبوبِ سبحانی

ترے ہی نام کی برکت سے مجھکو دونوں عالم میں ۔۔۔ بلا سے فارغ البالی ہے یا محبوبِ سبحانی

کیا ہے اہلِ مجد و فضل نے مجھکو ترا ہم نام ۔۔۔ یہ میرے حق میں خوش فالی ہے یا محبوبِ سبحانی

مری اولاد اور احباب کا بھی بس کرم تیرا ۔۔۔ کفیلِ جانی و مالی ہے یا محبوبِ سبحانی

کفالت میں وہ تیری سب سپردِ حق تعالیٰ ہیں ۔۔۔ ولی تو ہے خدا والی ہے یا محبوبِ سبحانی

شہا فضلِ رسول پاک سے صد شکر میں نے راہ ۔۔۔ ترے دربار کی پالی ہے یا محبوبِ سبحانی

فقیرِ قادری بندہ تو ہے آخر ترا گو وہ ۔۔۔ عمل سے علم سے خالی ہے یا محبوبِ سبحانی

میں شاعر کب ہوں پر اپنی کہانی سب بھروسے پر
کرم کے تیرے کہہ ڈالی ہے یا محبوبِ سبحانی

هُوَ الْقَادِر

دیوان ثانی در مدح اکمل الاولیا جناب محبوب سبحانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوانِ ثانی در مدحِ اکمل الاولیا جنابِ محبوبِ سبحانی

١٣٠٣ھ

اَدا حضور کی ہو مجھ سے کیا ثنا یا غوث
کہ تم ہو عاشق و معشوقِ کبریا یا غوث

اطاعتِ نبوی آپ کی اِطاعت ہے
رضا ہے آپ کی اللہ کی رضا یا غوث

اَدب حضور کا سب اَولیا پہ واجب ہے
ہیں آپ نائبِ سردارِ انبیا یا غوث

امامِ ظاہر و باطن ہو نورِ عینِ علی
ہے تم سے دیدۂ سبطین کو ضیا یا غوث

اُمید شام و سحر رکھتے ہیں یہی قدسی
کہ آستاں پہ رہیں تیرے جبہ سا یا غوث

اثر سے تیری توجہ کے بوالمظفر کو
ملی سفر میں ظفر ٹل گئی قضا یا غوث

اسیر ہووے جو تیرے غضب کے زنداں میں
سوا ترے وہ کسی سے نہ ہو رہا یا غوث

اجابت آپ کے دستِ دُعا پہ عاشق ہے
عطائے حق ہے ترے حسبِ مدّعا یا غوث

اگر نگاہِ کرم تیری اس پہ پڑ جائے
تو خاک سیم ہو، ہو جائے مِس طلا یا غوث

اٹھاؤں فرقتِ بغداد کا اَلم کب تک
خدا کے واسطے پھر لیجئے بلا یا غوث

امانِ ظلِّ حمایت میں آپ کی ہے فقیر
عدو کا خوف بلا کا خطر ہے کیا یا غوث

بیاں ہو آپ کا کیا عزّ و اعتلا یا غوث
ازل سے آپ ہیں سلطانِ اَولیا یا غوث

بلند سب سے کیا حق نے آپ کا رُتبہ
سب اولیا ہیں ترے رُو برو سُہا یا غوث

بلا نہ آئے کبھی لطف سے ترے ہر دم
مدد پہ میری رہیں شاہِ کربلا یا غوث

بن آئے دَم میں ابھی بات میری بگڑی ہوئی
جو تیرا لطف و کرم مجھ پہ ہو ذرا یا غوث

بھڑک رہی ہے مرے دل میں آتشِ ہجراں — تو اپنے شربتِ دیدار سے بجھا یا غوث

بدی کو حسنِ عمل سے مری کرو مقلوب — مٹاؤ ذلتِ عقبیٰ کا دغدغہ یا غوث

بُرا ہوں یا ہوں بھلا ہوں تو آپ کا ہی فقیر — نہ اپنے بندے کو اب دربدر پھرا یا غوث

پیا نہ پانی نہ کھایا طعام تم نے کبھی — خدا کا حکم نہ جب تک تمہیں ہوا یا غوث

پکارا جب تمہیں دریا میں مستغیثوں نے — جہاز آفتِ طوفاں سے بچ گیا یا غوث

پڑی تھی جس پہ ذرا گرد تیرے کوچے کی — عذابِ قبر سے اُس شخص کی اُٹھا یا غوث

تجلیات کا تھا تجھ پہ ابتدا سے ظہور — کنارِ دایہ سے طفلی میں تو اُڑا یا غوث

تصرّف آپ کا عالم کو عام و شامل ہے — مُسخّر ارض ہے محکوم ہے سما یا غوث

تمہارے خوانِ کرامت سے سب ہیں زِلّہ رُبا — کہ آپ شاہ ہیں سب اَولیا گدا یا غوث

ٹھگوں کے ظلم سے جب قافلے نے کی فریاد — ملی انھیں تری نعلین سے سزا یا غوث

ٹھکانہ نارِ سقر میں ہے تیرے مُنکر کا — وہ جنّتی ہے جسے ہے تری ولا یا غوث

ٹلے گا در سے ترے بے لئے نہ تیرا فقیر — وہ آستاں پہ ترے اب تو آگیا یا غوث

ثمن سے جس کے سلاطینِ وقت عاجز تھے — گراں بہا تھی ترے بَر میں وہ قبا یا غوث

ثبات ہو رہِ ایماں پہ مجھکو مرتے دَم — خطر ہے زلّتِ اقدام کا بڑا یا غوث

ثمر عطا ہو مرے نخلۂ مُراد کو بھی — ہے کُن فکاں کا تمہیں مرتبہ ملا یا غوث

جہاں کے اہلِ کمالات سے ہیں آپ افضل — یہ اتفاق ہے اہلِ کمال کا یا غوث

جلال سے ترے مر کر گری زمیں پہ چیل (ق) — اَدب نہ تھا جو تری بزم کا کیا یا غوث

جمال سے ترے دَم بھر میں ہو گئی زندہ — وہ حق نے منصبِ قدرت تجھے دیا یا غوث

چمکتا اَوجِ عُلا پر ہے آفتاب ترا — سب اَولیا ہیں ترے رُو برو سُہا یا غوث

چمن میں مست ہے گُل چہچہے بُلبل کو ۔۔۔ چلی وہ گلشنِ بغداد کی صبا یا غوث

چھٹے وہ دامِ اَلم بندِ غم سے اِک دَم میں ۔۔۔ جو صدق دل سے کرے تجھ سے التجا یا غوث

حلاوت ایسی ہے کچھ بات بات میں تیری ۔۔۔ نبات و قند میں ہے وہ کہاں مزا یا غوث

حسد عبث ہے عداوت عدو کو ہے بیکار ۔۔۔ خبر نہیں ہے کہ آقا ہے تو مرا یا غوث

حقیر سمجھے نہ کیوں جام جم کو تیرا فقیر ۔۔۔ کہ تیرا جام ہے جامِ خدانما یا غوث

خدا سے پایا وہ رُتبہ کہ بارہا تم نے ۔۔۔ قضا کا خواب سے بدلا ہے ماجرا یا غوث

سلف کو فخر خلف کو شرف بفضلِ خدا ۔۔۔ تمہاری ذاتِ مقدّس سے ہو گیا یا غوث

خزاں کا غم ہے نہ کھٹکا ہے بادِ صرصر کا ۔۔۔ صدا بہار ہے وہ گلشنِ حُما یا غوث

دِیا ہر ایک کو جو چاہا جس گھڑی تم نے ۔۔۔ ہے بے حساب ترا دفترِ سخا یا غوث

دو عالم آپ کا تابع ہے کس کو طاقت ہے ۔۔۔ کرے جو آپ کے فرمان سے اِبا یا غوث

درِ حضور ہے حاجت روائے اہلِ غرض ۔۔۔ مجھے بھی خوانِ کرم سے ہو کچھ عطا یا غوث

ڈروں میں مکر سے حسّاد بدنہاد کے کیوں ۔۔۔ کہ "لاتخف" ترا ارشاد ہے سُنا یا غوث

ڈھکے ہیں عیب مرے دامنِ کرم سے ترے ۔۔۔ کہا حضور نے ہے خود "سَتر تُہا" یا غوث

ڈسیں گے ناگ جہنّم کے اس سیہ رو کو ۔۔۔ ہوا جو تیری عداوت میں مبتلا یا غوث

ذلیل کس طرح کر سکتے ہیں مجھے اعدا ۔۔۔ کہ میرے سر پہ ہے دستِ کرم ترا یا غوث

ذُنوب میرے ہیں حسنِ عمل سے گرچہ فزوں ۔۔۔ جو تم کفیل ہو پھر خوف کیا رہا یا غوث

ذرا اِدھر بھی خدا راہ اِک نظر کیجے ۔۔۔ میں کب سے منتظرِ لطف ہوں کھڑا یا غوث

رُخِ نبی کی تجلّی ہے تیرے رُخ سے عیاں ۔۔۔ جبیں پہ نورِ خدا کا ہے پرتوا یا غوث

رسولِ حق نے تمہیں اولیا کے مجمع میں ۔۔۔ پنہایا خلعتِ تخصیص بَرملا یا غوث

ریاضِ خلد ہے بغداد کی فضا سے خجل
تمہارے روضے کی دلکش ہے کیا ہوا یا غوث

زمانے میں نہ ترا مثل ہے نہ ہو نہ ہوا
یہ کس ولی کا ہے رتبہ ترے سوا یا غوث

زمیں میں خلد میں جنّ و ملک میں انساں میں
تمہارے فضل کا شہرہ ہے جا بجا یا غوث

زباں پہ نام ہے دل میں تصوّرِ رُخ ہے
خیال آپ کا آنکھوں میں ہے بسا یا غوث

سعادت اور شقاوت ہے تیرے قبضے میں
کہ تو نے چور کو ابدال کر دیا یا غوث

سیادتِ عرفا مطلقاً تمہیں کو ملی
تمہیں ہو قافلہ سالارِ اصفیا یا غوث

سُنایا آپ کو کرتے تھے ماہ و سال مُدام
سب اپنا حال بُرا ہو و یا بھلا یا غوث

شمائل آپ کے ہیں سب شمائلِ حسنین
وہی ہے جلوہ وہی ہے تری ادا یا غوث

شمار تیری کرامات کا نہیں ممکن
کہ ٹھیری خاک بھی در کی ترے دوا یا غوث

شفائے دردِ دلی آپ کا تصوّر ہے
ہے نام پاک ترا دافعِ بلا یا غوث

صباح و شام تری مدح وِرد ہے میرا
یہی وظیفہ یہی شغل ہے سدا یا غوث

صلوٰۃ و صوم پہ غُرّہ نہیں مجھے اصلاً
تمہارے لطف و کرم کا ہے آسرا یا غوث

صدا ہے شام و سحر یہ ترے فقیروں کی
نُرِیدُ وَصُلَکَ لِلّٰہِ اَعطِنَا یا غوث

ضمیرِ پاک ہے انوارِ حق کا آئینہ
عیاں ہیں آپ پہ اسرارِ دوسرا یا غوث

ضیائے شمس و قمر عکسِ روئے تاباں ہے
فروغِ آئینہ دنداں کی ہے صفا یا غوث

ضریر آپ نے بینا کئے اشارے سے
نظر سے آپ نے فالج کو کھو دیا یا غوث

طبیب ہوتے تھے حیراں کراموں سے تری
ترے ارادے کی محکوم تھی شفا یا غوث

طریقِ معرفتِ حق میں تم کو حق نے کیا
تمام اہلِ تعرّف کا رہنما یا غوث

طفیلِ جذبۂ مستانِ عشقِ مصطفوی
مئے وصال کا ساغر مجھے پلا یا غوث

ظہور سے ترے دینِ نبی ہوا زندہ
لقب خدا نے ترا محیِ دیں رکھا یا غوث

ظہیر وقتِ مصیبت ہیں ہر مرید کے آپ
خلوصِ قلب سے جس دم کہے ندا یا غوث

ظفر نصیب ہو پائے نہ وہ شکست کبھی
مدد جو آپ سے چاہے دمِ وغا یا غوث

عیاں ہے آپ کے چہرے سے شانِ مرتضوی
وہی جلال وہی رعب و دبدبہ یا غوث

عراق ہی میں نہیں گلشنِ جناں میں ترا
زبانِ بلبل و گل پر ہے تذکرہ یا غوث

عقیل و ماجد و حماد و بونجیب و شہاب
ہمیشہ آپ کے تھے منقبت سرا یا غوث

غریب و خوار و ذلیل و گدا ہوں اور تم ہو
غنی و قادر و فیّاض و ذوالعطا یا غوث

غضب تمہارا نمونہ خدا کے قہر کا ہے
کرم حضور کا ہے رحمتِ خدا یا غوث

غرور جس نے کیا آپ سے وہ خوار ہوا
گدا ہو یا ہو شہ لشکر و لوا یا غوث

فراق آپ کا دوزخ وصال جنّت ہے
دکھا دے جلوہ کہ دل ہجر سے جلا یا غوث

فنا کے لطف بقا کے مزے اُسی کو ملے
ہوا جو عشق و ولا میں تری فنا یا غوث

فقیر میں ہوں ترا تو ہے میرا شاہنشاہ
ہے اُٹھتے بیٹھتے ہر دم مری صدا یا غوث

قضا ہے تیری مسخّر قدر موافق ہے
کیا خدا نے وہی تم نے جو کہا یا غوث

قدم سے ہے ترے سرسبز گلشنِ بغداد
بہار خلد ہے جنّت کی ہے فضا یا غوث

قصور سب مرے تو بخشوا کے روزِ جزا
قصور خلد خدا سے مجھے دلا یا غوث

کرامتیں ہیں تری معجزاتِ شاہِ رُسل
ہے دم سے تیرے عیاں شانِ مصطفیٰ یا غوث

کبھی تو خواب میں دکھلایئے رُخِ انور
کہ مدّتوں سے ہوں میں طالبِ لقا یا غوث

کرم حضور کا ہے ہر جگہ مرے ہمراہ
یہی ہے زاد یہی میرا راحلہ یا غوث

گیاہ کا بھی ترے مدرسے کی ہے یہ اثر
کہ جس کے پینے سے ٹل جاتی ہے وبا یا غوث

گدا کو تیرے نہیں سلطنت کی کچھ خواہش — وہ جس کو چاہے ابھی کردے بادشا یا غوث

گہر نثار ترے ذرہ ہائے رہ پر ہیں — ہے سنگِ در پہ فدا لعلِ بے بہا یا غوث

لعاب پی کے نبی و علی کا ٹھیرے تم — طریقِ وعظ و ہدایت کے پیشوا یا غوث

لقب ہے آپ کا عالم میں سیدالافراد — تم اولیائے جہاں کے ہو مقتدا یا غوث

لبِ حضور معلّٰی ہیں عینِ آبِ حیات — سنا کے بات دلِ مردہ کو جلا یا غوث

ملا اسی کو ولایت میں منصبِ عالی — کہ جس نے آنکھ سے تیرا قدم ملا یا غوث

معین و قطب و فرید و نظام ذی شاں ہیں — کرم سے تیرے ہیں کالشمس فی الضحیٰ یا غوث

مقامِ خاص ہے خلوت کا آپ کی مخدع — سب اولیا سے تری شان ہے جدا یا غوث

نظر سے سیکڑوں فساق کر دیئے ہیں ولی — یہ تھا نگہ میں اثر تیری حبذا یا غوث

نکالی ڈوبی ہوئی مدتوں کی تم نے برات — کہ بحر و بر میں اٹھا شورِ مرحبا یا غوث

نثار ہیں ترے مرقد پہ سبع سیارے — ہیں آستاں پہ یہ ہفت آسماں فدا یا غوث

ولی ہیں جتنے جہاں میں ہر ایک کی گردن — خدا کے حکم سے ہے تیرے زیرِ پا یا غوث

وصال آپ کا موصل ہے وصلِ مولا کا — پھرا جو آپ سے وہ حق سے ہے پھرا یا غوث

وسیلہ جس کو ملے دامنِ کرم کا ترے — زہے نصیب زہے طالعِ رسا یا غوث

ہے والدین سے تو اپنے وارثِ حسنین — ملا ہے تجھکو عجب حسنِ دلربا یا غوث

ہمیشہ آپ کا خورشیدِ فیض تاباں ہے — اگرچہ خوردِ گرِ اقطاب کا چھپا یا غوث

ہزاروں مچھلیاں آئیں برائے پابوسی — نماز تم نے جو دریا پہ کی ادا یا غوث

یدِ حضور میں ہے قدرتِ یدُ اللّٰہی — زباں سے بحرِ فیوضِ خدا بہا یا غوث

یہ آرزو ہے رہوں میں تری حضوری میں — یہی قصیدے کا مجھکو ملے صلا یا غوث

یقیں ہے تیرے کرم سے فقیرِ عاصی کو
کہ بخشوائے گا تو اس کی ہر خطا یا غوث

قصیدہ دیگر در صنعت طالب و مطلوب

ادب سے کرتا ہوں میں تجھ سے التجا یا غوث
میں آپ کا ہوں بُرا ہوں و یا بھلا یا غوث

بجا ہے سر پہ جو ہے ہر ولی کے تیرا قدم
شہِ رسل کا ترے دوش پر ہے پایا غوث

پیالہ پی کے ترا ہی ہوئے ہیں سب اقطاب
بھرا ہے فیض سے کیا میکدہ ترا یا غوث

تجھے ملا ہے وہ منصب وہ مرتبہ وہ شرف
کہ ہے عدد سے فزوں تر تری ثنا یا غوث

ثریٰ سے تا بہ ثریا ہیں تیرے سب طالع
جہاں میں آپ کا شہرہ ہے جابجا یا غوث

جِلایئے دلِ مُردہ مرا پھر از سرِ نو
شرابِ وصل کا اپنے مزا چکھا یا غوث

چمن میں حضرتِ بغداد کے بُلا کے مجھے
دکھلایئے مجھے پھر نزہتِ حما یا غوث

حیا سے حال دلِ زار کہہ نہیں سکتا
کرم سے میری خبر لو رہِ خدا یا غوث

خراب و خستہ ہوں پر آپ کا بھروسہ ہے
دُعا ہے تیری مرے درد کی دوا یا غوث

دیا خدا نے وہ رتبہ تمہیں کہ عاجز ہے
بیاں سے عقل کی سب جودت و ذکا یا غوث

ذلیل و خوار ہوں محتاج و بے نوا ہوں میں
کر اپنے لطف سے حاجت مری روا یا غوث

رقم ہے نام ترا میرے صفحۂ دل پر
زباں پہ تیری ثنا کا ہے زمزمہ یا غوث

زمیں پہ جنّ و بشر ہی نہ تیرے ہیں مشتاق
ہے تیری یاد میں ہر ساکنِ سما یا غوث

سوا ترے ہے مرے دردِ دل کا کون طبیب
اشارے میں ہے ترے بس مری شفا یا غوث

شرابِ عشق و محبت سے اپنی یاد کے دے — خیالِ غیر سے دل کو مرے صفا یا غوث

صلہ دے اپنی ثنا کا زِ راہِ لطف و کرم — دکھا دے اپنے رُخِ پاک کی ضیا یا غوث

ضعیف و زار ہوں ہے قلب میرا تیرہ و تار — نظر سے میری مس دل کو کر طلا یا غوث

طرب سے شوق سے باطن میں پاس رکھ اپنے — ہوا ہوں گرچہ میں مہجورِ ظاہرا یا غوث

ظہور ہے ترا عینِ ظہورِ شانِ علی — عیاں ہے سب پہ تری عزت و علا یا غوث

عذابِ ہجر سے للہ دے اماں مجھکو — کھلا دے قُرب کی اپنے مجھے غذا یا غوث

فدا نہ کیوں ہوں ترے قد پہ سرو اور طوبیٰ — شہِ رُسل نے تجھے اپنی دی قبا یا غوث

قدم کی تیرے یہ تاثیر ہے کہ ہے جس کی — تُراب سے خجل اکسیر و کیمیا یا غوث

کرم سے اپنے مری جلد دستگیری کر — وگرنہ مکر سے حاسد کے میں گرا یا غوث

گناہگار ہوں میں گرچہ اپنی شامت سے — مگر وسیلہ ترا میں نے ہے لیا یا غوث

لبوں پہ جاں ہے مری بس یہی ہے وقتِ مدد — سوا ترے نہ مددگار ہے مرا یا غوث

مجھے بھی جامِ کرامت سے اپنے کرے مست — کہ تیرے عشق کا ہر دم رہے نشا یا غوث

نبی کے حکم سے مشکل کُشا کے نائب ہو — مرے بھی عقدۂ مشکل کو کردو وا یا غوث

وضو جو تو نے کیا نخلِ خشک کے نیچے — وہ تیرے فیض سے فورًا ہوا ہرا یا غوث

ہزار جاں سے تمنّا یہی فقیر کی ہے — ہمیشہ ورد مرا یا نبی ہو یا غوث

یہ آرزو ہے کہ جب تک ہیں طالب و مطلوب
فقیؔر تیری طلب سے ہو آشنا یا غوث

قافیہ (ب)

بیاں ہو آپ کی مدح و ستائش مجھ سے کب یا غوث — تمامی اولیا ہیں آپ کا کرتے ادب یا غوث

شہِ افراد و غوثِ اعظم و قطبِ دو عالم ہے — کرم سے حق تعالیٰ کے ملا تجھکو لقب یا غوث

پدر بھی سید حسنی ہیں مادر بھی حسینی ہیں — تعالیٰ اللہ ہے کیا آپ کا احسن نسب یا غوث

بحکم حق تعالیٰ اولیائے سابق و لاحق — قدم رکھتے ہیں تیرا اپنے سر پر سب کے سب یا غوث

ترے عاشق ہیں مستِ بادۂ عرفانِ لاہوتی — زہے قسمت ملے جس کو ترا جامِ طرب یا غوث

تجھے اپنی نیابت رحمۃ اللعالمیں نے دی — جہاں تیرا مسخر ہے عجم سے تا عرب یا غوث

مرا سب درد و غم اکدم کے دم میں دُور ہوتا ہے — لیا کرتا ہوں جذبِ دل سے تیرا نام جب یا غوث

سپر ہے تیر ہے اکسیر ہے تسخیر ہے میری — مرے مولا ترا کیا اسمِ اعظم ہے عجب یا غوث

تری چشمِ کرم ہے مظہرِ مہر و عطائے حق — خدائے منتقم کا قہر ہے تیرا غضب یا غوث

طفیلِ پنجتن میری مدد فرما کہ مِٹ جائے — مرے اعدا کا تیرے حکم سے شور و شغب یا غوث

فقیر قادری بھی ہے ترا اِک عبدِ موروثی
کہ تھے تیرے غلامِ خاص میرے جد و اب یا غوث

قافیہ (ت)

مجھ سے عاجز سے ہو کیونکر تری مدحت یا غوث — فرش سے عرش تلک ہے تری رفعت یا غوث

دوشِ اقدس پہ ترے ہے قدمِ پاکِ نبی — حبذا کیا ہی ملی ہے تجھے عزت یا غوث

اپنی گردن پہ رکھا سب نے قدم کو تیرے — اولیا میں یہ بڑھی ہے تری شوکت یا غوث

جتنے اقطاب میں افراد ہیں یا ہیں ابدال
فیضِ حق سب کو ملا تیری بدولت یا غوث

اک اشارے میں کرے سیکڑوں مُردے زندہ
تجھکو دی قادرِ مطلق نے یہ قدرت یا غوث

مست رہتے ہیں مئے وصلِ نبی سے ہر دَم
جن کو ملتی ہے ترے عشق کی لذت یا غوث

نارِ دوزخ ترے اعدا کا مقرر ہے مَقَر
ہے ولا تیری کلیدِ درِ جنت یا غوث

تو ہے مخدوم ترے سارے ولی ہیں خادم
کرتے رہتے ہیں ملک بھی تری خدمت یا غوث

نائبِ رحمتِ عالم ہیں دو عالم میں حضور
کیوں نہ ہوں آپ سے سب طالبِ رحمت یا غوث

چاہتے ہیں جسے کر دیتے ہیں سلطانِ جہاں
ہے فقیروں کی ترے در کے یہ ہمت یا غوث

اہلِ دنیا سے فقیرؔ آپ کا مستغنی ہے
آستانہ ہے ترا مخزنِ نعمت یا غوث

قافیہ (ث)

شاہِ مرداں کے ہو تم نائب و وارث یا غوث
تم کو سب کہتے ہیں حسنین کا ثالث یا غوث

رعب سے نامِ مُبارک کے ترے عالم میں
کانپ جاتے ہیں شیاطین و خبائث یا غوث

فضلِ قرآں کی ہوئی حکم سے تیرے وہ کتاب
فلسفت کے تھے لکھے جس میں مباحث یا غوث

ہے یقیں عزت و توقیر مجھے حاصل ہو
دونوں عالم میں تری مدح کے باعث یا غوث

تم جو امداد کو آ جاؤ دمِ نزعِ فقیرؔ
دُور ہو جائیں سب آفات و حوادث یا غوث

قافیہ (ج)

کیا لکھوں تیرے مدارج یا غوث — ہیں وہ تحریر سے خارج یا غوث

تو ہے وہ شاہ کہ سکّہ تیرا — سب سلاسل میں ہے رائج یا غوث

مِٹ گئے نام سے تیرے وہ مرض — تھک گئے جن سے معالج یا غوث

کور بینا کئے اچھے مجذوم — کھو دیا آپ نے فالج یا غوث

مجلسِ وعظ میں تیری تائب — ہوئے رُفّاض و خوارج یا غوث

دوست عزّت سے رہیں ہوں مخذول — میرے سب حاسدو ہارج یا غوث

توشہنشہ ہے میں ہوں تیرا فقیر
کر روا میرے حوائج یا غوث

قافیہ (ح)

شجر قلم ہوں فلک ہو دفتر لکھیں جہاں کے فصیح یا غوث — کہاں یہ ممکن کہ ایک ذرہ ادا ہو تیری مدیح یا غوث

جذام و فالج عمیٰ کے باعث مریض بیٹا جو فضل کا تھا — تمہارے فضل و کرم سے دم میں ہوا وہ بالکل صحیح یا غوث

تری دُعا سے خدا نے بدلا قضا کو رویا کے ساتھ فوراً — سفر وسیلہ ظفر کا ٹھہرا ہوئے مظفّر نجیح یا غوث

تری کرامت کا کیا بیاں ہو کہ دم میں زندہ ہزاروں مردے — ترے غلاموں نے لب ہلا کر کئے مثالِ مسیح یا غوث

خوشی سے کِھل کِھل کے گُل ہوں غنچے تو مست خوشبو سے بلبلیں ہوں — کبھی جو لائے صبا چمن سے تمہارے روضے کی ریح یا غوث

جگر نبی کے ہو روحِ حیدر حسن کے دل ہو حسین کی جاں — ہو سارے عالم سے کیوں نہ احسن تمہارا حسن ملیح یا غوث

نہ کیوں رکھیں سب قدم کو سر پر کہ آپ سردارِ اولیا ہیں — سب اہلِ دل اس کو مانتے ہیں ہے اس کا منکر قبیح یا غوث

خطرِ قیامت کا قبر کا غم ترے مریدوں کو کس لئے ہو
کہ "لاتخف" اُنکے واسطے ہے تمہارا قولِ صریح یاغوث

دکھا کے جلوہ جلا دو مجھکو کہ خنجر ہجر سے تمہارے
دلِ فقیرِ حزین و مضطر ہوا قتیل و ذبیح یاغوث

قافیہ (خ)

ہوئے غم سے گر دل میں سوراخ یاغوث
مگر تو ہے ہر غم کا ناسخ یاغوث

بہارِ گلستانِ ایماں ہے تجھ سے
مزیّن شریعت کا ہے کاخ یاغوث

نہالِ ولایت ترے دم قدم سے
ہے شاداب کیا برگ کیا شاخ یاغوث

ترے خرمنِ فیض سے خوشہ چیں ہے
تمامی سلاسل کے اشیاخ یاغوث

تو ابرِ کرم ہے فقیرِ حزیں کا!
مٹا دے گناہوں کے اوساخ یاغوث

قافیہ (د)

پھنسا ہوں دامِ تفکّر میں المدد یاغوث
کہ بے سبب ہیں عدو در پئے حسد یاغوث

نہ کیوں ہو سارے جہاں پہ تمہارا رُعب و جلال
علی شیرِ خدا ہیں تمہارے جد یاغوث

ترے اشارے سے سو بار مستغیثوں کی
بلا ٹلی ہے قضا ہوگئی ہے رَد یاغوث

جلائے مُردے کئے کور بارہا بینا
کرامتوں کی تری کچھ نہیں ہے حد یاغوث

تو وہ حبیبِ خدا ہے کہ تیرا شمس کمال
رہے گا خلق میں تابندہ تا ابد یا غوث

وہ عزّ و شاں ہے تری ملتی ہے ولایت کی
ہر اک ولی کو ترے حکم سے سند یا غوث

نہ پہنچا پایۂ قصرِ کمال تک تیرے
کسی ولی کا کبھی طائرِ خرد یا غوث

شہا فقیر کو محشر میں بخشوا لینا
تمہارا بندہ ہے نیک یا کہ بد یا غوث

قافیہ (ذ)

تیرے احکام دو عالم میں ہیں نافذ یا غوث
ہیں ولی درسے ترے فیض کے آخذ یا غوث

تیرے مستانِ مئے عشق و محبّت کو مُدام
تلخ و بے کیف ہیں دنیا کے لذائذ یا غوث

حصرِ اوصاف کا تیرے نہیں ممکن ہرگز
گو ہوں اشجار قلم برگ کو اغذ یا غوث

آپ کا در ہے دو عالم کا ملاذ و ملجا
ملتجی قطب ہیں افراد ہیں لائذ یا غوث

جب فقیر آپ سے محشر میں کہے خذ بیدی
ہے یقیں کوئی نہ ہو اس کا مواخذ یا غوث

قافیہ (ر)

رسول اللہ کا ہے حسن تم میں جلوہ گر یا غوث
علی کی جاں ہو تم سبطین کے نورِ نظر یا غوث

سراسر تیرے چہرے سے تجلّی حق کی ظاہر ہے
خجل ہیں تیرے رُوئے پاک سے شمس و قمر یا غوث

قضا آئی ہوئی رَد ہو گئی تیرے غلاموں کی
رکھا تھا یہ توجہ میں تری حق نے اثر یا غوث

بس اپنے عشق میں اَب مجھ کو ایسا محو کر لیجے
کہ تن کا ہوش ہو کچھ اور نہ جاں کی خبر یا غوث

ترا ابرِ کرم گر آبیاری اپنی فرمادے
ابھی آئے مرے نخلِ تمنا میں ثمر یا غوث

"مُریدی لاتخف" جب قول ہے تیرا مریدوں کو
نہیں ہے فتنۂ دوراں کا کچھ خوف و خطر یا غوث

بُلالے اَب تو خدمت میں پئے فضلِ رسول اللہ
فقیرِ قادری کو مت پھرا اَب دَر بدر یا غوث

شجرۂ طیبہ قادریہ

ترا عاشق ہے خود غفار یا غوث
جہاں ہو کیوں نہ تابعدار یا غوث

نبی نے خلعتِ تخصیص تجھ کو
پنھایا ہے سرِ دربار یا غوث

تجھے شیرِ خدا نے اَولیا کا
کیا ہے قافلہ سالار یا غوث

شہِ کرب و بلا نے عشقِ حق کا
کیا تجھ کو امانتدار یا غوث

سکھائے حضرتِ سجّاد نے ہیں
عبادت کے تجھے اطوار یا غوث

کئے ہیں حضرتِ باقر نے تلقیں
طریقت کے تجھے اذکار یا غوث

بتائے حضرتِ صادق نے تجھ کو
صفا و صدق کے کردار یا غوث

ہیں حلمِ حضرتِ کاظم کے ظاہر
ترے چہرے پہ سب آثار یا غوث

کئے حضرت رضا نے تجھ کو تعلیم
رضائے کبریا کے کار یا غوث

تجھے معروف کرخی نے پڑھائے
معارف کے سبھی اسفار یا غوث

سری نے سرِّ حق تجھ کو بتا کر
بنایا محرمِ اسرار یا غوث

کیا تجھکو جنیدِ باصفا نے — جنود اللہ کا سردار یا غوث

نیستانِ طریقت کا ہے تو شیر — بفیضِ شبلیٔ دیندار یا غوث

کیا ہے عبدِ واحد نے ترا جام — مئے توحید سے سرشار یا غوث

کیا تفویض تجھکو بُو الفرح نے — بفرحت اپنا کاروبار یا غوث

ہے تو ہی بحرِ حُسن بوالحسن کا — زمانے میں دُرِ شہوار یا غوث

عطا کی بوسعیدِ حق نُما نے — سعادت کی تمہیں دستار یا غوث

ہوئے عالم میں تیرے دم سے جاری — خدا کے فیض کے انہار یا غوث

ترے ابرِ کرم سے باغِ دیں کے — ہرے ہیں بسر اشجار یا غوث

دیا پھر آپ نے اپنے کرم سے — ہر اک شے کو حصّہ مقدار یا غوث

بنایا عبدِ رزاقِ ولی کو — امامِ زمرۂ اخیار یا غوث

دیا تو نے اُنھیں گنجینۂ رزق — جہاں ہے اس سے برخوردار یا غوث

کیا تو نے ابوصالح کو صالح — وہ عالی ہے تری سرکار یا غوث

کیا بونصر کو نصرت سے منصور — مدد ہے تیری اُن کی یار یا غوث

عُلوّ و عزتِ سیّد علی سے — تری رفعت کا ہے اظہار یا غوث

نمایاں ہیں رُخِ موسیٰ سے یکسر — ترے اِجلال کے انوار یا غوث

حسن کے حسن کی ہے تیرے منہ سے — جہاں میں گرمیٔ بازار یا غوث

نہالِ احمدِ جیلی ہے بیشک — کرم سے تیرے پُراثمار یا غوث

بہاؤالدین نے ایماں سے تیرے — بنایا ہند کو گلزار یا غوث

ہے ابراہیم کا صدقے سے تیرے — مقامِ قربِ رب میں بار یا غوث

بھکاری کا مقامِ فقر ہیں بس — ہے تو ہی مونس و غمخوار یاغوث

ضیاالدین کا تیری ضیا سے — عجب پُر نور ہے گھر بار یاغوث

جمالِ اولیاء ہیں دیکھتے ہیں — ترا جلوہ اُولُوالابصار یاغوث

ترے ہی رُخ کے تھے سیّد محمد — جہاں میں عندلیبِ زار یاغوث

کیا ہے سیّدِ احمد کو تو نے — رموزِ دیں کا واقف کار یاغوث

ہے فضل اللہ کا باغِ فضائل — ترے ہی فضل سے پُربار یاغوث

تری برکت سے حضرت برکت اللہ — ہوئے ہیں خواجۂ احرار یاغوث

ہوئے تجھ سے شہِ آلِ محمّد — نبی کے فیض کے مختار یاغوث

ترے ہی کیف سے تھے شاہ حمزہ — دکانِ عشق کے خمّار یاغوث

جنابِ آلِ احمد کو تھا ہر دم — کرم سے تیرے استظہار یاغوث

کیا تو نے ہی شاہِ عینِ حق کو — مجید و امجدِ ابرار یاغوث

کیا حضرت معین الحق کو تو نے — شرابِ وصل سے سرشار یاغوث

وہ ہیں فضلِ رسول اللہ بیشک — نہ ہو کیوں اُن پہ تیرا پیار یاغوث

دکھا کر اپنا بیداری میں جلوہ — کیا بخت ان کا کیا بیدار یاغوث

شرابِ عشق سے اپنے کیا مست — دِکھا کر جلوۂ رُخسار یاغوث

جو منکر اُن کے فضل و مجد کا ہے — اُسے ہے آپ سے انکار یاغوث

بس اب صدقے سے ان خاصانِ حق کے — مٹا دے میرے سب افکار یاغوث

فقیر خستہ ہے بیمار تیرا — پلا دے شربتِ دیدار یاغوث

کرم کا منتظر حاضر ہے در پر — لگا دے اس کا بیڑا پار یاغوث

قافیہ (ز)

ہے ذاتِ پاک تیری بیکس نواز یا غوث
مقبول کر مرا بھی عجز و نیاز یا غوث

آئینۂ حقیقت ہے سینۂ منوّر
دونوں جہاں کے تم پہ ظاہر ہیں راز یا غوث

افراد میں ہوا اکمل اقطاب میں ہو افضل
تم خیلِ اولیا میں ہو شاہ باز یا غوث

نورِ حقیقتِ حق باطن میں میرے بھر دے
کر دُور میرے دل سے زنگِ مجاز یا غوث

انکار سے قدم کے تیرے ہوئے پریشاں
قُطبِ زمانہ خواجہ گیسو دراز یا غوث

نادم ہوئے وہ جس دم تب آپ نے کیا تھا
اپنے کرم سے اُن کو پھر سرفراز یا غوث

بے فکر و بے خطر ہے تیرا فقیرِ خستہ
تیرے کرم پہ اس کو ہر دم ہے ناز یا غوث

قافیہ (س)

بھروسہ ہے تمہارا مجھ کو ہر دم ہر نفس یا غوث
کہ سب جنّ و بشر کے آپ ہیں فریاد رس یا غوث

بہت بے چین ہے مضطر ہے طائرِ رُوحِ عاشق کا
ہے اُس کو ہندِ پُر آشوب اب مثلِ قفس یا غوث

رہِ بغداد میں شوقِ دلی ہے راہبر اپنا
صدائے آہ و نالہ عاشقوں کا ہے جرس یا غوث

الٰہی پھر وہ دن آئے کہ جھاڑوں اپنی پلکوں سے
بیابانِ رہِ بغداد کے خاشاک و خس یا غوث

نظر خیرہ ہے جس کے نور سے خورشیدِ انور کی
ترے روضے کا وہ پر نور روشن ہے کلس یا غوث

وجودِ پاک تھا تیرا وجودِ رحمتِ عالم
کبھی بیٹھی نہ تیرے جسمِ اطہر پر مگس یا غوث

فقیرِ عبدِ قادر قادری کو دین و دنیا میں
ولا ہے تیری کافی نامِ نامی تیرا بس یا غوث

قافیہ (ش)

جو دل ہے مضطرب اور جان کو ہر دم تپش یا غوث — ترے ہی جذبۂ اُلفت کی ہے ساری کشش یا غوث

ولی ہو جائیں فُسّاقِ جہاں اور چور ہوں ابدال — ترے فضل و کرم کی گر ہو ادنیٰ پرورش یا غوث

جسے چاہیں ابھی وہ سلطنت دارین کی دیدیں — یہ ادنیٰ ہے فقیروں کی ترے داد و دہش یا غوث

ہے اُن کا سُکر عینِ صحو بے ہوشی ہے ہشیاری — نرالی ہے ترے مستانِ اُلفت کی روش یا غوث

دمِ افطار رُوزہ خوانِ نعمت غیب سے آیا — مثالِ من و سلویٰ آپ کو بہرِ خورش یا غوث

کھرے بھی درہم و دینار ہیں دنیا کے سب کھوٹے — ترا نقدِ محبت ہے مگر بے غلّ و غش یا غوث

فقیرِ قادری کو ہے بھروسہ آپ کا کافی
نہیں ہے زشتیِ اعمال سے کوئی خلش یا غوث

قافیہ (ص)

تیرے اوصاف و فضائل ہیں مشخّص یا غوث — اولیا میں ہے تری ذات مخصّص یا غوث

جملہ اقطاب کے اوصاف کا مجموعہ ہے — تیرے اک بابِ فضیلت کا ملخّص یا غوث

اِک اشارے میں ترے ہو گئے مُردے زندہ — حکم سے اچھے ہوئے اکمہ و ابرص یا غوث

شربتِ وصل پلا مجھکو کہ فرقت میں تری — زندگی تلخ ہے اور عیش منغّص یا غوث

شاملِ حال ہو امداد تمہاری جس دم
ہو فقیر آپ کا دُنیا سے مرخّص یا غوث

بلاؤں سے کرمیری تخلیص یاغوث
گناہوں سے تطہیر و تمحیص یاغوث

وہ دشمن ہے حق کا نبی و علی کا
کرے جو کوئی تیری تنقیص یاغوث

نبی نے تمہیں مجمع اولیا میں
پنہایا ہے ملبوس تخصیص یاغوث

کتب اولیا کی معارف کی تیرے
ہیں اک باب عرفاں کی تلخیص یاغوث

ترا فضل سب اولیائے جہاں پر
ہے ثابت بتصریح و تنصیص یاغوث

تمہاری اطاعت کی کی ہے نبی نے
اکابر کو ترغیب و تحریص یاغوث

فقیر پریشاں کی اِمداد کرنا
جہاں سے ہو جب وقتِ ترخیص یاغوث

قافیہ (ض)

ملکِ عرفاں کے ہو تم وارث و قابض یاغوث
ہیں حقیقت کے عیاں تم پہ غوامض یاغوث

نام سے آپ کے ہو جاتی ہے دم بھر میں شفا
سخت ہوں کیسے ہی امراض و عوارض یاغوث

سب سلاسل میں ترے فیض کا دریا ہے رواں
ہر جگہ تیرے ہی انوار ہیں فائض یاغوث

خور ہے شرمندہ خجل ماہ ہے خیرہ انجم
دیکھ کر آپ کا پُرنور وہ عارض یاغوث

حکمِ حق لطفِ نبی سے ہے ترا فضل عیاں
کس کو طاقت ہے کہ ہو تیرا معارض یاغوث

عرض یہ ہے کہ توجہ سے تری مجھ کو کبھی
غم نہ لاحق ہو نہ ہو عارضہ عارض یاغوث

حکم صادر ہو ترا حسبِ تمنائے فقیر
پیش دربار میں جب ہوں یہ عرائض یاغوث

قافیہ (ط)

حصولِ مطلب سے اُسکے دِل کو نہ ہووے کیوں انبساط یا غوث
جو تیرے در پر بچھا کے بیٹھے تری طلب کی بساط یا غوث

بلا کے اپنے حضور میں اَب پلا دے جامِ وصال مجھ کو
تری جدائی میں بے مزہ ہے جہاں کا عیش و نشاط یا غوث

قدم کو تیرے ادب سے سر پر نہ کیوں رکھیں سب ولی کہ ٹھیری
تری اطاعت تری محبت وصولِ ربّ کا مناط یا غوث

کریگا بے رُوک ٹوک داخل قصورِ جنّت میں اسکو رضواں
تمہارے خدّام در سے حاصل جسے ہو کچھ ارتباط یا غوث

فقیرِ خستہ کو روزِ محشر خطر ہے کیا زلّتِ قدم کا
کریگا تیرے کرم سے دم میں عبورِ راہِ صراط یا غوث

قافیہ (ظ)

ترے سُن سُن کے وہ پُر کیف مواعظ یا غوث
مرحبا کہتے ہیں ملک چرخ پہ لافظ یا غوث

بالیقیں آپ دہاں اپنا چٹا کر ہے کیا
حضرتِ شیرِ خدا نے تمہیں واعظ یا غوث

مُردے جیتے تھے اشارے سے نگہ کے تیری
تھی قضا تابعِ ایمائے لواحظ یا غوث

کانپتے تجھ سے نہ کیوں شاہ کہ تھی ذات تری
سرحدِ ملکِ شریعت کی محافظ یا غوث

مکرِ حسّاد سے ایمن ہے فقیرِ خستہ
نام ہے آپ کا ہر حال میں حافظ یا غوث

قافیہ (ع)

نہ عبادت ہے نہ کچھ زہد و تورّع یا غوث
پر کرم پر ہے ترے مجھکو توقع یا غوث

قطب ہوں یا ہوں وہ افرادِ زمانہ تیرے
خرمنِ فیض سے ہے سب کی تمتع یاغوث

شیر مادر رمضاں میں نہ پیا تم نے کبھی
تھا وہ طفلی میں عیاں تیرا تشرع یاغوث

اوجِ رفعت سے وہ گرتا ہے سدا پستی میں
تجھ سے جو چاہتا ہے اپنا ترفع یاغوث

کب سے کرتا ہے فقیر آپ کے در پر زاری
اس کا مقبول ہو اب عجز و تضرع یاغوث

بڑھائی سب اولیا سے حق نے تمہاری شانِ رفیع یاغوث
تمہارے تابع ہیں جن و انساں ملک تمہارے مطیع یاغوث

مشائخ ہر ایک سلسلے کے ہیں زلّہ بردار سب تمہارے
کہ عام ہے تیرا سفرۂ فیض و خوانِ نعمت وسیع یاغوث

کرم ہے تیرا جہاں کو شامل اماں کی ہے خلق تجھ سے سائل
ہے سارے عالم کا آستانہ ترا ملاذ و منیع یاغوث

ولی و مخدوم و شیخ و سید فقیر و درویش و خواجہ سلطاں
غریب و مولانا بادشہ ہیں ترے ہی اسما جمیع یاغوث

یہ پاس تھا ابتدا سے تم کو شریعتِ مصطفےٰ کا ہر دم
پیا نہ روزوں میں دودھ دن کو کہ تھے ابھی تم رضیع یاغوث

ہوئی تھی ستّر جگہ جو دعوت گئے تم اک آن میں ہر اک جا
کرامتوں کی ہے تیرے حدّ عجیب شانِ بدیع یاغوث

فقیر کا گو خطا ہے شیوہ گناہ کی ہو رہی ہے عادت
خطر ہے کیا پرسشِ عمل کا جو تو ہے اس کا شفیع یاغوث

قافیہ (غ)

شمیم سے ہے تری معطّر سب اولیا کا دماغ یاغوث
شگفتہ ہے تیرے دم قدم سے جہاں میں عرفاں کا باغ یاغوث

فیوض کا ہے یہ تیرے جلوہ کرم کا تیرے یہ پرتوہ ہے
چمک رہا ہے جو سارے عالم میں اولیا کا چراغ یاغوث

مہ مبیں کو تری جبیں سے جو غور کیجے تو کیا ہے نسبت
یہ صاف آئینہ حق نما ہے کلف کا اس میں ہے داغ یاغوث

جہاں کے سب اولیائے کامل نشے سے ہیں جس کے مست و بیخود
تمہاری صہبائے وصل کا ہے خدا نما وہ ایاغ یاغوث

فقیر کی آرزو یہی ہے کہ مجھ کو سب دوستوں کو میرے
ترے کرم سے ہو دو جہاں میں نشاط و عیش و فراغ یاغوث

قافیہ (ف)

عیاں ہے سارے عالم میں ترا عز و شرف یاغوث
جھکیں سب اولیا کی گردنیں تیری طرف یاغوث

وسیلے سے ترے ہی سلسلے کے ہر جگہ ہر دم
مدد پر ہیں مری شیرِ خدا شاہِ نجف یاغوث

تمنا ہے رہیں اخلاف بھی میرے فدا تم پر
تمہارے جیسے مستِ عشق تھے میرے سلف یاغوث

شرابِ عشق سے دے جانِ تازہ روح کو میری
عطا فرما دل و جاں کو مرے اپنا شغف یاغوث

مرے احباب کی تیری حمایت ہو سپر ہر دم
عدو کا دل رہے تیرِ حوادث کا ہدف یاغوث

ترے چہرے کی ہے تشبیہ ناقص بدرِ کامل سے
سراسر نور ہے یہ اور وہ ہے پُر کلف یاغوث

فقیرِ قادری بے خوف ہے اہلِ ضلالت سے
ترا فرمانِ عالی ہے "مریدی لاتخف" یاغوث

قافیہ (ق)

مثالِ شمس روشن تم پہ ہیں چودہ طبق یاغوث
تمہیں سب اولیائے ما سبق پر ہے سبق یاغوث

بہ فضلِ ربّ تمہیں ہو غوثِ اعظم سید الافراد
بجز تیرے نہیں ہے کوئی اس کا ماصدق یا غوث

دبستانِ ولایت میں تمہارے اسمِ اعظم کا
تمامی اولیا اللہ پڑھتے ہیں سبق یا غوث

ترے اوصاف آسکتے نہیں تحریر میں ہرگز
اگر ہفت آسماں ساتوں زمیں بھی ہوں ورق یا غوث

حضوری سے تری پھر ہند پُر آشوب میں پہنچا
یہی دن رات رہتا ہے مرے دل کو قلق یا غوث

عطا ہو عزت و اقبال مجھ کو دین و دنیا میں
پئے فضلِ رسول و بہر شاہ عین حق یا غوث

فقیرِ قادری ہے گو سراسر معصیت لیکن
ترا بندہ ہے شاہد اس کا ہے ربّ الفلق یا غوث

قافیہ (ک)

عیاں تیری حکومت ہے زمیں سے تا فلک یا غوث
ترے دربار کے حضار ہیں خیلِ ملک یا غوث

ہوا سب اولیائے اوّلیں کا شمس پوشیدہ
رہے گی تا ابد پر شمس کی تیرے چمک یا غوث

جِلا دیتے ہیں مُردوں کو تمہارے نام نامی سے
گدایانِ درِ اقدس نہیں ہے اس میں شک یا غوث

بُری حالت ہے اب تو آپ کے بیمارِ ہجراں کی
دکھا دے روئے انور کی خدارا اک جھلک یا غوث

خزاں ہے سب بہارِ گلشنِ ہندوستاں مجھ کو
جُدائی میں تری ہر پھول ہے خار و خسک یا غوث

بلائیں سر سے ٹل جائیں عدو پامال ہو جائیں
تمہارے لشکرِ غیبی کی گر ہووے کمک یا غوث

فقیرِ قادری کو پھر مشرف کر حضوری سے
رہے محروم پابوسی سے تیری کب تلک یا غوث

قافیہ (گ)

تمامی اَولیا سے شان ہے تیری الگ یا غوث
ترے مہرِ ولایت سے درخشندہ ہے جگت یا غوث

دلوں پر اَولیا کے نقش تیرا اسمِ اعظم ہے
تری ہی ذات ٹھیری خاتمِ عرفاں کا نگ یا غوث

تصرف سے ترے ہو جاتے ہیں بدکار بھی صالح
کئے دم بھر میں عارف قافلے کے تو نے ٹھگ یا غوث

زباں ہے ہر بُن مو تیری مدحت کے لئے میرا
محبت کا تری بھرتی ہے دم ہر ایک رگ یا غوث

مجھے دنیا کے شیروں کی خطر کیا ہے شرارت کا
فقیرؔ قادری درگاہ کا تیری ہے سگ یا غوث

قافیہ (ل)

بُرے ہیں گرچہ میرے جملہ افعال و عمل یا غوث
کرم سے تیرے پر ہر دم ہے اُمید وَاثق یا غوث

تمنا ہے کہ مرتے دم بھی دَم بھرتا رہوں تیرا
زباں پر آپ کا ہو نام جب آئے اَجل یا غوث

سخاوت ارث میں تجھکو ملی ہے شاہِ مرداں سے
تری داد و دہش عالم میں ہے ضرب المثل یا غوث

پھنسا ہوں دامِ غم میں سخت مشکل ہے کرم کیجے
بلا سر سے ٹلے راحت ملے مشکل ہو حل یا غوث

جو چاہوں حسب خواہش دین و دنیا میں وہی پاؤں
کبھی ہونے نہ پائے کام میں میرے خلل یا غوث

تری گفتارِ شیریں یا جس نے سُن لی روبرو اُس کے
شکر ناچیز ہے بے قدر ہے قند و عَسل یا غوث

فقیرِ قادری کو ہے فقط کافی کرم تیرا
رہیں حُسّاد گو آمادۂ جنگ و جدل یا غوث

قافیہ (م)

مٹادے اپنی رحمت سے مرا بھی دردو غم یاغوث
کہ شامل ہے دو عالم کو ترا فضل و کرم یاغوث

تمامی اَولیا رکھتے ہیں اپنی اپنی گردن پر
خدا کے حکم سے ہر عصر میں تیرا قدم یاغوث

ترے عشّاق کی نعلین پر سو جاں سے قرباں ہے
مری جان و جگر علم و ہنر دام و درم یاغوث

ہوا تم سا نہ ہوگا حشر تک کوئی ولی ہرگز
یہ فرماتے ہیں اہلِ معرفت کھا کر قسم یاغوث

سمجھتے سنگ ریزے سے ہیں کم تر درِ یکتا کو
گدا درگاہ کی تیرے وہ ہیں عالی ہمم یاغوث

سلاطینِ جہاں کو فخر ہے جس کی گدائی کا
ترے درباں کا یہ منصب ہے یہ جاہ و حشم یاغوث

میں اُٹھتے بیٹھتے تیرا ہی ہر دَم دَم رہوں بھرتا
زباں پر میری جاری نزع میں ہو دم بدم یاغوث

بدلوا دے بُرا ہو گر نوشتہ میری قسمت کا
ترے قابو میں فضلِ رب سے ہیں لوح و قلم یاغوث

بچالے ہر بلا سے مجھ کو اپنا فضل رکھ مجھ پر
مٹادے حاسدوں کے جور اعدا کے ستم یاغوث

دکھا پھر کربلا کا نور اور بغداد کا جلوہ
نجف کا روضۂ اشرف مدینے کا حرم یاغوث

فقیرِ قادری ہے اِک تری درگاہ کا کُتّا
یہی کہتے ہیں اس کو سب عرب سے تا عجم یاغوث

قافیہ (ن)

امامِ اولیائے دہر ہو تم بالیقیں یاغوث
تمہارے حکمِ محکم کے ہیں سب زیرِ نگیں یاغوث

ترے ہی دم قدم سے جانِ تازہ آگئی دیں میں
سوا تیرے لقب کس کو ملا ہے محی دیں یاغوث

ثریٰ سے تا ثریا سب ترے محکومِ فرماں ہیں
ملک خادم فلک تابع مسخر ہے زمیں یاغوث

مشائخ قادری چشتی ہوں یا وہ سہروردی ہوں
ویا ہوں نقشبندی سب ترے ہیں خوشہ چیں یاغوث
قضا کا پھیر دینا تم کو آساں ہے کہ ٹھیرے تم
مکانِ کن فکاں کے حکم خالق سے مکیں یاغوث
فضیلت ہے یہ تیری مجمع اہلِ ولایت میں
نبی نے خود کیا اپنا تجھے مسند نشیں یاغوث
تمنّا ہے کہ تیرے سنگِ در کی جبہ سائی سے
فقیرِ قادری کی پھر منور ہو جبیں یاغوث

قافیہ (و)

درِ حضور پہ بیٹھے ہیں مجھ سے سَو یاغوث
لگائے تیری محبت کی دل میں لَو یاغوث
کسی ولی کو خبر جس کی سیر کی نہ ملی
ترا سمندِ شرف ہے وہ تیز رو یاغوث
عیاں خدا کی تجلّی نبی کا جلوہ ہے
بیاں ہو کیا ترے دربار کی جلو یاغوث
جہاں ہے سب ترا مرہونِ منّت و احساں
ولی ہیں سارے ولا میں تری گرو یاغوث
سدا فقیر کو حاصل ہو نعمتِ دارین
مِلے جو آپ کے لنگر سے ایک جَو یاغوث

قافیہ (ہ)

وہ پُر ضیا ہیں ترے ذرّہ ہائے رہ یاغوث
خجل ہیں جن کی تجلی سے مہر و مہ یاغوث
ترا جمال ہے آئینۂ جمالِ نبی
جلالِ حق ہے ترے قہر کی نگہ یاغوث

تمہارا نام ہے بس حفظ ہر بلا کے لئے ۔۔۔ غرض سپر سے نہ کچھ حاجتِ زرہ یاغوث
ترے ہی لطف سے عقدہ مرا یہ حل ہوگا ۔۔۔ پڑی ہے رشتۂ امید میں گرہ یاغوث
بیاں ہو کیا تری قدرت کا تو اگر چاہے ۔۔۔ طِلا ہو خاک نظر سے گدا ہو شہ یاغوث
ہو کیسے کوئی ولی تیرے قرب سے آگاہ ۔۔۔ کہ تیری خاص ہے "مخدع" میں جلوہ گہ یاغوث

اُمید ہے کہ کرم سے ترے بغیر حساب
فقیرِ خستہ کے مغفور ہوں گنہ یاغوث

قافیہ (ب)

غموں سے اب مری حالت خراب ہے یاغوث ۔۔۔ جگر بھی خستہ ہے دل بھی کباب ہے یاغوث
امام زمرۂ اقطاب و سیّد الافراد ۔۔۔ خدا کے فضل سے تیرا خطاب ہے یاغوث
ترے ہی در سے ہوئے فیضیاب جملہ ولی ۔۔۔ ترا وہ بابِ ولایت مآب ہے یاغوث
نبی کے باغ کے ہو تم گلِ ہمیشہ بہار ۔۔۔ تمہارے رُخ پہ وہی آب و تاب ہے یاغوث
شہِ رُسل سے شہا تو نے تربیت پائی ۔۔۔ تری مدد پہ شہ بوتراب ہے یاغوث
ہوئے ہیں مست جسے پی کے عاشقانِ نبی ۔۔۔ ولا کا تیری وہ جامِ شراب ہے یاغوث

سوالِ قبر و حسابِ عمل کو تیرا نام
فقیرِ خستہ کا کافی جواب ہے یاغوث

خدا نے تم کو دیا جو کمال ہے یاغوث ۔۔۔ بیاں ہو مجھ سے یہ بیشک محال ہے یاغوث

جنابِ ختمِ رسل شاہِ دو جہاں کا عیاں — تمہارے چہرے پہ حسن و جمال ہے یا غوث

ڈرے نہ تجھ سے جہاں کیونکہ جلوہ گر تجھ پر — جنابِ شیرِ خدا کا جلال ہے یا غوث

جہاں میں جتنے ولی ہیں ہر ایک کی گردن — ترے قدم کے تلے پائمال ہے یا غوث

شرابِ وصل پلادے کہ اب ترا عاشق — تجھی سے طالبِ کاسِ وصال ہے یا غوث

کرے جو چوروں کو ابدال رہزنوں کو ولی — ترا کرم ترا جود و نوال ہے یا غوث

رضا کا تیری طلبگار ہوں دل و جاں سے — نہ مجھ کو خواہشِ مال و منال ہے یا غوث

جلادے مُردے کرے آگ سرد دریا خشک — وہ با شکوہ ترا سِرّ و حال ہے یا غوث

کرو کرم کہ درِ پاک پر ادب سے کھڑا
فقیرِ قادری بہرِ سوال ہے یا غوث

نبی کو تیری ستائش پسند ہے یا غوث — علی کا تو خلفِ ارجمند ہے یا غوث

نبی علی کا جو چاٹا ہے تو نے آبِ دہاں — ہر ایک بات تری رشکِ قند ہے یا غوث

وہ شہسوارِ ولایت ہے تو کہ تیز قدم — ہر اک ولی سے ترا ہی سمند ہے یا غوث

ترے ہی فیضِ توجہ سے تختِ فارس پر — ہوا جلوس شہ نقشبند ہے یا غوث

ترے قدم کے تلے ہیں سب اولیائے جہاں — ترا وہ منصبِ عالی بلند ہے یا غوث

جو کوئی تم سے توسّل کرے تو پھر اس کو — بلا کا خوف نہ بیمِ گزند ہے یا غوث

نگاہِ لطف و کرم کر طفیلِ فضلِ رسول
کہ یہ فقیر ترا دردمند ہے یا غوث

تمہارا نام حصارِ نبرد ہے یاغوث — دوائے ہر مرض و رنج و درد ہے یاغوث

جلال ہے وہ عیاں تیرے نامِ نامی سے — کہ جس کے آگے ہوئی آگ سرد ہے یاغوث

تمہارے دوش پہ پائے نبی ہے زیرِ قدم — تمہارے گردنِ ہر قطب و فرد ہے یاغوث

ترے ہی باغ سے سلطانِ سہروردی کو — ملا کرامت و عرفاں کا ورد ہے یاغوث

نہ گرد آئے بلا اس کو جس کو چھو جائے — وہ آپ کے در دولت کی گرد ہے یاغوث

پرِ ملائکہ ہوں فرشِ راہ اس کے لئے — ترے دیار کا جو رہ نورد ہے یاغوث

فقیرِ خستہ کو فرحت سے سُرخرو کر دے
کہ فکر و رنج سے رُخ اس کا زرد ہے یاغوث

آپ کے حکم میں ہے نیک سرشتی یاغوث — جنّتی تم نے کئے لاکھوں کنشتی یاغوث

بحرِ ذخّار سے نکلی تھی کئی سال کے بعد — حکم سے آپ کے ڈوبی ہوئی کشتی یاغوث

دُوزخی ہے جو ترے فضل کا منکر ہے شہا — متبع حکم کا ہے تیرے بہشتی یاغوث

حکم سے تیرے ہوئے والی و شاہنشہِ ہند — قبلہ و کعبۂ دیں خواجۂ چشتی یاغوث

نام سے آپ کے اُمید یہ رکھتا ہے فقیر
میرے اعمال کی سب دُور ہو زشتی یاغوث

اُولیا پر ہے مسلّم تری شاہی یاغوث — ہے عیاں سب پہ یہ تا زِ ماہی یاغوث

اُولیا کو بھی میسّر نہ ہوا عالم میں — تیرے اَوصاف کا ادراک کماہی یاغوث

فیض سے تیرے ہی سلطان مشائخ ٹھہرے — ہند میں حضرتِ محبوبِ الٰہی یاغوث

نور سے اپنی کرامت کے پئے فضلِ رسول
دُور کر دل سے مرے زنگ و سیاہی یا غوث

اَب ہے پھر دل کی تمنا کہ فقیرِ خستہ
سر کے بل ہو وے تری راہ میں راہی یا غوث

پھر ہے یہ دل کی تمنا کہ فقیرِ مضطر
سر کے بل ہو وے تری راہ میں راہی یا غوث

تمام خلق کا تو دستگیر ہے یا غوث
حبیبِ خاصِ خدائے قدیر ہے یا غوث

شہ رُسُل کے ہو نورِ نظر ہوا تم سے
فروغِ نسلِ جنابِ امیر ہے یا غوث

ہیں اولیائے جہاں مستفید سب تم سے
لقب حضور کا پیرانِ پیر ہے یا غوث

تمہیں کو مملکتِ سرِّ معرفت میں کیا
خدا نے صاحبِ تاج و سریر ہے یا غوث

تمہاری خاکِ قدم پر ہزار جاں سے نثار
گلاب و صندل و مشک و عبیر ہے یا غوث

تمہیں ہو افضل اقطاب و اکملِ افراد
کوئی ولی نہ تمہارا نظیر ہے یا غوث

یہ پاسِ شرعِ رضاعت میں تھا کہ روزوں میں
پیا نہ آپ نے مادر کا شیر ہے یا غوث

شرابِ عشق سے مخمور و مست تھے تیری
مرے سلف وہی میرا خمیر ہے یا غوث

عدو کے مکر سے کیا ڈر مجھے کہ تیرا نام
خدا کے فضل سے ہر دم نصیر ہے یا غوث

ترے کرم کے بھروسے پہ قبر و محشر میں
نہ مجھ کو کچھ خطرِ دار و گیر ہے یا غوث

نگاہِ لطف و کرم کیجئے اس عاجز پر
تمہارے در کا یہ ادنیٰ فقیر ہے یا غوث

تمہارے فیض کے محتاج ہیں سارے ولی یا غوث
دیا کیا حق تعالیٰ نے تجھے فضلِ جلی یا غوث

مصیبت میں کسی نے استغاثہ جب کیا تم سے
قضائے بد ہوئی رَد اور بلا سر سے ٹلی یاغوث

نسیمِ فیض سے تیرے ہی گلزارِ ولایت میں
شجر سرسبز ہے خندہ ہے گل تازہ کلی یاغوث

بیاں کیا دردِ ہجراں کی ہو کیفیت کہ سب تجھ پر
عیاں ہے بیقراری جاں کی دل کی بیکلی یاغوث

زمیں سے آسماں تک نیک و بد سب حال عالم کا
مثالِ آئینہ دل پر ہے تیرے منجلی یاغوث

تری گفتارِ شیریں میں ہے لذّت شہدِ خالص کی
مزے میں ہے تری ہر بات مصری کی ڈلی یاغوث

ترے ہی گیسوئے مشکیں کی خوشبو سے معطّر ہے
مثالِ روضۂ رضواں حَما کی ہر گلی یاغوث

تمنا ہے مرے مقصد کی ڈالی باغِ عالم میں
ترے افضال سے ہر دم رہے پھولی پھلی یاغوث

کھلایا غنچۂ دل دی شفا بیمارِ ہجراں کو
ہوائے جانفزا بغداد کی جس دم چلی یاغوث

پیئے گا شربتِ وصلِ نبی گلزارِ جنّت میں
تمہارے عشق کی آتش سے جاں جسکی جلی یاغوث

فقیرِ قادری کی ہے تمنّا مرتے دم بھی ہو
زباں پر میری جاری یا محمد یا علی یاغوث
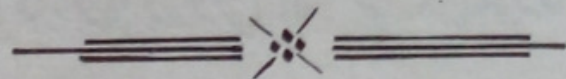
مثنوی غوثیہ

از شیخ المشائخ

حضرتِ اقدس شاہ عاشق الرسول محمد عبد القدیر قادری بدایونی قدس سرہ

هُوَالمُقتَدِر

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ

ہر طرح سے جب مجبور ہوئے تب گھر سے پاؤں نکالا ہے
بغداد کو جاتے ہیں کہ وہاں فریاد کا سُننے والا ہے

غوث الثقلین شاہِ جیلانی ہیں — قطب الکونین شاہِ جیلانی ہیں
عینینِ رسول ہیں حسن اور حسین — نور العینین شاہِ جیلانی ہیں

مرحبا ساقیٔ بزمِ توحید — شانِ اطلاق برنگِ تقیید
بزمِ کثرت میں جو تصویریں ہیں — سب ترے نور کی تنویریں ہیں
دیکھتے ہیں ترے جلوے کو جو مست — یاد کر لیتے ہیں اقرارِ الست
شعلۂ طور ہے تیری صورت — نور ہی نور ہے تیری صورت
آئینہ بندیٔ عالم تجھ سے — تجھ سے اے نورِ مجسّم تجھ سے
تیری طلعت کا جو احساں ہو جائے — ذرّہ خورشید بداماں ہو جائے
نور تیرا ہو اگر جلوہ فگن — رند کے دیدہ و دل ہوں روشن
لطفِ عکسِ رُخِ روشن کر دے — میکدہ وادیٔ ایمن کر دے
تیرا جلوہ ہو جو میخانے میں — نور ہی نور ہو پیمانے میں
شمعِ قدرت ہے کہ ہے جامِ بلور — آتش تر ہے کہ برقِ سرِ طور

نور ہے بادہ کشوں کے دل میں — لیلیٰ حسن ہے اس محمل میں
ہے ضیا بار شرابِ اطہر — چشمۂ مہر بنا ہے ساغر
عالمِ نور بنا میخانہ — شعلۂ طور ہوا پیمانہ
تیرے جلوے سے سیاہی شب کی — سرمۂ دیدۂ خورشید بنی
نور کی تیرے یہ پھیلی ہے جھلک — سب منور ہیں زمیں تا بہ فلک
کیا بچھائی ہے بساطِ انوار — کفِ ہر ذرہ میں خورشید ہزار
شمعِ ہر مجلس و ہر محفل ہے — یعنی تو لیلیٔ ہر محمل ہے
رُخ پہ گیسو جو کبھی ہلتے ہیں — حسن اور عشق گلے ملتے ہیں
کچھ عجب جلوۂ محبوبی ہے — یعنی مجموعۂ ہر خوبی ہے
زینتِ حسن شریعت تجھ سے — رونقِ عشقِ حقیقت تجھ سے
خانقاہیں ترے دم سے آباد — میکدے تیرے قدم سے آباد
مُحییِ دینِ نبی بھی تو ہے — ساقیٔ بزمِ علی بھی تو ہے
زہد و تقویٰ کے لئے پیشِ نماز — اور رندوں کے لئے مایۂ ناز
ساقیٔ مست دکانِ تقویٰ — مہِ عیدِ رمضانِ تقویٰ
دین و ایمان کی جاں بھی تو ہے — مست کا پیرِ مغاں بھی تو ہے
ہند سے جنکو بُلایا تو نے — شربتِ دید پلایا تو نے
رتبۂ خاص سے ممتاز کیا — ہر طرح اُن کو سرافراز کیا
جلوۂ پاک دکھایا اپنا — مست و متوالا بنایا اپنا
اُن کی آنکھوں کو پُر انوار کیا — قلب کو محرمِ اسرار کیا

بھر دیا لطف سے پیمانۂ عشق — کر دیا ساقیٔ میخانۂ عشق

اُس عنایت کا تصدق شاہا — پار فرمایئے میرا بیڑہ

اُن پہ تھی جیسی عنایت کی نظر — اُس کے لائق تو نہیں حال مگر

پھر بھی اے غوثِ جہاں تیرا ہوں — بد ہوں یا نیک ہوں میں جیسا ہوں

کون کہتا ہے کہ ناکارہ نہیں — تم سلامت ہو تو بیچارہ نہیں

میں نے مانا کہ بُرا ہوں شاہا — مگر اچھوں نے بنایا تیرا

پیشوائے علماء تاجِ فحول — قبلہ و کعبۂ اربابِ قبول

پیرِ میخانۂ اہلِ عرفاں — مست کی جان ہمارا ایماں

حضرتِ مظہرِ حق عرش مقام — تیرے عاشق تھے جو تیرے ہمنام

دے گئے مجھکو کفالت میں تری — ہوں میں طفلی سے ولایت میں تری

وہ ترے خاک نشیں عرش پناہ — سایۂ ختم رسل ظل اللہ

میرے مرشد مرے آقا مرے پیر — تیرے جلوے کی سراپا تصویر

مظہرِ شانِ جمالی سرکار — بات میں مُخلق نبی کے آثار

مجھکو بیعت سے سرافراز کیا — سلسلہ سے ترے ممتاز کیا

مست کا جام دیا ہے مجھکو — بندۂ عشق کیا ہے مجھکو

تجھ پہ قربان کیا ہے کہ نہیں — ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے کہ نہیں

تھے وہ بغدادِ معلیٰ میں مقیم — اور خدمت میں تھا یہ عبد اثیم

میں نے کچھ عرض کئے تھے احوال — ہو گا خدّامِ گرامی کو خیال

غرض اس امر میں ہے طول فضول — ہے ازل سے ترے بندوں میں شمول

ہاں بُرا ہوں مجھے اچھا کردے
تو اَبھی قطرے کو دریا کردے

المدد المدد اے شاہِ شہاں
سخت مشکل میں ہے قلبِ حیراں

سخت طوفانِ پریشانی ہے
سر سے اُونچا مرے اَب پانی ہے

اِک گرفتارِ بلا کون کہ میں
بیکس و بے سروپا کون کہ میں

ایک پامالِ جفا کون کہ میں
مثلِ نقشِ کفِ پا کون کہ میں

ہمہ تن صورتِ بداعمالی
ایک تصویرِ پریشاں حالی

ہدفِ تیرِ ملامت کہیے
تودۂ ناوکِ آفت کہیے

ذرّۂ گردِ رہِ ناکامی
سعیِ لاحاصلِ بدانجامی

شکنِ دلقِ فقیری کہیے
گردِ دامانِ غریبی کہیے

پیکرِ بے سروسامانی ہوں
ایک آئینۂ حیرانی ہوں

ایک میرا ہی نہیں ہے یہ حال
ہر مسلماں کے یہی ہیں احوال

بحر و بر سب نظر آتے ہیں خراب
سرنگوں خم کی طرح جامِ حباب

عیش حاصل کوئی دم کو بھی نہیں
چین سُکّانِ حرم کو بھی نہیں

کفر کعبہ کا نگہبان ہوا
موت کا اپنی یہ سامان ہوا

اب ٹھکانہ نہیں مسلم کو یہاں
لُوٹ لی کفر نے جنسِ ایماں

رہنِ مے خرقۂ ایمانی ہے
ہائے کیا بے سروسامانی ہے

کفر حاکم ترے در کا ہو حضور
ہم تو مرتے ہیں تری جان سے دُور

کہہ بھی سکتے نہیں حالِ بیداد
خامشی ہے مری گویا فریاد

ان مصائب سے ہوئے جب رنجور
نکلے فریاد کناں سوئے حضور

غلبۂ کفر سے بیزار ہوئے — تیری رحمت کے طلبگار ہوئے

ماں کو بچّوں کو بہن کو چھوڑا — وطن اور اہلِ وطن کو چھوڑا

میں بدایوں سے بعجلت نکلا — ہوا تقدیر کا لکھّا پورا

میری جانب سے نہ تھی یہ تعجیل — بلکہ اِک شہ حکم کی تھی یہ تعمیل

بات کہنے کی نہیں ہے پھر بھی — خود بدولت سے نہیں ہے مخفی

جس اشارے پہ چلا یہ مہجور — جانتے ہیں وہ غلامانِ حضور

ایسی حالت میں مرا رَہ جانا — سخت مشکل ہے یہ غم سہہ جانا

رنج سے دل مرا ہل جائے گا — حوصلہ خاک میں مل جائے گا

ہے مرا دیدۂ تر دریا بار — ہنستے پھرتے ہیں ابھی سے اغیار

اُن کا ہنسنا ہے مرا رونا ہے — تیری غیرت کا تقاضا کیا ہے

تو ہے روتوں کو ہنسانے والا — بگڑی قسمت کا بنانے والا

دلِ مُردہ کا جِلانے والا — گلِ پژمُردہ کھِلانے والا

سُن لے فریاد جو میخواروں کی — بات رَہ جائے گنہگاروں کی

تیرا احسان اگر ہو جائے — شبِ فرقت کی سحر ہو جائے

ابھی طوفان یہ ہٹ جاتا ہے — سارا نقشا ہی پلٹ جاتا ہے

کوئی تدبیر مرے پاس نہیں — تیری رحمت سے مگر یاس نہیں

بحر و بر سب ہیں مسخر تیرے — تو جو چاہے ابھی دم میں کر دے

تیرے فرمان کی واجب تعمیل — حکم میں تیرے نہیں ہے تحویل

رُوزِ روشن کی ترے شام نہیں — کہ یہاں گردشِ ایّام نہیں

لب ہلانے کی دیر ہے تاخیر | ابھی بن جاتی ہے بگڑی تقدیر
نیک سے نیک ہو انجام ابھی | نام تیرا ہو مرا کام ابھی
فضل تیرا جو مرے ساتھ رہے | تو یہ میدان مرے ہاتھ رہے
تو جہاں جلوہ نما ہوتا ہے | بس وہاں فضلِ خدا ہوتا ہے
جس جگہ تیری سواری آئی | ساتھ ہی رحمتِ باری آئی
تو اگر پیرِ خرابات بنے | میکدہ قبلۂ حاجات بنے
الغرض تیری اگر ہو امداد | ابھی مل جاتی ہے راہِ بغداد

عرض ہو جائے گدا کی مقبول
فضل کر فضل پہ فضلِ رسول
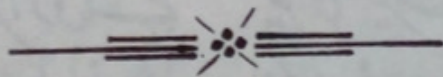
یادِ مدینہ

دید اِک حقیقت تھی ہجر اِک فسانہ تھا
ہم تھے جب مدینے میں وہ بھی کیا زمانہ تھا
یاد ہے فقط اتنا ہم تھے اور سجدے تھے
آ گئے بیخودی جانے کس کا آستانہ تھا

شیخ المشائخ حضور قادری دولھا

ہاں بُرا ہوں مجھے اچھا کر دے
تو اَبھی قطرے کو دریا کر دے

المدد المدد اے شاہِ شہاں
سخت مشکل میں ہے قلبِ حیراں

سخت طوفانِ پریشانی ہے
سر سے اُونچا مرے اَبْ پانی ہے

اِک گرفتارِ بلا کون کہ میں
بیکس و بے سر و پا کون کہ میں

ایک پامالِ جفا کون کہ میں
مثلِ نقشِ کفِ پا کون کہ میں

ہمہ تن صورتِ بد اعمالی
ایک تصویرِ پریشاں حالی

ہدفِ تیرِ ملامت کہیے
تودۂ ناوکِ آفت کہیے

ذرۂ گردِ رہِ ناکامی
سعیِ لاحاصلِ بدانجامی

شکنِ دلقِ فقیری کہیے
گردِ دامانِ غریبی کہیے

پیکرِ بے سر و سامانی ہوں
ایک آئینۂ حیرانی ہوں

ایک میرا ہی نہیں ہے یہ حال
ہر مسلماں کے یہی ہیں احوال

بحر و بر سب نظر آتے ہیں خراب
سرنگوں خم کی طرح جامِ حباب

عیش حاصل کوئی دم کو بھی نہیں
چین سُکّانِ حرم کو بھی نہیں

کفر کعبہ کا نگہبان ہوا
موت کا اپنی یہ سامان ہوا

اب ٹھکانہ نہیں مسلم کو یہاں
لُوٹ لی کفر نے جنسِ ایماں

رہنِ مے خرقۂ ایمانی ہے
ہائے کیا بے سر و سامانی ہے

کفر حاکم ترے در کا ہو حضور
ہم تو مرتے ہیں تری جان سے دُور

کہہ بھی سکتے نہیں حالِ بیداد
خامشی ہے مری گویا فریاد

ان مصائب سے ہوئے جب رنجور
نکلے فریاد کناں سوئے حضور

اعلیٰ حضرت تاج الفحول کے صد سالہ عرس مبارک کے موقع پر
اعلیٰ حضرت تاج الفحول اکیڈمی کا اشاعتی منصوبہ
اکابرِ بدایوں مع اضافہ اردو ہندی
اکابرین آستانہ قادریہ کی مختصر مگر جامع حیات پر مشتمل ایک دستاویز
تصنیف حضرت مولانا احمد حسین صاحب قادری گنوری علیہ الرحمہ
اختلاف علی و معاویہ
اعلیٰ حضرت تاج الفحول کی معرکۃ الآرا تصنیف، اپنے موضوع پر انوکھی کتاب جدید انداز میں منظرِ عام پر آرہی ہے
سیفُ الجبّار
تصنیف لطیف حضرت سیف اللہ المسلول سیدنا شاہ فضلِ رسول قادری بدایونی کی، ہندوستان میں لکھی جانے والی ردِّ وہابیہ میں پہلی کتاب، جو آج تک لاجواب ہے۔ عقائدِ وہابیہ کے آغاز و ارتقا۔ کی مکمل تاریخ، قرآن و حدیث کی روشنی میں گمراہ کن مسائل کا رد، جدید حواشی اور نئی سج دھج کے ساتھ بہت جلد منظرِ عام پر آرہی ہے۔
معراجِ تخیل
جامع شریعت و طریقت حضرت شاہ عبد الحمید محمد سالم القادری صاحب زیب سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ کی رُوح پرور اور کیف آگیں نعت و مناقب کا مجموعہ طباعت کے مراحل سے گذر کر بہت جلد منظرِ عام پر آرہا ہے۔
محبّت برکت اور زیارت
اولیاء کرام کے متعلق مسلکِ اہلِ سنّت کی صحیح ترجمانی کتاب و سنّت کی روشنی میں محبوبانِ خدا کے فضائل و مراتب کا مفصّل بیان جس کے دو ایڈیشن ختم ہو چکے ہیں اور اب تیسرا ایڈیشن زیرِ طبع سے آراستہ ہونے والا ہے۔
تصنیف:۔ جامعِ شریعت و طریقت الحاج حضرت شاہ عبد الحمید محمد سالم القادری زیب سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ بدایوں
آل انڈیا اعلیٰحضرت تاج الفحول اکیڈمی
مولوی محلہ بدایوں شریف